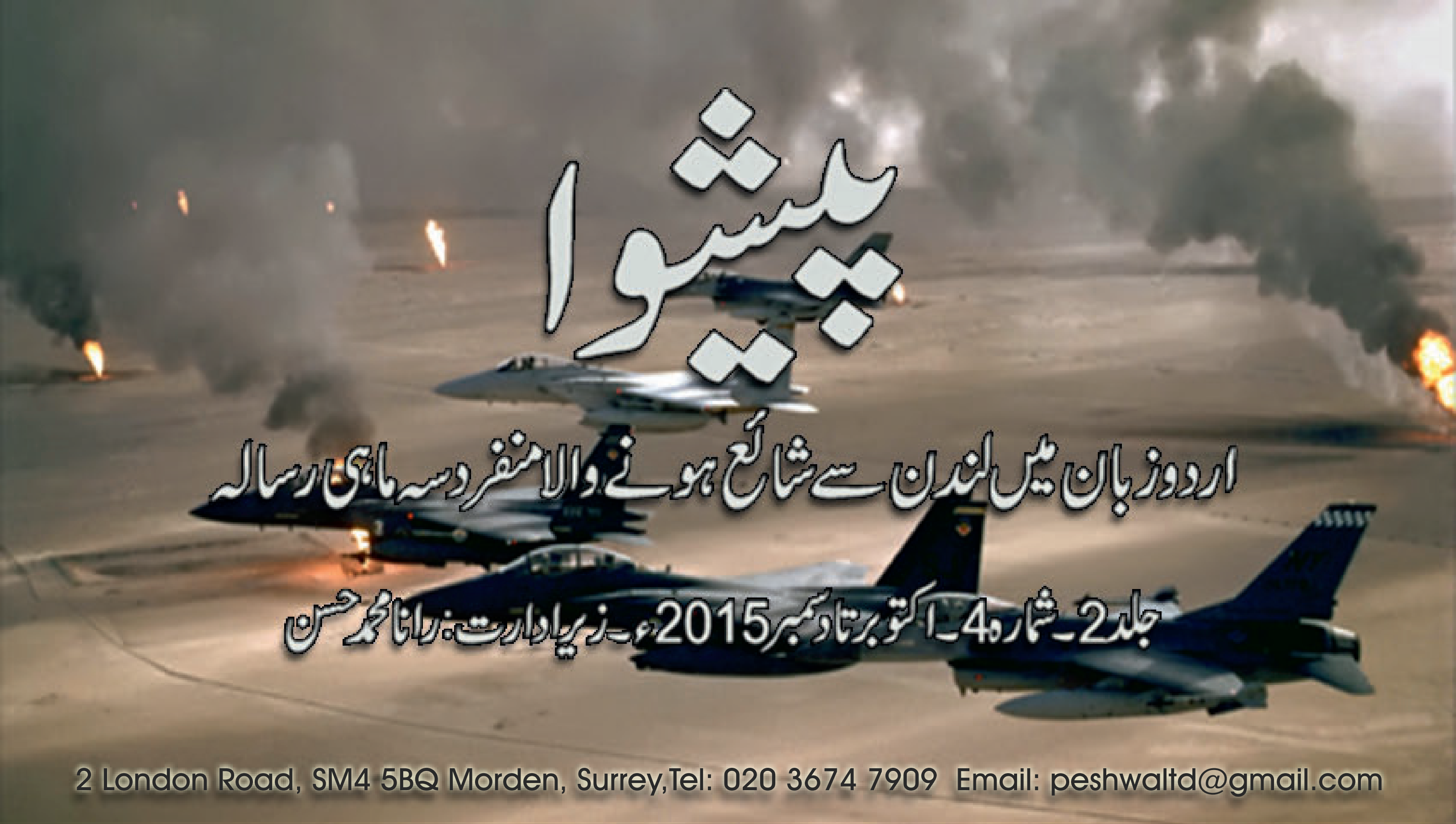

پیشوا

اردو زبان میں لندن سے شائع ہونے والا منفرد سہ ماہی رسالہ

جلد2۔شمارہ4۔اکتوبر تا دسمبر2015ء۔زیر ادارت: رانا محمد حسن

2 London Road, SM4 5BQ Morden, Surrey,Tel: 020 3674 7909 Email: peshwaltd@gmail.com

RH DREAM EVENTS LIMITED

RH Dream Weddings

TEL: 020 3674 7909 MOB: 077 9299 8973

- Venue Hire
- Decoration
- Catering
- Cutlery & Crockery
- Service Staff

BEST OFFER BEST OFFER BEST OFFER BEST OFFER BEST OFFER

Package Price

- Event Management
- Cinematic Videography
- Photography
- DJ-Dhoolchi
- Chauffeur Service

2 London Road, SM4 5BQ Morden - Surrey

Tel. 020 3674 7909 - Mob. 077 9299 8973 (Mon-Fri 10:00 - 17:00)

Email: info@rhacs.co.uk - Web: www.rhdreamweddings.com

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

منتظمین

ایڈیٹر
رانا محمد حسن خاں
نائب ایڈیٹر
محمد ثاقب رشید
مارکیٹنگ مینیجر
رانا عبد الصمد خان
خصوصی تعاون
آر۔ایچ۔ڈریم ایونٹس
سرورق
سلیم انصاری

اس شمارہ میں

آیت قرآن الحکیم۔حدیث النبیؐ۔مشعل راہ		۲
اداریہ (ممکنہ عالمی جنگ اور مسلمان ممالک)		۳
عظیم ہیرو بانیء پاکستان قائداعظم اور قرارداد پاکستان کے خالق	(محی الدین عباسی)	٦
دلچسپ خبریں، جدید محاورے	(طارق احمد مرزا)	۱۰
ہندو طالبان	(میر افسر امان)	۱۳
نام نہاد مولوی اور سائنس	(رانا محمد حسن خاں)	۱۷
حرص و لالچ	(شگفتہ حسن صاحبہ)	۲۲
آوارگانِ دشتِ خار (قسط۴)		۲۴
ہومیو پیتھی نسخہ جات۔(امراضِ اطفال)		۲۷
دارچینی کے فوائد	(مرسلہ محمد ثاقب رشید)	۳۱
انسانوں پر رحم۔ارشادات رسول اللہ ﷺ		۳۲
عبید اللہ علیم		۳۳
شعر و شاعری: جلیل حیدر لاشاری۔طارق احمد مرزا۔فیروز برہان پوری کراچی۔شکیل جعفری۔فیض احمد فیضؔ۔حسنؔ خاں		۳۵
کیا آپ جانتے ہیں؟		۳۹
مولوی ظفر علی خان اور انگریزوں کی ثناخوانی	(مرسلہ: منیر احمد مجوکہ۔لندن)	۴۱
باتبصرہ خبریں		۴۴
سابق اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار اور اسلام		۴٦
حفیظ سینٹر لاہور۔نفرت انگیز پوسٹر		۴۸

PESHWA LTD.

2.London Road,Morden,Surrey,SM4

Tel.020.36747909. E-mail. peshwaltd@gmail.com

قیمت فی شمارہ 1 پاؤنڈ ... سالانہ ممبرشپ فیس برطانیہ 14 پاؤنڈ یورپ 1 یورو آسٹریلیا و امریکہ 25 پاؤنڈز

آیات قرآن الحکیم

اور کتنی ہی بستیاں ہم نے ہلاک کر دیں جو کرنے والی تھیں اور اُن کے بعد ہم نے دوسرے لوگوں کو پیدا کر دیا۔ پس جب انہوں نے ہمارے عذاب کو محسوس کیا تو اچانک وہ اس سے بھاگنے لگے۔ بھاگو مت اور واپس جاؤ اس جگہ کی طرف جہاں تمہیں آسودگی عطا کی تھی اور اپنے گھروندوں کی طرف تاکہ تم سے جواب طلبی کی جائے۔ انہوں نے کہا وائے افسوس ہم پر! ہم یقیناً ظلم کرنے والے تھے۔ پس یہی ان کی پکار رہی۔ یہاں تک کہ ہم نے انہیں کٹی ہوئی ویران کھیتوں کی طرح کر دیا۔ (سورۃ الانبیاء آیات ۱۲ تا ۱۶)

حدیث النبی ﷺ

حضرت انسؓ نے نبی ﷺ سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا: تین باتیں جس میں ہوں وہ ایمان کا مزا پا لیتا ہے۔۔ یہ کہ اللہ اور اس کا رسول تمام دوسری چیزوں سے بڑھ کر اس کو پیارے ہوں اور یہ کہ جس انسان سے بھی محبت کرے صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے محبت کرے اور یہ کہ کفر میں لوٹنا ایسا ہی برا سمجھے جس طرح وہ آگ میں پھینکے جانے کو برا سمجھتا ہے۔ (صحیح بخاری)

مشعل راہ

نہ ہر کہ آئینہ دار وسکندری داند   نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند

ہر آئینہ رکھنے والا سکندر نہیں ہوتا اور سر منڈانے سے کوئی قلندر نہیں بن جاتا۔

جنہیں رسول اللہ ﷺ نے آسمان کے نیچے بسنے والی بدترین مخلوق قرار دیا ہے ایسے علماء نے مسلمان معاشرے اور غیر مسلم سوسائٹی کو پراگندہ کیا ہوا ہے۔ خطرناک بات یہ ہے کہ یہ فتنہ گر عالموں کے لباس میں اسلام کا نام استعمال کرتے ہوئے اپنے غیر اسلامی مذموم مقاصد حاصل کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے شر سے ابن آدم کو بچائے۔ آمین۔ مولانا رومؒ فرماتے ہیں:۔

’’ایک شکاری شکار کرنے جاتا اور ہرنیاں شکاری کو دیکھ کر بھاگ جاتیں۔ شکاری بڑا پریشان ہوا اس نے سوچا ایسے بات نہیں بنے گی شکاری لباس میں ہرنیاں میرے قریب نہیں آئیں گی چنانچہ اس نے صوفیاء کرام کا لباس پہن لیا اس لباس میں ایک کنوئیں کے قریب ایسے بیٹھ گیا جیسے کوئی نیک صالح بزرگ اللہ کی یاد میں مستغرق ہو۔ ہرنی آئی کنوئیں سے پانی پینے لگی صوفی کے لباس میں ملبوس شکاری نے تاڑ کر ایک لکڑی ماری تو اس بے چاری کی ٹانگ توڑ دی ہرنی بھاگنے میں کامیاب ہوگئی اور اس (ہرنی) نے آسماں کی طرف منہ اٹھا کر اللہ سے قوت گویائی کی درخواست کی۔ اللہ نے اس کو انسانی زبان عطا کر دی۔ اس نے قاضی کی عدالت میں مقدمہ دائر کر کے کہا کہ میرا انصاف کیجیے۔ چنانچہ شکاری کو عدالت میں بلا لیا گیا۔ قاضی نے صوفی نما شکاری سے کہا کہ تُو نے اس ہرنی کی ٹانگ کیوں توڑی؟ اس نے کہا یہ تو میرا شکار ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو حلال کیا ہے۔ یہ تو بھاگ گئی ورنہ میں نے کبھی کا اس کو ذبحہ کر کے کھا بھی لیا ہوتا۔ قاضی نے ہرنی سے کہا کہ بات تو شکاری کی ٹھیک ہے تُو اس کے لیے حلال ہے اور اس کی غذا ہے۔ تیرا دعویٰ تو اس قابل نہیں کہ اس کے خلاف کاروائی کی جائے۔ ہرنی نے کہا حضور! میرا یہ دعویٰ نہیں کہ اس نے میری ٹانگ کیوں توڑی؟ میرا دعویٰ تو یہ ہے کہ اس کا یہ لباس (صوفیوں والا) اتروا دیں اور شکاریوں والا لباس پہنوا دیں۔ پھر دیکھیں کہ کون ہم میں سے اس کے قریب آتا ہے۔‘‘

مولانا فرماتے ہیں کہ ’’ہم انسان کے لباس میں حیوانی کام کرتے ہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ خُدا ہم سے یہ انسانی لباس اتار لے اور ایسا پہلے ہو چکا ہے کہ انسان بندروں کی شکل میں ہوگئے۔‘‘ قارئین! مولوی نما بھیڑیوں سے خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی بچائیں۔ یہ بدترین مخلوق بھیس بدل بدل کر اسلام پر اور عوام الناس پر حملہ کرتی ہے۔ رنگ برنگے ملبوسات میں ملبوس ہو کر پارسائی کا ڈھونگ رچانے والے مذہبی راہبر اکثر شیطان کے ملازم ہیں۔

اداریہ (ممکنہ عالمی جنگ اور مسلمان ممالک)

ان دنوں عالمی جنگ کے مہیب سایے دنیا کو گھیر رہے ہیں۔حالات بڑی تیزی سے تبدیل ہو رہے ہیں۔دو بڑی ایٹمی طاقتیں ایک دوسرے کو گھور رہی ہیں۔ان دو بڑی طاقتوں یعنی امریکہ اور روس کی پشت پر چھوٹی طاقتیں صف آرائی کر رہی ہیں۔واضح طور پر دو بلاک بن چکے ہیں۔روس کہتا ہے کہ بشار الاسد جو شام کے حکمران ہیں ان کی حکومت کو کسی صورت میں بھی گرنے نہیں دیا جائے گا اور امریکہ کہتا ہے کہ بشار الاسد کی حکومت کو بہر حال جانا ہوگا۔روس نے بشار الاسد کی حکومت کو بچانے کے لیے ایس ۴۰۰ میزائل شام میں نصب کر دیے ہیں اور حکومت کے حامی علاقوں کو نو فلائی زون قرار دے دیا ہے اور باغیوں کے ٹھکانوں پر زبردست بمباری شروع کر دی ہے اور دنیا سے داعش کے خاتمے کے لیے عالمی اتحاد پر زور دیا ہے۔پیوٹن نے یہ بھی کہا ہے کہ ۴۰ سے زائد ممالک داعش کی مدد کر رہے ہیں جن میں جی ۲۰ میں شامل کچھ ممالک بھی داعش کی مدد کر رہے ہیں۔ترکی جسے روس اپنا ساتھی سمجھتا تھا اس نے روس کا جنگی طیارہ مار گرایا۔ردعمل کے طور پر روس نے ترکی سے دفاعی معاہدہ ختم کر دیا اور معاشی پابندیاں بھی عائد کر دی ہیں اور مزید یہ بھی کہا ہے کہ ترکی کو اس حرکت کے مزید نتائج بھگتنا ہوں گے۔روس نے ایران سے دفاعی معاہدہ کیا ہے جس کے تحت فوری طور پر ۸۰ کروڑ ڈالر مالیت کے ایس ۴۰۰ میزائل کی ترسیل شروع کر دی ہے۔روس نے اپنے حمایتی ملکوں کو بھی ایس ۴۰۰ میزائل دینے کا وعدہ کیا ہے۔اس وقت روس کی طرف سے اسلحہ کی فروخت عروج پر ہے۔ہندوستان اور پاکستان بھی روس سے اسلحہ لے رہے ہیں۔ دوسرے بلاک میں بھی اسلحہ کے انبار خریدے اور بیچے جا رہے ہیں۔امریکی صدر نے ۶۰۷ ارب ڈالر کے دفاعی بجٹ کی منظوری دے دی ہے۔ فرانس،، یورپ نے دفاعی اخاجات میں ۵۰ ارب ڈالر اضافہ کر دیا۔سعودی عرب کا دفاعی بجٹ اس برس کے آخر تک ۴۴ بلین ڈالر تک بڑھ جائے گا۔سعودی عرب روس سے ۲ ارب ڈالر کا اسلحہ خرید رہا ہے۔مغرب سے حال ہی میں ایک اعشاریہ ۳۵ بلین ڈالر کا اسلحہ خریدا ہے۔ایران روس سے اگر ۵۰۰ فائیٹنگ گاڑیاں خرید رہا ہے تو سعودی عرب ۹۵۰ ایسی لڑاکا گاڑیاں خرید رہا ہے۔مراکش اور یو اے ای بھی بھاری اسلحہ خرید رہے ہیں۔سعودی عرب روس سے بلسٹک میزائیل خریدنا چاہ رہا ہے۔قطر نے حیران کن طور پر ترکی سے دفاعی معاہدہ کر لیا ہے۔یاد رہے کہ قطر سعودی عرب کا اتحادی بھی ہے اور یمن میں حوثیوں کے خلاف جنگ لڑ رہا ہے۔ سوڈان نے بھی یمن میں کاروائی کے لیے ڈیڑھ ہزار افراد پر مشتمل مسلح دستہ مزید بھیج دیا ہے۔فرانس،برطانیہ اور جرمنی بھی داعش کے ٹھکانوں پر حملے کر رہے ہیں جبکہ روس مغرب اور ترکی پر الزام عائد کر رہا ہے کہ یہ ممالک ترکی کے راستے داعش سے تیل لے رہے ہیں اور ڈالر اور اسلحہ داعش کو مہیا کر رہے ہیں۔روس نے پوچھا ہے کہ کیا کوئی بتائے گا کہ یہ ممالک کہاں حملے کر رہے ہیں۔ روس نے یہ بھی الزام عائد کیا ہے کہ یہ مغربی ممالک اپنی عوام کو مطمئن کرنے کے لیے ہوائی فائرنگ کر رہے ہیں،روس نے فرانس کے صدر کو کہا ہے کہ اگر داعش کو ختم کرنا ہے تو ہمارا ساتھ دے۔فرانس میں پیش آنے والے دردناک حالات نے بھی دنیا کو عالمی جنگ کے قریب کر دیا۔اور امن پسند لوگوں کی سوچ پر بھی اس واقع نے کاری ضرب لگائی ہے۔اس وقت یورپ کی فضا سوگوار ہونے کے ساتھ ساتھ خوف زدہ بھی دکھائی دیتی ہے۔

اس وقت عملی طور پر کسی نہ کسی طرح جنگ کا حصہ بننے والے ممالک میں امریکہ،روس چین،سعودی عرب،قطر،کویت،عرب امارات،

شام، ترکی، یمن، سوڈان، فرانس، جرمنی، انگلینڈ، عراق، ایران، اسرائیل اور کئی دوسرے ممالک شامل ہیں۔ اگر دیکھا جائے تو تیسری عالمی جنگ کا آغاز ہو چکا ہے اور اس کا انجام ایک بہت بڑی تعداد میں انسانوں کی ہلاکت دکھائی دے رہا ہے۔ جنگ کے جنون میں مبتلا حرص کے پجاریوں نے اگر اپنے پاگل پن کا علاج نہ کیا اور حرص جیسا منحوس کشکول نہ توڑا تو دنیا ایک بہت بڑے انسانی المیے سے دوچار ہو جائے گی۔ بڑی عالمی طاقتوں کو ہوش کے ناخن لیتے ہوئے تمام معاملات کو انصاف کے تمام تقاضے پورے کرتے ہوئے نپٹانا ہوگا۔ اگر ایسا نہ ہوا تو دنیا کا کوئی ملک بھی اس جنگ کی ہولناکیوں سے محفوظ نہیں رہے گا۔ اللہ تعالیٰ اقوام عالم کو عقل سلیم اور اچھے فیصلے کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

مسلمانوں کا کردار اور انجام

معاملہ اُلجھ جائے تو سلجھانا پڑتا ہے
معافی مانگنی پڑتی ہے، خدا منانا پڑتا ہے

بڑے درد سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ مسلمان کہلانے والوں نے اپنے گندے کردار اور غلیظ سوچوں کے نتیجے میں خود کو اس ممکنہ عالمی جنگ کی خوفناک آگ کا ایندھن بننے کے لیے تیار کر لیا ہے۔ مسلمان حکمرانوں کی اوقات کو حبیب جالبؔ نے کیا خوب بیان کیا ہے۔ جالبؔ کہتے ہیں۔

حکمراں ہو گئے کمینے لوگ
خاک میں مل گئے نگینے لوگ

اسلامی ممالک کے کئی حکمرانوں کو عبرت کا نشان بنایا جا چکا ہے اس کے باوجود برسر اقتدار حکمرانوں نے اپنے تیور نہیں بدلے ہیں۔ کاش یہ حکمران ذاتی اغراض کے لیے اپنے ایمان اور عوام کا سودا نہ کرتے۔ عالمی جنگ جیسے آگ کے گڑھے میں گرنے کی بجائے اس گڑھے کو ختم کرنے کی کوشش کرتے۔ یہ حکمران یاد رکھیں کہ اس مرتبہ عالمی جنگ کی تباہ کاریاں سب سے زیادہ مسلم ممالک میں ہوں گی۔ عوام کی ہلاکت کی وجہ صرف خبیث فطرت مولوی یا بد قماش حکمران ہی نہیں ہوں گے بلکہ مسلمان کہلانے والی وہ عوام بھی ذمہ دار ہوگی جو زندہ باد مردہ باد کے نعرے لگاتی ہے، بداخلاقی جن کا زیور ہے، جلاؤ گھیراؤ جن کا کھیل ہے، مولوی جن کے خدا ہیں، جھوٹ جن کا اوڑھنا بچھونا ہے، کام چوری اور عیاشی جن کی راحت ہے، نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ جن کی خباثت کا پردہ ہے، بھوک۔ ننگ اور جہالت جن کی قناعت ہے، بنیاد پرستی کو انتہا پسندی تک لے جانا جن کا شیوہ ہے، گندگی۔ ملاوٹ۔ رشوت خوری۔ مردار کھانا۔ جعلی ادویات اور بیماریاں کو عطیہ خداوندی سمجھ کر قبول کرنے والے اور دوسری ہر قسم کی برائیوں میں لتھڑے لوگ اور بدلے میں جنت چاہنے والے لوگ۔ دن رات مغرب کو گالیاں دے کر اسلام کی خدمت کرنے والے بھی مجرم ہیں۔ مسلمان عوام کو شرم بھی نہیں آتی کہ ان ملکوں کو گالیاں دیتے ہیں جن سے مانگ کر کھاتے ہیں۔ کوئی بتائے تو سہی کہ وہ کونسا اسلامی ملک ہے جس میں ایجادات ہو رہی ہیں، چور اور نقلیے مغرب کی تعلیم کے نتیجے میں بننے والی ترقی یافتہ ایجادات کو استعمال کرتے ہیں اور ان جدید ایجادات کے ذریعے انہیں گالیاں دیتے ہیں۔ یہ تو کہا جاتا ہے کہ مغرب کی شرارتوں کی وجہ سے مسلمانوں میں انتشار پیدا ہوا ہے، یاد رکھنا چاہیے شیطان کی دال وہیں گلتی ہے جہاں کمزوری ہو۔ ویسے ہم تو حیران ہیں کہ قرآن اور سنت کے ہوتے ہوئے یہ مسلمان اتنے گدھے بن چکے ہیں کہ مغرب کی بدمعاشی کو نہیں سمجھ سکتے۔ بیکار لوگ جو خود کچھ نہیں کر سکتے گند پر بیٹھ کر دوسروں کی برائیاں کر کے اپنی پسماندگی اور جہالت کی تصدیق کرتے ہیں۔

مسلمان ممالک نے توبہ کرنے اور اصلاحی اقدامات کرنے میں بہت دیر کر دی ہے۔ گزشتہ پندرہ برس میں لاکھوں مسلمان ہلاک

ہو چکے ہیں۔ جس طرح کے حالات نظر آرہے ہیں مسلمانوں کی بہت بڑی تعداد میں ہلاکت صاف دکھائی دے رہی ہے۔ جس طرح روس اور امریکہ کے زیر سایہ بلاک تشکیل پا رہے ہیں، اسی طرح شیعہ اور سُنّی بلاک بھی اپنی سفا کی کے ساتھ جلوہ گر ہو رہے ہیں۔ مسلمان ممالک نے قطعاً اچھی پالیسی اختیار نہیں کی ہے۔ اگر گہری نظر سے دیکھا جائے تو حالات کو موجودہ صورت حال تک لے جانے میں سعودی عرب اور اس کے عرب اتحادیوں کا ہاتھ نظر آتا ہے۔ جو دوسروں کے جلتے گھروندوں کی آگ سے ہاتھ تاپا کرتے تھے، آج ان کے گھروں کو جلانے کے لیے وہی آگ بڑی تیزی سے آگے بڑھ رہی ہے۔ ایران اور سعودی عرب یاد رکھیں کہ اگر اس آگ کو فوری طور پر ٹھنڈا نہ کیا گیا تو یہ آگ مشرق وسطیٰ کے تمام ممالک کو جلا کر راکھ کر دے گی۔ سعودی عرب کی حوثیوں کے خلاف کاروائی اور شامی حکومت کے خلاف باغیوں کی مدد سعودی حکومت کو لے ڈوبے گی۔ اسی طرح ایران کا منفی رویہ ایران کے لیے تازیانہ ہوگا۔ ان ممالک کو یاد رکھنا چاہیے اس مرتبہ تیسری عالمی جنگ کے لیے مشرق وسطیٰ میں بساط سجائی گئی ہے۔

یا ربّ تُو فرشتوں کو حفاظت پہ لگا دے　　　عنوان بتاتے ہیں کہ طوفان جگے ہیں

آج کے آئمہ مساجد

(برطانیہ میں) بعض ایسے ہیں کہ جن کو روزگار ملا ہوا ہے یعنی چوری چھپے روزگار بھی کر رہے ہیں اور وہ الاؤنس بھی لے رہے ہیں اور حد تو یہ ہے کہ آئمہ مساجد یہ کام کر رہے ہیں اور اس کی دلیل یہ بنالی ہے کہ یہ تو کافر لوگ ہیں ان سے پیسے وصول کرنا ثواب ہے۔ لہذا ہم یہ پیسے وصول کریں گے۔ امامت کے پیسے بھی مل رہے ہیں اور ٹیوشن بھی چلا رہے ہیں اور ساتھ میں بیروزگاری الاؤنس بھی لے رہے ہیں۔ ہم اس عذاب میں مبتلا ہیں تو پھر کیسے رحمت حاصل ہو؟ اور جب ہمارا حال یہ ہو گیا تو کیسے اللہ تبارک وتعالیٰ کی نصرت شامل حال ہو؟

(حقوق العباد اور مُعاملات از مفتی تقی عثمانی ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان پاکستان صفحہ ۳۹)

توجہ فرمائیں: پیشوا ادارہ کا کسی بھی سیاسی جماعت سے تعلق نہیں ہے۔ پیشوا ادارہ تمام سیاسی و مذہبی شخصیات کا تہہ دل سے احترام کرتا ہے مگر ان کے غلط نظریات اور افکار کو بیان کرنے کی قارئین کو اس غرض سے اجازت دیتا ہے تاکہ متذکرہ شخصیات اپنی اصلاح کر سکیں۔ اگر کوئی شخص سمجھے کہ اسے غلط طور پر تنقید کا نشانہ بنایا گیا ہے تو وہ بھی حق رکھتا ہے کہ وہ بھی ناقدین کی اصلاح کے لئے اپنا موقف پیش کرے اور ادارہ ایسے مضامین کو شائع کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ ادارہ پیشوا بلا تفریق مذہب وملّت خدمت کا دعوے دار ہے۔ سبھی رسالہ میں اپنے افکار اور خیالات کا اظہار کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ ادارہ پیشوا اُن تمام قلمکاروں کو دعوت دیتا ہے جو سمجھتے ہیں کہ وہ لکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ ادارہ اپنے قارئین کی آراء اور مشوروں کا منتظر ہے۔ قارئین کی آراء پر غور بھی کیا جائے گا۔ انشاءاللہ۔　　(ایڈیٹر)

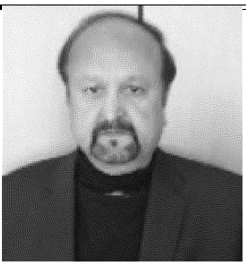

قائد اعظم کا نظریہ اسلامی یا سیکولر؟ (گزشتہ سے پیوستہ)

محی الدین عباسی لندن MBA (سینیئر صحافی۔ تجزیہ کار)
m.abbasi.uk@gmail.com

بانیِ پاکستان قائد اعظم کی ابتدائی زندگی ان کی کاوشوں اور ان کے اہم معتمد، انکے کارہائے نمایاں بیان کئے تھے۔ اس میں قائد اعظم کا نظریہ پاکستان کیا تھا ان سے متعلق چند اقتباسات، تقاریر آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں جس کا فیصلہ دیانتداری سے آپ کو کرنا ہے۔ قبل اس کے مسلم جماعتوں کے رہنماؤں اور پاکستان کے مخالفوں کی حقیقت سے بھی آپ کو آگاہ کر دیتا ہوں۔

قرآن کریم کا فرمان ہے کہ محض روایات پر بنیاد رکھنا کسی صورت کافی نہیں بلکہ کسی خبر کو صحیح سمجھنے سے پہلے ضروری ہے کہ اس کے تمام پہلوؤں کے متعلق اچھی طرح تحقیق کر لی جائے۔ اب ہم اپنے اصل موضوع کی طرف آتے ہیں علامہ شبیر عثمانی قائد اعظم کو بیسویں صدی کا عظیم انسان کہتے ہیں اسی طرح دنیا کے مشہور سیاستدان دانشور اور مسلم سکالر اور اصل مسلم جماعتوں کے خیالات بھی یہی ہیں اور وہ لوگ جوان کے خلاف منفی سوچ رکھتے ہیں وہ کل بھی قائد اعظم کے خلاف تھے اور آج بھی ان منفی سوچ کو پروان چڑھانے میں یہ صحافی حضرات اپنا حق ادا کر رہے ہیں اور یا مقبول جان اور انصار عباسی۔ یہ صحافی اپنی جماعتوں کا خوب حق ادا کرتے ہیں اب ملاحظہ فرمائیں ایسی ہی چند جماعتوں کے بارے میں جنہوں نے نہ ہی پاکستان کو کمزور کیا بلکہ اسلام دشمنی میں بھی پیش پیش رہے ہیں ان کی سوچ وخیالات کیا تھے یہاں صرف چند اسلامی جماعتوں کا ذکر کروں گا جو قائد اعظم اور تحریک پاکستان کے مخالف تھے اور جنہوں نے میرے قائد کو کافر اعظم کہا اور میرے پیارے وطن پاکستان کو پلیدستان کہا یہ جماعتیں علمائے دیوبند، جمعیت علمائے ہند، جماعت اسلامی، مجلس احرار اور خاکسار تحریک تھیں۔

جماعت اسلامی سے جو دکھ مسلمانوں کو پہنچا ہے جیسے کوئی دکھ کسی ہندو یا سکھ کے ہاتھ سے پہنچا ہو۔ آج ملک میں جو کچھ ہو رہا ہے یہ تمام دیوبندی علماء گروپ ہیں سانحہ پشاور میں ملوث بھی دیوبندی گروپ تحریک طالبان تھے۔ آج ملک میں جو کچھ فسادات اور دہشت گردی ہو رہی ہے ان تمام میں دیوبندی علماء گروپس شامل ہیں۔ وہ دور جو تحریک قیام پاکستان کا نہایت ہی اہم دور تھا اور اس تحریک کے نتیجہ میں جب پاکستان تعمیر ہو رہا تھا اس کے متعلق مولانا مودودی صاحب کا تصور کیا تھا۔ وہ لکھتے ہیں اگر میں اس بات پر خوش ہوں کہ یہاں رام داس کی بجائے عبداللہ خدائی کے منصب پر بیٹھے گا تو یہ اسلام نہیں ہے بلکہ نرا نیشنلزم ہے۔ اور یہ مسلم نیشنلزم بھی خدا کی شریعت میں اتنا ہی زیادہ ملعون ہے جتنا ہندوستانی نیشنلزم۔ (مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش حصہ سوم صفحہ ۱۲۵) نوائے وقت کے بانی حمید نظامی نے جماعت اسلامی سے متعلق کیا سچ کہا اور اس خیال کا بڑے زور سے اظہار کیا کہ ہم الزام لگاتے ہیں کہ قائد اعظم اور تحریک پاکستان کے خلاف مولانا مودودی کا بغض آج بھی اسی طرح قائم ہے۔ مولانا کی تحریک ایک اسلامی اور دینی تحریک نہیں وہ حسن بن صباح کی طرح سیاسی ڈھونگ رچائے ہوئے ہیں اور ان کا مقصد دین کی سربلندی کی بجائے سیاسی اقتدار کا حصول ہے۔ (نوائے وقت ۱۵ جولائی ۱۹۵۵ صفحہ ۳) اب میں مجلس احرار جس نے آج عالمی ختم نبوت پاکستان کا لبادہ اوڑھ لیا ہے کے متعلق جسٹس منیر اور جسٹس کیانی کی رپورٹ فسادات پنجاب ۱۹۵۳ میں سے ایک دو اقتباسات بتلاتا ہوں جن سے آپ کو یہ اندازہ ہوگا کہ انہوں نے جماعت اسلامی کی طرح کوئی توبہ نہیں کی اور پاکستان کے تصور کو نہ پہلے قبول کیا تھا نہ بعد میں بلکہ لوگوں کو پہلے کی طرح دھوکہ اور فریب دیتے رہے اور اپنے ناپاک ارادوں کی تکمیل کے لئے اسلام کا مقدس نام استعمال کرتے ہیں چنانچہ جسٹس منیر اور کیانی کی رپورٹ صفحہ ۱۵۰ میں درج ہے مجلس احرار کے ماضی سے ظاہر ہے کہ وہ تقسیم سے پیشتر کانگریس اور ان دوسری جماعتوں سے ملکر کام کرتے تھے جو قائد اعظم کی جدوجہد کے خلاف صف آراء ہو

رہی تھیں اس جماعت نے اسمیں ۱۹۵۳ کے فسادات کے واقعات درج ہیں کہتے ہیں اس جماعت نے اب تک پاکستان کے قیام کو دل سے گوارا نہیں کیا۔ مجلس احرار کے مقاصد کی وضاحت کرتے ہوئے انکوائری رپورٹ کہتی ہے کہ ان لوگوں کا مقصد مسلمانوں کے درمیان اختلاف پیدا کرنا اور پاکستان کے استحکام کے متعلق عوام کے اعتماد کو نقصان پہنچائیں۔ اس شورش کا یہ مقصد بالکل واضح ہے کہ مذہب کا لبادہ اوڑھ کر فرقہ وارانہ اختلاف کی آگ کو بھڑکایا جائے اور مسلمانوں کے اتحاد کو تباہ کر دیا جائے (انکوائری رپورٹ صفحہ ۱۵۰) مزید برآں مولوی محمد علی جالندھری نے ۱۵ فروری ۱۹۵۳ کو لاہور میں تقریر کرتے ہوئے اعتراف کیا کہ مجلس احرار پاکستان کے مخالف تھے اس مقرر نے تقسیم سے پہلے اور تقسیم کے بعد بھی پاکستان کیلئے پلیدستان کا لفظ استعمال کیا اور انکے پیرو مرشد سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے ایک تقریر میں کہا پاکستان ایک بازاری عورت ہے جس کو مجلس احرار نے مجبوراً قبول کیا ہے۔ ان کے مولوی مظہر علی اظہر نے تو بھرے جلسہ میں یہ شعر ارشاد فرمایا:

اک کافر کے واسطے اسلام کو چھوڑا
یہ کافر اعظم ہے کہ ہے قائد اعظم

اب میں آپ کو اپنے قائد کے بارے میں کچھ ان کی تقاریر کے حوالہ جات پیش کرتا ہوں جس کی رو سے آپ کو بخوبی اندازہ ہوگا کہ وہ کس قسم کا نظام یا نظریہ کے حامی تھے۔ ۱۵ دسمبر ۱۹۴۷ کراچی میں آل انڈیا مسلم کونسل کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا پاکستان اسلامی نظریات پر مبنی ایک مسلم ریاست ہوگی اور یہ کوئی پاپا پیت نہیں ہوگی۔

اعلان برائے اشتہارات

کاروبار کی ترقی کے لیے اشتہارات کی اشاعت عصر حاضر میں کاروباری حضرات کی اہم ضرورت ہے۔ ادارہ پیشوا نہایت کم قیمت پر اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے حاضر ہے۔

قیمت اشتہارات

A.4۔فل سائز۔کلر۔150£	بلیک اینڈ وائٹ 100£
A.4۔ہاف پیج۔کلر۔ 80£	بلیک اینڈ وائٹ 60£
A.4۔کوارٹر پیج۔کلر۔ 50£	بلیک اینڈ وائٹ 30£

اپنے کاروباری قارئین کی سہولت کے لیے ادارہ پیشوا نہایت کم قیمت پر اشتہارات تیار بھی کروا سکتا ہے۔

پیشوا میں اشتہارات شائع کروانے کے لئے درج ذیل فون نمبر پر رابطہ فرمائیں

رانا عبد الصمد خاں 07792998973

اگر قائداعظم کی سوچ اسلامی طرز حکومت تھی تو وہ حقیقی اسلامی تعلیمات وقرآن وسنت کی روشنی میں تھی ان کا مقصد آنحضرت ﷺ کے آخری خطبہ حجۃ الوداع کے اصول مساوات پر مبنی اور میثاق مدینہ تھا۔آپ نے پشاور کے اسلامیہ کالج میں ۱۹۳۸ کو طلباء سے خطاب کرتے ہوئے ایسے ہی خیالات کا اظہار کیا تھا۔ان کا یہ مطلب ہرگز یہ نہیں تھا جو آج کل کے مولویوں کا ۷۲ فرقوں والا نظام ہے اور جو آج ترقی کر کے پاکستان میں طالبنائزیشن بن چکا ہے جسکی چند مثالیں مندرجہ بالا پیش کی ہیں قائداعظم کا وہ عظیم خطاب جو ۱۱ اور ۱۴ اگست ۱۹۴۷ کا اٹھا کر دیکھ لیں جس میں صاف طور پر ان کی ذہنی وعملی سوچ سیکولر جمہوری ہونے کا ثبوت ہے جس میں آپ نے کہا تھا کہ ہر مذہب اور فرقے کو مساوی حقوق حاصل ہونگے اور یہ سب کا پاکستان ہے تمام لوگ آزادی سے اپنے اظہار خیال کیساتھ رہ سکتے ہیں۔آپ نے اپنے اس عملی ثبوت کے طور پر پاکستان کی پہلی اسمبلی کے سپیکر جگن ناتھ اور وزیر قانون جگندھر ناتھ مندل کو مقرر کیا تھا اور اسی طرح مسیحی فرقے سے تعلق رکھنے والے کو سپریم کورٹ کے پہلے چیف جسٹس مسٹر کارنیلیس اور فارن آفس میں ایس ایم برق کو نامزد کیا ان کے چیف سیکیوریٹی افسر پارسی تھے اسی طرح جماعت احمدیہ سے تعلق رکھنے والے سر محمد ظفراللہ خان کو پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ مقرر کیا۔ قائداعظم نے دہلی میں تیسویں اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا کہ مسلمان گروہوں اور فرقوں کی نہیں اپنے اندر اسلام اور قوم کی محبت پیدا کریں کیونکہ ان برائیوں نے مسلمانوں کو دوسو برس سے کمزور کر رکھا ہے مزید برآں یہ فرمایا کہ جس ملک کی آج ہم بنیاد رکھنے جارہے ہیں اس میں ذات پات، نسل و مذہب کی بناء پر کسی سے امتیازی سلوک نہیں کیا جائے گا اور ہم سب ایک ریاست میں برابر کے شہری ہیں۔

جولوگ اپنے قائدین کے اصولوں کو بھلا دیتے ہیں تاریخ ان کو بھلا دیتی ہے۔اسلامی نظام اور ریاستی نظام دومختلف ہیں۔ان کو یکجا کرنے سے تصادم ہوگا جو جمہوریت کے لئے نقصان دہ ہے۔قائداعظم کا جو بنیادی فلسفہ تھا وہ ۱۱ اگست ۱۹۴۷ء کی تقریر ہے۔اس میں یہ بات واضح کردی گئی تھی یعنی مذہب اور ریاست علیحدہ علیحدہ ہونگے اور اقلیتوں کے حقوق برابر ہونگے جبکہ ہمارے قائد کے ان نظریات جو لوگ اپنے قائدین کے اصولوں کو بھلا دیتے ہیں تاریخ ان کو بھلا دیتی ہے۔ اسلامی نظام اور ریاستی نظام دومختلف ہیں۔ان کو یکجا کرنے سے تصادم ہوگا جو جمہوریت کے لئے نقصان دہ ہے۔قائداعظم کا جو بنیادی فلسفہ تھا وہ ۱۱ اگست ۱۹۴۷ء کی تقریر ہے۔اس میں یہ بات واضح کردی گئی تھی یعنی مذہب اور ریاست علیحدہ علیحدہ ہونگے اور اقلیتوں کے حقوق برابر ہونگے جبکہ ہمارے قائد کے ان نظریات سے انحراف کیا گیا اور مذہب کو سیاست میں شامل کر دیا گیا جسکی وجہ سے تصادم ہوا پھر ہم نے دیکھا ۱۹۷۴ء میں قومی اسمبلی میں مذہب کے نام پر سیاسی فیصلہ کیا گیا اور ایک مسلم جماعت احمدیہ کو دائرہ اسلام سے خارج کر دیا گیا۔اسوقت پیپلز پارٹی اور اس کے بانی بھٹو صاحب نے یہ فیصلہ کروایا جبکہ ان کا مذہب سے دور کا بھی واسطہ نہ تھا وہ سوشلزم کے حامی تھے اور ستم ظریفی یہ کہ ان کا ساتھ دینے والے وہ مسلم جماعتوں کے لیڈر اور مولوی حضرات تھے جنہوں نے قائداعظم اور پاکستان کی مخالفت کی تھی اور اب ان جماعتوں کا تعلق کسی نہ کسی طور پر طالبان سے جڑا ہے۔اب میں آپ کو قائداعظم کے چند رہنما اصول بتلاتا ہوں تاکہ آپ کو فیصلہ کرنے میں آسانی ہو۔ ملت کے پاسباں نے ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء میں اس عبارت پر حلف اٹھایا جس کا متن یہ تھا: ”میں محمد علی جناح باضابطہ اقرار کرتا ہوں کہ میں پاکستان کے آئین کی جو کہ قانوناً نافذ ہے کا سچا وفادار اور اطاعت گذار رہوں گا اور یہ کہ میں شہنشاہ معظم شاہ جارج ششم اس کے وارثوں اور جانشینوں کا بطور گورنر جنرل پاکستان وفادار رہوں گا۔“ اس میں قائداعظم نے پاکستان سے وفاداری کو شامل کیا اور اسے اولیت دی اس کے بعد شہنشاہ معظم کی وفاداری فقط بطور گورنر جنرل شامل کی مگر **بطور محمد علی جناح** صرف آئین کی وفاداری اور اطاعت گذاری کا عہد کیا اس کے علاوہ مجوزہ متن سے ایک اہم جملہ جسے محمد علی جناح نے حذف کرلیا تھا وہ یہ تھا **”پس اے خدا میری مدد فرما“** اس سے پتہ چلتا ہے کہ قائد اعظم کاروبار حکومت میں مذہب کا عمل دخل نہیں یا زیادہ نہیں چاہتے تھے۔وہ اس کے لئے آئین کی بالادستی کو اولیت دیتے تھے۔۱۵ اگست

کو محمد علی جناح نے پاکستان کی پہلی کابینہ کے وزیروں کا حلف بھی اسی عبارت پر لیا تھا اس میں فقط ''باضابطہ اقرار کرتا ہوں'' کی جگہ ''حلف اٹھاتا ہوں'' کر دیا گیا تھا۔ آئین ساز اسمبلی کے پہلے صدر کی حیثیت سے قائد اعظم نے اپنی پہلی تقریر کرتے ہوئے پاکستان کی آئین سازی کا سنگ بنیاد ان الفاظ کے ساتھ رکھا تھا ''خواہ آپ کا تعلق کسی مذہب، ذات یا عقیدے سے ہو اس کا امور مملکت سے کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ آپ دیکھیں گے کہ کچھ وقت گزرنے کے بعد ہندو ہندو نہیں رہیں گے اور مسلمان مسلمان نہیں رہیں گے'' مذہبی اعتبار سے نہیں کہ یہ ہر فرد کا ذاتی عقیدہ ہے بلکہ سیاسی اعتبار سے کہ وہ ایک قوم کے شہری ہیں''۔ یہ قائد اعظم کی پہلی پالیسی تقریر تھی اس میں انہوں نے واضح طور پر امور حکومت اور سیاست کو مذہب سے بالکل جدا کر دیا تھا اور اسے ہی رواداری کہتے ہیں اور یہی میرا حقیقت نامہ ہے۔

یوں دی ہمیں آزادی کہ دنیا ہوئی حیراں
اے قائد اعظم ترا احسان ہے احساں

مساجد کمیٹیاں، عوام اور امام

مکرم و محترم زاہد انور مرزا صاحب نے ایک اہم اور دردناک مسئلہ کی نشاندہی کی ہے۔ محترم برطانیہ میں قائم مساجد کمیٹیوں اور آئمہ کے درمیان رسہ کشی کے نتیجے میں مساجد سے دوری اختیار کرنے والوں سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے اپنے کالم میں لکھتے ہیں:۔

دو طرح کے طبقہ کے لوگ مساجد کے تناظر میں قابل ذکر ہیں اور تیسرا طبقہ قابل رحم و ترس ہے۔ اول مسجد کمیٹی کے افراد جن کے پاس انتظامی و معاشی تمام معاملات ہیں، جو اکثر خاندان، قبیلہ، دولت یا طاقت کی بنیاد پر ان مقدس مقامات کے سرپرست اعلیٰ بن جاتے ہیں نگران کیلیے علمی و عقلی صلاحیت کی شرط کچھ معنی نہیں رکھتی۔ اکثر مقامات پر ''اندھوں میں کانا راجہ'' کے مصداق جو نیم خواندہ بلکہ اگر نام تک درست لکھ سکتا ہے تو محراب و منبر کا وارث بن کر آئمہ دین کی نگہبانی اور عوام کی راہنمائی کا فریضہ انجام دیتا ہے۔ مقام غور ہے کہ جو خود ''واقف آداب دین'' نہیں اسے کیونکر دینی امور کا نگران مقرر کر دیا گیا؟ کیا یہ ہمارے معاشرے کی دین کے ساتھ بے حسی اور بے رغبتی کی دلیل نہیں ہے؟ ظاہر ہے تمام مساجد میں ایسا نہیں ہے کچھ اچھے اور تعلیم یافتہ لوگ بھی انتظام سنبھالے ہوئے ہیں اور خوش اسلوبی سے کام چلا رہے ہیں، وہ تحسین کے قابل ہیں مگر ہم تو اکثریت کی بات کر رہے ہیں جن کی جہالت کا خمیازہ نہ صرف عوام کو بلکہ ساری مسلم کمیونٹی کو غیروں کے سامنے نادم ہو کر بھگتنا پڑتا ہے۔ مساجد میں جھگڑے، زدوکوب، گالی گلوچ اور ہاتھا پائی کے بہت سے واقعات ہماری پاکستانی کمیونٹی کا بالخصوص حصہ رہے ہیں۔ ہماری مساجد انتظامیہ کی کم علمی، سرکش رویے اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے خاطر خواہ نتیجہ دینے سے قاصر ہیں۔ نوجوان بڑوں سے باغی ہیں اور اس ماحول میں نا صرف گھٹن محسوس کرتے ہیں بلکہ ان کی حاضری نہ ہونے کے برابر رہ گئی ہے۔ دوسرا طبقہ آئمہ و خطباء کا ہے اگرچہ یہ طبقہ مرکزی کردار کا حامل ہے مگر کمیٹی کے ظلم و جور اور بے حسی کے سامنے اس کی حیثیت ثانی بلکہ اس سے بھی کم ہے۔ اچھی آواز، لچھے دار تقریر اور وہی ازمنہ قدیمہ کے نسل در نسل اسرائیلی واقعات، کوئی مر جائے تو قل کے فضائل، چندہ کم دے تو عتاب کا اعلان زیادہ دے تو جنت کا اعلان اور چند مزید رسمی باتیں۔ ان کا مجموعہ ''امام صاحب'' کی صورت میں دکھائی دیتا ہے۔ نہ رسم شاہبازی سے واقف، نہ طرزِ شاہی سے آشنا شکوہ ہے ایسے دینی لوگوں سے جو زندگی کا طویل عرصہ ''کمپرومائز'' کے ماحول میں گزار کر اسے دینی خدمت قرار دیتے ہیں۔ ظاہر ہے ایسا شخص کیونکر کھل کر دینی شعور تقسیم کرے گا جو خود خوف کے سایے میں زندگی گزار رہا ہے۔ کمیٹی کے مفادات پر زد پڑے تو امام صاحب کی شامت آجائے۔ (کمیٹی، عوام اور امام مضمون از زاہد انور مرزا۔ ہیلی فیکس۔ جنگ ۲۴ نومبر ۲۰۱۵ء)

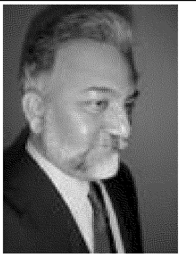

دلچسپ خبریں، جدید محاورے (باعثِ تحریر آنکہ۔۔)

طارق احمد مرزا۔آسٹریلیا

اکثر تو ایسا ہوتا ہے کہ کوئی خبر یا واقعہ پڑھ کر بے اختیار کوئی ضرب المثل یا محاورہ یاد آجاتا ہے جو اس پر پوری طرح سے اطلاق پا رہا ہوتا ہے مگر مشکل اس وقت پیش آتی ہے جب خبر پڑھ کر کوئی محاورہ یاد تو آتا ہے مگر ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ اس صورتحال میں اس محاورہ میں ''مناسب'' تبدیلی کرکے اسے جدید شکل دے دی جائے۔ ذیل میں قارئین کی خدمت میں ایسی ہی کچھ خبریں ہمارے'' جدید'' محاوروں کے عناوین کے ساتھ پیش ہیں:

''الٹی ریت عربستان کو''

بریلی کا شہر بانسوں کی وجہ سے مشہور ہوا کرتا تھا اور ''الٹے بانس بریلی کو'' کے محاورہ کی وجہ سے بھی مشہور تھا۔ آجکل بریلی کسی محاورہ یا بانسوں کی وجہ سے نہیں بلکہ خود بریلویوں کی وجہ سے مشہور ہے۔ واضح رہے کہ یہاں بریلویوں کا لفظ انہی معنوں میں استعمال کیا گیا ہے جن معنوں میں سیالکوٹیوں یا گجراتیوں کا لفظ استعمال ہوتا ہے اور یہاں کسی مخصوص مکتب فکر کی طرف اشارہ یا کنایہ ہرگز مقصود نہیں۔ آمدم بر سر مطلب، تازہ خبر یہ ہے کہ عرب ممالک نے آسٹریلیا سے اس کی ریت خریدنے میں دلچسپی کا اظہار کیا ہے اور اس سے یہاں کے کاروباری طبقہ میں ایک جشن کا سا سماں ہے۔ ہمیں تو یہ خبر پڑھ کر الٹے بانس بریلی کا محاورہ یاد آگیا۔ ذہن میں پہلا خیال تو یہ خبر پڑھ کر یہی آیا تھا کہ شاید بعض عربوں کی للچائی نظر چٹی چمڑی کے بعد آسٹریلیا کے ساحلوں کی چٹی ریت پر پڑگئی ہے کہ یہاں کے ساحل اپنی سفید ریت (white beaches) کی وجہ سے مشہور ہیں اور یا پھر یہ کہ شاید یہ کوئی مذاق ہو کہ عرب ممالک میں ریت کی کیا کمی۔ مگر خبر کی تفصیل پڑھی تو معلوم ہوا کہ آسٹریلیا میں پائی جانے والی ریت میں ایسے خاص اجزا، کیمیکلز اور معدنیات، پائے جاتے ہیں جو تعمیرات میں نہایت مفید ثابت ہو کر اسے دیرپا بناتے اور مضبوطی بخشتے ہیں۔ اسی طرح یہ ریت آرائشی اینٹیں اور ٹائلیں وغیرہ بنانے کے لئے ہی نہایت موزوں ہے۔ چنانچہ امید ہے کہ آسٹریلیا ہر سال لاکھوں ٹن ریت عرب ممالک میں بھجوا کر کئی ملین ڈالر کا زرمبادلہ کمانا شروع کر دے گا۔ واضح رہے کہ یہ ریت آسٹریلیا کے موجودہ white beaches سے نہیں بلکہ ساحلی علاقوں سے سینکڑوں میل دور اُن ذخائر سے لی جائے گی جو لاکھوں سال قبل، زمانہ قبل از تاریخ میں کبھی زیرآب ہوا کرتے تھے۔ خبر پڑھ کر ذہن میں بے اختیار یہ سوال بھی اٹھا کہ پتہ نہیں کہ پاکستانی حکمرانوں کے مہمان عرب دوستوں کی نظر پاکستان کے صحراوں کی اس ریت پر کیوں نہیں پڑتی جس پر وہ ہر سال نایاب پرندوں کا شکار کھیلنے آجاتے ہیں۔ غالباً یہ سوچ کر وہ اس ریت کو وہیں پڑا رہنے دیتے ہیں کہ اگر وہ پاکستان سے اس کی ریت بھی نکال کر لے گئے تو پھر یہاں کے سفید پوش عوام کے پھانکنے کے لئے کیا بچے گا؟۔ حالانکہ ہماری ریت تو ہر سال سیلابوں میں زیرآب آکر آسٹریلین ریت کی نسبت خوب دھلی دھلائی، تازہ اور نئی ہوجاتی ہے، لاکھوں برس پرانی اور باسی نہیں!۔

''چور کو پڑگئی جونک''

اردو کے ایک مشہور محاورہ کے مطابق چور کو عموماً مور پڑا کرتے ہیں مگر آسٹریلیا میں ایک چور کو مور سے نہیں بلکہ ایک جونک سے پالا پڑ گیا جس نے اسے حوالات میں پہنچا دیا۔ پاکستان میں تو اب ویسے ہی موروں نے چوروں کے پیچھے پڑنا چھوڑ دیا ہے کہ اکثر مور تو اب پلتے ہی چوروں کے گھروں میں ہیں دوسرے یہ کہ فی زمانہ چور کے پیچھے پڑنا خطرناک بھی ہوسکتا ہے، نجانے کم بخت کس قسم کی ''جیکٹ'' پہنے ہوا ہو! بہرحال، سراغ رسانی کی دنیا کا یہ اپنی نوعیت کا ایک ایسا انوکھا واقعہ ہے جس میں پہلی مرتبہ ایک جونک نے پولیس کی مدد کی ہے۔ برطانوی اخبار ڈیلی میل (DAILY MAIL) کی 21 اکتوبر

2009 کی اشاعت کے مطابق دو نقاب پوش ڈاکوؤں نے 2001 میں آسٹریلیا کے جزیرے تسمانیہ(TASMANIA) میں ایک گھر میں ڈاکہ ڈالا اور گھر کی مالکن کو جو 71 سالہ ضعیف خاتون تھی رسیوں سے باندھ کر بے بس کر دیا اور موجود جمع پونجی لوٹ کر چلتے بنے۔ جب پولیس پہنچی تو انہیں فرش پہ گری ہوئی ایک موٹی جونک نظر آئی جس کے پیٹ سے اس کے تازہ چوسے ہوئے انسانی خون کے نمونے لیے گئے تو اس کا ڈی این اے(DNA) خانم خانہ کے خون سے یکسر مختلف نکلا۔ پولیس نے اس سے یہ نتیجہ نکالا کہ ضرور کسی ایک ڈاکو کے جسم سے چمٹ کر یہ جونک جائے وقوعہ تک آ گئی ہوگی اور پھر اس کے خون سے سیر ہو کر اس کے جسم سے الگ ہو کے وہیں رہ گئی جس کا علم ڈاکو کو نہ ہو سکا۔ اس واقعہ کے سات سال بعد جب وہی ڈاکو کسی اور واردات میں گرفتار ہوا تو اس کا ڈی این اے جونک سے حاصل کردہ نمونہ کے عین مطابق پایا گیا جسے پولیس نے محفوظ کر رکھا تھا۔ جرح کرنے پر ڈاکو نے اپنے جرم کا اعتراف کر لیا اور یوں ایک عمر رسیدہ خاتون کو بالآخر انصاف ملا کیونکہ پولیس کو جائے وقوعہ پہ ڈاکوؤں کے چھوڑے ہوئے اور کوئی بھی شواہد نہیں مل پائے تھے۔

اہم اعلان

دُکھی دُنیا کے دُکھی چہرے میں بَھر دیں رونق ایسی خُوشبُو کوئی اب پیار کی ایجاد کریں

ادارہ پیشوا (پرائیویٹ) ایک زیر رجسٹرڈ نمبر ۸۷۴۷۱۵۸ چیرٹی ہے جو معذور اور بے بس مریضوں کو ویل چیئرز مہیا کرتی ہے۔ اور غریب بچوں کو تعلیم جیسا بنیادی حق دلانے کی کوشش کرتی ہے۔ سسکتی اور لڑکھڑاتی زندگیوں کی مدد کے لئے قدم بڑھانا نہایت ثواب کا کام ہے۔ زمین پر گھسٹ گھسٹ کر ہر لمحہ مرنے والوں کی مدد کرنا تمام انسانوں کا فرض ہے۔ اگر آپ غریبوں، بے بسوں، بے کسوں اور لاچاروں کی مدد کرنا چاہتے ہیں تو درج ذیل اکاؤنٹ میں اپنے عطیات جمع کروائیں۔ (نئی اور پرانی وہیل چیئرز بھی عطیہ کی جا سکتی ہیں)

PESHWA LTD.

Account # :(Barclays Bank): 90730343 Sort Code: 208420

برائے مہربانی اپنے چیک پیشوا لمیٹڈ کے نام سے ارسال فرمائیں۔

2.London Road,Morden,Surrey,SM4 5BQ. UK

E-mail. peshwaltd@gmail.com : Tel. 020.36747909: Mob. 07792998973

''بلی دورانِ حج بھی چوہے کھاتی رہی''

قارئین، محاورہ تو کچھ یوں ہے کہ ''نو سو چوہے کھا کے بلی حج کو چلی''، مگر بھولی بلی گنتی بھول جائے یا بھوک سے نڈھال ہو رہی ہو تو پھر اسے ضرورتاً ''بوجہ مجبوری'' چوہے کھانے کا کام بلا تخصیص ہر جگہ جاری رکھنا پڑتا ہے!۔

EMIRATES 24/7 نامی خبر رساں ویب سائٹ کی اشاعت 2/اگست 2013 کے مطابق سعودی پولیس نے ایک 80 سالہ پاکستانی حاجی کے قبضہ سے ایک سو مسروقہ موبائل فون اور مختلف ممالک کی کرنسیوں پہ مشتمل لگ بھگ 135,000$ ڈالر کے برابر چوری کی ہوئی رقوم برآمد کرلیں۔ یہ واقعہ 2010 میں حج کے موقعہ پہ پیش آیا تھا۔ سعودی پولیس کے مطابق مکہ مکرمہ میں ہر سال بے شمار عازمینِ حج جرائم پیشہ لوگوں کا شکار بن جاتے ہیں۔

حج تو اسلام کا ایک ایسا بنیادی رکن اور اعلیٰ عبادت ہے جس کے ذریعہ ایک مؤمن کو توبۃ النصوح کر کے ایک نیا جنم لینے کا موقع اور توفیق ملتی ہے مگر افسوس کہ بعض لوگ نہ صرف اس موقع کو گنوا دیتے ہیں بلکہ بڑی ڈھٹائی سے اپنے قبیح افعال و اشغال جاری و ساری رکھتے ہیں۔ ہمارے صوبہ خیبر پختونخوا میں پشتو زبان میں ایک لطیفہ مشہور ہے کہ ایک چور کسی کے گھر سے چوری کر کے بھاگ رہا تھا کہ اس کی چاپ سے صاحب خانہ کی آنکھ کھل گئی۔ اس نے گھپ اندھیرے میں آرام سے لیٹے لیٹے ہی آواز دی ''حاجی صاحب!'' اس پر چور فوراً واپس لپکا اور کہا ''معاف کرنا مجھے پتہ نہیں تھا کہ تم مجھے جانتے ہو، یہ رہا تمہارا مال، مگر خدا کے لئے کسی کو نہ بتانا''۔ مالک نے جلدی سے سر ہلا کر ہامی بھری اور دل ہی دل میں یہ سوچ کر ہنس دیا کہ ''خوچہ خان لالہ کا فارمولا آج بھی کام آ گیا''۔!

حُور و قصور

حضرت شاہ ولی اللہؒ فرماتے ہیں کہ والد صاحب (مولانا شیخ عبدالرحیم) فرمایا کرتے تھے کہ ایک رات میں نے بہشت کو دیکھا گویا عین اس کے درمیان میں کھڑا ہوں اور اس کی حوروں اور محلات کو بخوبی دیکھ رہا ہوں۔ اس وقت دل میں آیا کہ ہم نے تو حور و قصور کے خیال کو دل سے نکال دیا تھا اور یکسو ہو کر حضرت حق تعالیٰ کی طلب میں لگے رہتے تھے۔ یہ کیا ہوا کہ یہاں حور و قصور پیشِ نظر ہیں مگر مقصودِ حقیقی نہیں مل رہا۔ اسی وقت مجھ پر وجد اور گریہ طاری ہوا۔ وہاں کے لوگ آ آ کر مجھے اپنی آستینوں اور دامنوں میں چھپانے لگے اور کہنے لگے: یہ تو مسرت اور شادمانی کی جگہ ہے نہ کہ گریہ وغم کی۔ میں نے ان کے دامن جھٹک دیے اور منہ پھیر لیا۔ بالآخر انہوں نے کہا کہ تجھے اپنے معبود و مقصود کی قسم ہے، بتا کہ تیرے رونے کا سبب کیا ہے؟ ان کی بات سن کر میں پریشان ہوا اور میں اپنے اسرار و رموز کی کچھ باتیں انہیں پیش کیں۔ اسی اثناء میں مولائے مہربان نے الہام فرمایا کہ کیا تم نے ہماری کتاب میں یہ نہیں پڑھا: **''كانت لهم جنات الفردوس نزلا''**

نزل اس چیز کو کہتے ہیں جو بوقتِ آمد فوری طور پر مہمان کے لیے بچھائی جاتی ہے، تاکہ وہ اس پر بیٹھ جائے۔ اس کے بعد اس کی ضیافت کا انتظام کیا جاتا ہے۔ پس تم اس قدر گریہ وزاری کیوں کر رہے ہو؟

(انفاس العارفین از حضرت شاہ ولی اللہؒ صفحہ ۱۰۸، ۱۰۹)

مشرقی اُفق (ہندو طالبان)

(تحریر: میر افسر امان۔ کنویز کالمسٹ کونسل آف پاکستان اسلام آباد (سی سی پی))

اب مغرب نے ہندوستان کی انتہا پسندی سے تنگ آ کر ہندو طالبان کی اصطلاح استعمال کرنا شروع کی دی ہے۔ اس سلسلے میں لندن کے اخبار دی گارجین نے اس پر سیر حاصل مضمون شائع کیا ہے۔ ہندو طالبان اور مشہور زمانہ طالبان میں کیا فرق ہے اس پر بعد میں بات کرتے ہیں پہلے طالبان لفظ پر بات ہو جائے۔ طالبان یعنی علم سیکھنے والا چاہے وہ ہندو ہو مسلمان ہو یا کسی اور مذہب کا ہو وہ طالبان ہے۔ مگر مشہور یہ کر دیا گیا ہے کہ جو اسلامی دینی تعلیم سیکھتے ہیں وہ ہی طالبان ہیں انتہا پسند ہیں۔ پھر طالبان لفظ کو مسلمانوں کے لیے مخصوص کر دیا گیا جو آج تک رائج ہے۔ اب ذرا مزید تشریح کرتے ہیں۔ ایک طالبان وہ ہیں جنہوں نے افغانستان میں امن قائم کیا تھا۔ جب روس کی شکست کے بعد افغانستان میں وار لارڈ نے ایک دوسرے کو قتل کرنا شروع کیا تو ان کو میدان میں لایا گیا۔ ان طالبان نے افغانستان کے وار لارڈ سے اسلحہ واپس لیا پورے ملک میں امن و امان قائم کیا افیون کی کاشت کو ختم کیا۔ ملک میں اسلام کے شرعی نظام کے تحت اسلامی حکومت کا قیام اور ملا عمر کو شوریٰ نے امیر منتخب کیا وہ امیر المومنین کہلائے۔ عالم میں اسلام میں کچھ جزوی اختلاف کے علاوہ عمومی طور پر اسی ایک اسلامی حکومت مانا گیا۔ پھر جب بعد میں امریکا نے اُسامہ بن لادن کو امریکا کے حوالے کرنے کے لیے طالبان سے کہا تو طالبان نے کہا کہ اُسامہ پر کوئی الزام ہے تو ہمیں بتایا جائے تاکہ اُس پر مقدمہ قائم کر کے اُسے سزا دی جائے۔ امریکا نے کوئی ثبوت پیش نہیں کیا اور بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے افغانستان پر حملہ کر دیا۔ افغان طالبان اب تک امریکا سے جنگ کی حالت میں ہیں اپنے ملک کو بیرونی قبضے سے نجات دلانے کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں ان کو انصاف پسند اور آزاد دنیا سلام کرتی ہے۔ پاکستان کے ڈکٹیٹر مشرف نے بغیر مشورے کے افغانستان کے خلاف ناٹو امریکا کی فوجوں کی لاجسٹک مدد کی ہوائی اور سمندری راستے امریکا کے حوالے کر دیے۔

امریکا نے ہمارے ازلی دشمن بھارت کی مدد سے ایک اور پاکستانی طالبان پاکستان میں پیدا کئے گئے۔ پاکستان میں جو پاکستانی فوج کے خلاف کاروائیاں کرتے ہیں جن کے خلاف ضرب عضب جاری ہے۔ اس میں کچھ کاروائیاں بلیک واٹر اور مغربی خفیہ ایجنسیاں بھی کرتی ہیں جنہیں پاکستانی طالبان اپنے ذمے لے لیتے ہیں۔ کیونکہ طالبان دہشت گردی کرتے ہیں انتہا پسند ہیں اس لیے دنیا اور پاکستانی ان سے نفرت کرتے ہے بلکہ ایک طبقہ انہیں ظالمان بھی کہتا ہے۔ اب بھارتی طالبان کی بات کرتے ہیں جو پاکستانی طالبان سے مختلف نہیں ہیں بلکہ ان جیسے ہی ہیں وہ بھی ظالمان ہیں۔ اگر بھارت کی دہشت گردی پر بات کی جائے تو ہندوؤں میں دہشت گردی بہت پُرانی ہے تاریخی ہے۔ سب سے پہلے بھارت کی اصل آبادی کو دہشت گردی اور نفرت سے نیچ قوم یعنی شودر بنا دیا۔ پھر بھارت میں آر ایس ایس جیسی دہشت گرد تنظیمیں بنیں جو اب تک بھارت کے پورے معاشرے اور خاص اقلیتیں جن میں مسلمان، سکھ، عیسائی اور شامل ہیں حتہ کہ اس میں دلت اور نیپالی بھی شریک ہیں پر ظلم و ستم کرتی ہیں۔ اسی لیے مودی کے دورہ لندن کے موقعے پر ان تمام مظلوموں نے مل کر لندن کی تاریخ کا سب سے بڑا مودی مخالفانہ احتجاج ریکارڈ کرایا۔ اب ایک نیا طبقہ ہندو طالبان سامنے آیا ہے جو پاکستانی طالبان سے زیادہ انتہا پسند اور دہشت گرد ہے اس کے سربراہ مودی ہیں۔ اگر ہندو طالبان پر غور کیا جائے جس میں آر ایس ایس شامل ہے تو یہ بات سامنے آتی کہ انہوں نے سمجھوتہ ایکپریس پر حملہ کر کے ساٹھ سے زیادہ مسلمانوں کو شہید کر دیا۔ بھارت میں مسلمانوں کے خلاف اور بھی لاتعداد ظالمانہ کاروائیں ہوئیں جو آر ایس ایس نے کیں ہیں۔ پر تشدد ہونے کی وجہ سے آر ایس ایس پر برصغیر میں برطانیہ دور میں بھی پابندی لگی تھی۔ یہ دہشت گرد تنظیم پرانی ہے مودی اس کے بنیادی پر جوش ممبر ہیں۔ اسی دہشت گرد تنظیم اور دوسری

دہشت گرد تنظیموں نے مودی کی حمایت اس بنیاد پر کی تھی کی جیت جانے کے بعد بھارت میں ہندوؤں کا متعصّبانہ نظام راج قائم کرے گا جسے وہ ہندواتا کہتے ہیں۔ اسی وجہ سے مودی نے آر ایس ایس کی دہشت گرد کاروائیوں پر خاموشی اختیار کی ہوئی ہے اسی اشیر آباد پر بھارت میں انتہا پسندوں کا راج ہے۔ ہندو طالبان نے انسانی حقوق کی پامالی کر رہے ہیں۔سیکولر بھارت جس میں آئینی طور پر سب اقلیتوں کی مذہبی آزادی کو تسلیم کیا ہوا ہے مگر انتہا پسند تنظیموں نے اقلیتوں کی زندگی اجیرن کر دی ہے۔سب سے بڑی اقلیت جو بائیس سے پچیس کروڑ کی تعداد میں ہیں جو گائے کا گوشت کھاتے ہیں ان کی بنیادی خوراک ہے اس پر پابندی لگا کر بھارتی متعصب صدر نے بل پر دستخط کر دیے ہیں اور بنیادی حق خوراک پر بھی پابندی لگا دی گئی ہے۔آر ایس ایس نے گائے کے چمڑے کے کارخانے پر بھی بند کرنے کی دھمکی دی ہے۔انسانی حقوق کی خلاف ورزی کرتے ہوئے بھارت کے شہر ورانسی میں ایک روسی خاتون پر تیزاب پھینک دیا گیا ہے۔اس سے قبل کئی دفعہ عیسائی راہبوں کے ساتھ بُرا سوک کیا گیا ان کی عبادت گاہ کو جلا دیا گیا۔سکھوں کے گولڈن ٹمپل پر فوج کشی کی تھی۔اب گرنتھ کے نسخے جلا دیے گئے ہیں۔کشمیر کے ظلم وستم تو ساری دنیا کے سامنے ہیں۔ انتہا پسند مودی طالبان ان حرکتوں سے اپنے لوگوں کو روکتے نہیں۔ بھارت میں ایک کتاب کی رونمائی کے موقعہ پر بھارت کے جھنڈے والے لباس کلکرنی کی منہ پر پاکستان دشمنی میں کالک مل دی۔کرکٹ والوں کو بلا کر بے عزت کر کے واپس کر دیا۔ غزل گانے والے پاکستانی کو بھارت میں پروگرام کرنے سے روک دیا۔اسی لیے بھارت کے سیکولر ذہن لاتعداد لکھاری، فلم ساز، اداکار اور انسانی حقوق کے لوگ بھارت حکومت کی طرف سے دیے گئے اعزازات واپس کر رہے ہیں۔ جہاں تک بھارت کی سب سے بڑی اقلیت مسلمانوں کی تاریخی عبادت گاہ بابری مسجد کو بھارتی انتہا پسندوں نے بے دردی سے شہید کر دیا اس کے احتجاج کرنے پر سینکڑوں مسلمانوں کو قتل کر دیا گیا سینکڑوں مسلم خواتین کی آبروزیزی کی گئی۔ تقسیم ہند کے وقت لاکھوں مسلمانوں کو انہی انتہا پسندوں نے تہہ تیغ کیا تھا اس کے بعد بھی مختلف بہانوں سے ہنگامے کر واکر مسلمانوں کے کاروبار جلا کر راکھ کر دیے۔ بھارت کے سادھوں پراچی نے ہندوؤں کو کہا کہ وہ شاہ رخ خان، عامر خان اور سلمان خان کی فلمیں نہ دیکھیں ان کے فوٹو والے پوسٹر گھروں سے پھاڑ دیں کیونکہ یہ حال کے محمود غزنوی ہیں۔ ہندو طالبان میں مسلمان دشمنی پہلے سے موجود ہے۔مسلمانوں نے ہندوؤں پر ایک ہزار سال دور حکومت میں کوئی زیادتی نہیں کی نہ ان کو ذبردستی مسلمان بنایا تھا۔ مسلمان حکمرانوں کی مشیروں میں ہمیشہ ہندو شامل رہے جس مسلمان بادشاہ اورنگ زیب کو ہندا اپنا دشمن سمجھتے ہیں اس کے دربار میں بھی تیس فی صد مشیر ہندو تھے۔یہ ہے مسلمان حکمرانوں کی فراغ دلی تھی اور ہندو مذہب کا احترام۔اگر ہندو اپنی آزاد رائے سے مسلمان بنے تو مسلمانوں کی فراغ دلی سے بنے۔جبکہ ہندوؤں نے شدھی اور سنگٹھن کی تحریکیں بھی مسلمانوں کو ذبردستی ہندو بنانے کے لیے شروع کی تھی۔ اب بھی گھر واپسی اسکیم چلا کر مسلمانوں کو ہندو بنانے کی مہم چلا رکھی ہے۔قارئین! اسی تنگ نذری اور انتہا پسندی کی وجہ سے بھارت کے انتہا پسندوں کو ہندو طالبان کا لقب ملا ہے جو بھارت کے تباہی کی طرف ایک قدم ہے۔ بھارت میں آزادی اور حقوق کے لیے تقریباً تیس سے زائد تحریکیں چل رہی ہیں اگر ان کو ان کے جائز حقوق نہ دیے گئے اور بھارتی طالبان نے اپنا انتہا پسندانہ، ظالمانہ اور برہموں والا تکبرانہ رویہ نہ بدلا تو جو ایک نہ ایک دن ایک ایک کر کے یہ آزادی کی تحریکیں بھارت سے یہ علیحدہ ہو جائیں گی اور تاریخ کا یہی سبق ہے کہ باقی بچا کچا بھارت پھر ہزاروں راجوڑوں میں تقسیم ہو جائے گا اور کسی مسلمان بادشاہوں کی طرح بہتر اخلاق کی قوم کو ہندوؤں پر حکمرانی کرنے سے کوئی بھی نہ روک سکے گا۔خُدا سب انسانوں کو عقل سلیم دے اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی توفیق دے۔آمین

مضمون نگار حضرات کے افکار و خیالات سے ادارہ پیشوا کا اتفاق ضروری نہیں ہے

پاکستانی مظلوم کی ظالموں سے التجا

دین ، دھرم ، اسلام تمہارا　　ہم کو جینے دو خُدارا
ہم نہ خُون بہانا جانیں　　نہ بندوق چلانا جانیں
اپنی سوچ اور اپنا عقیدہ　　زور سے نہ منوانا جانیں
ہم اللہ کے جاہل بندے　　تُو اللہ کا راج دلارا
حُور کی لذّت تجھے مبارک　　دودھ اور شربت تجھے مبارک
ہم دوزخ کی آگ ہی لیں گے　　ساری جنّت تجھے مبارک
جنّت ہم کو نہیں گوارا　　ہم کو جینے دو خُدارا
دین ، دھرم ، اسلام تمہارا　　ہم کو جینے دو خُدارا

(یاسین ضمیر۔کوئٹہ۔مرسلہ سلیم انصاری۔لندن)

مُسلمانانِ ہند اور مولوی

فسادات پنجاب تحقیقاتی عدالت نے جب مولانا ابوالحسنات سیّد محمد احمد قادری صدر جمیعت العلمائے پاکستان سے ایک سوال یہ بھی کیا کہ ’’اگر ہندو اپنے نظامِ حکومت میں منوشاستر کے تحت مسلمانوں سے ملیچھوں یا شودروں کا سا سلوک کرے تو کیا آپ کو کوئی اعتراض ہوگا؟‘‘ تو ان کا جواب تھا ’’جی نہیں۔‘‘

اور یہی سوال مودودی صاحب سے کیا گیا تو آپ نے فرمایا ’’یقیناً مجھے اس پر کوئی اعتراض نہ ہوگا کہ حکومت کے اس نظام میں مسلمانوں سے ملیچھوں یا شودوروں کا سا سلوک کیا جائے ان پر منو کے قوانین کا اطلاق کیا جائے اور انہیں حکومت میں حصہ اور شہریت کے حقوق قطعاً نہ دیے جائیں۔ اور حقیقت یہی ہے کہ اس وقت بھی ہندوستان میں صورت حال یہی ہے۔‘‘ اور یہ جواب میاں طفیل صاحب کالعدم جماعت اسلامی کے امیر کا بھی تھا۔ (رپورٹ تحقیقاتی عدالت ۱۹۵۳ء)

قارئین! ایسے خیالات کے نام نہاد مولوی نہ جانے کس اسلام کی بات کرتے ہیں۔ کیا انہیں معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کے غیر مسلم شہریوں کو کیا حقوق دیے تھے؟ کیا ان کے ساتھ مذہب کی وجہ سے امتیاز برتا گیا تھا؟ کیا ان کی عبادت گاہوں کو مسمار کرنے کا حکم دیا تھا؟ کیا ریاست کے شہری ہونے کے ناطے ان کے حقوق مسلمانوں کے حقوق کے برابر نہیں تھے؟ کیا ان کے مقدمات کا فیصلہ اُن کی مذہبی کتاب کی روشنی میں نہیں کیا جاتا تھا؟ حقیقت یہ ہے کہ اسلامی ریاست میں جس کے سربراہ ہمارے حبیب آقا حضرت محمد ﷺ تھے تمام مذاہب کے لوگ آرام وراحت سے رہتے تھے۔ تصور تو کیجیے جس ریاست میں غیر مذاہب کے حقوق کا اس قدر خیال رکھا جاتا ہو اُس کے سربراہ کو دوسری غیر اسلامی ریاستوں میں بسنے والے مسلمانوں کی تکلیف تڑپاتی نہ ہوگی۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ غیر اسلامی حکومتیں جب اسلامی ریاست میں اپنے ہم مذہب لوگوں کو سکون وچین سے رہتے دیکھتیں تو وہ بھی مسلمانوں کے حقوق کا خیال رکھنے کی کوشش کرتیں اور غیر مسلم عوام بھی جب اپنے حکمرانوں کی زیادتیاں دیکھتی تو اسلام کی سنہری تعلیم سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکتی۔ آخر ہوا بھی یہی دیکھتے دیکھتے تمام عرب اسلام کی پُرامن چھتری کے نیچے آگیا۔ یہ مولوی کی منطق ہے کہ ہمارے پاکستان میں ہمیں ہر قسم کے ظلم کرنے کی آزادی ہونی چاہیے۔ اقلیتوں کے گرجا، مندر اور گردوارے جو پاکستان میں ہیں وہ ہمارے رحم وکرم پر ہیں چاہیں تو انہیں جلا دیں اور چاہیں تو ان میں عبادت کرنے والوں کو بھی جلا دیں۔ اور اس ظلم کے نتیجے میں ہندوستان یا عیسائی حکومتیں جس طرح کا ظلم بھی اپنے مسلمان شہریوں سے روا رکھیں، ہمیں کوئی سروکار نہیں۔ ہم تو غیر مسلموں کو شودور اور ملیچھ ہی کہیں گے اور سمجھیں گے چاہے اس کے نتیجے میں غیر مسلم حکومتیں اپنے مسلمان شہریوں کے ساتھ ملیچھوں اور شودروں سے بھی بدتر سلوک کریں۔ گویا یہ مولوی نہ صرف غیر مسلموں کے دُشمن ہیں بلکہ اپنے مسلمان بھائیوں کے خون کے بھی پیاسے ہیں۔ دراصل یہ مولوی قوم صرف اپنے پیٹ سے مخلص ہے اور صرف اس کی خدمت گزاری کے لیے اسلام کا نام استعمال کرتی ہے۔ اسلام کی حقیقت سے یہ نام نہاد ملّائیت بالکل بے خبر ہے۔ مذہب اسلام تو جانوروں کے حقوق بھی ادا کرنے کا حکم دیتا ہے۔ مندرجہ بالا مولوی کی منطق ان کی علمیّت کا گھڑا پھوڑنے کے لیے کافی ہے۔ مولوی کی خودساختہ منطق کو قطعاً اسلامی نہیں کہا جا سکتا۔ (رانا محمد حسن خاں)

حُوریں کفار کی لڑکیاں

مولانا مودودی صاحب سے درس قرآن وحدیث کے بعد پوچھا گیا کہ کفار کی لڑکیاں جو کم سنی میں وفات پا گئی ہوں انہیں جنّت میں کیا بنایا جائے گا، تو آپ نے جواب دیا:۔

''میں یقین سے نہیں کہہ سکتا البتہ میرا خیال ہے کہ جنّت میں جو حُوریں ہوں گی وہ یہی کفّار کی لڑکیاں ہوں گی۔''
(تفہیم القرآن جلد ۴ صفحہ ۲۸۷) مزید فرماتے ہیں۔''یہ حُوریں، بیویوں کے علاوہ ہوں گی۔ بیویاں جنّتی مردوں کے ساتھ محلّات میں رہیں گی لیکن جب وہ پکنک منانے کے لیے باہر جائیں گے تو ان کی سیر گاہوں میں جگہ جگہ خیمے لگے ہوں گے جن میں حُوریں ان کے لیے لُطف ولذّت کا سامان فراہم کریں گی۔'' (تفہیم القرآن جلد ۵ صفحہ ۳۵)

مشہور شاعر نواب مرزا خان داغؔ کا ایک شعر تصرف کے ساتھ پیش خدمت ہے۔ اس شعر کے دوسرے مصرعہ کا شروع اس طرح سے ہے''یہ بُتانِ ہند ہیں زاہدو'' اسے''یہ مولویانِ ہند ہیں دوستو'' کیا گیا ہے۔

وہ تو حوریانِ بہشت ہیں، کہ ہر فقیر سے شاد ہوں
یہ مولویانِ ہند ہیں دوستو، یہ حریص ہوتے ہیں زر سے خوش

مُرتد کی سزا قتل

مولانا مودودی صاحب فرماتے ہیں:۔

''مسلمان آبادی کو نوٹس دے دیا جائے کہ جو لوگ اسلام سے اعتقاداً منحرف ہو چکے ہیں اور منحرف ہی رہنا چاہتے ہیں وہ تاریخ اعلان سے ایک سال کے اندر اندر اپنے غیر مسلم ہونے کا باقاعدہ اظہار کر کے ہمارے نظام اجتماعی سے باہر نکل جائیں۔ اس مُدّت کے بعد ان سب لوگوں کو جو مسلمانوں کی نسل سے پیدا ہوئے، مسلمان سمجھا جائے گا۔ تمام قوانین اسلامی ان پر نافذ کیے جائیں گے۔ فرائض وواجبات دینی کے التزام پر انہیں مجبور کیا جائے گا۔ اور پھر جو کوئی دائرہ اسلام سے باہر قدم رکھے گا اسے قتل کر دیا جائے گا۔ اس اعلان کے بعد انتہائی کوشش کی جائے کہ جس قدر مسلمان زادوں اور مسلمان زادیوں کو کُفر کی گود میں جانے سے بچایا جا سکتا ہے بچایا جائے۔ پھر جو کسی طرح نہ بچائے جا سکیں انہیں دِل پر پتھر رکھ کر ہمیشہ کے لیے سوسائٹی سے کاٹ پھینکا جائے اور اس عمل تطہیر کے بعد اسلامی سوسائٹی کی نئی زندگی کا آغاز صرف ایسے مسلمانوں سے کیا جائے جو اسلام پر راضی ہوں۔'' (مُرتد کی سزا از مودودی ۸۰، ۸۱)

بہتر ہوتا اگر مودودی یہ بھی بتا دیتے کہ نوٹس کون دے گا؟ اگر شیعہ یا بریلوی نوٹس دیں گے تو کیا جماعت اسلامی والے بریلوی یا شیعہ مذہب اختیار کر لیں گے یا غیر مسلم کہلانا پسند کریں گے؟ یا مُرتد ہونے کے جرم میں قتل ہونا پسند کریں گے۔ (تحریر: رانا محمد حسن)

یاروں میں نہ پایا جب کوئی عیب و گناہ
کافر کہا واعظ نے انہیں اور گمراہ
جھوٹے کو نہیں ملتی شہادت جس وقت
لاتا ہے خدا کو اپنے دعویٰ پر گواہ

نام نہاد مولوی اور سائنس (تحریر: رانا محمد حسن خاں)

گزشتہ تقریباً ایک سو پچیس برسوں میں اِس دُنیا کے رنگ ڈھنگ ہی بدل گئے ہیں۔نئی نئی ایجادات نے پُرانی اور دھیمی زندگی کو نہایت تیز رفتار زندگی میں بدل دیا ہے۔اِس طرح کا ترقی یافتہ دور گذشتہ انسانی زندگی میں نہیں ملتا۔اِن ایجادات کا اِس دور میں ہونا اِس لیے مقدّر تھا کہ ہمارے حبیب آقا خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے دین کو دُنیا کے گوشے گوشے میں پہنچانے کے لیے اِن ایجادات کی ضرورت تھی۔جس طرح مغربی اقوام نئی ایجادات کر کے انسانوں کے لیے آسانیاں پیدا کر رہی ہیں اُسی طرح اُمّت مسلمہ میں پیٹ کا دھندا کرنے والے نام نہاد مولوی نئی نئی بدعات اور عقائد کے انبار ایجاد کر کے انسانوں کی روحانی اور جسمانی موت کا باعث بن رہے ہیں۔مولوی کسی دور کا بھی ہو اس کی سوچ ہمیشہ سطحی ہوتی ہے۔حکمت کی بات نہ سمجھتے ہیں ناں کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ جنّتی مجرموں سے سوال کریں گے کہ تم کو کیا چیز دوزخ کی طرف لے گئی ؟ ان کے جوابات میں ایک جواب یہ بھی ہوگا کہ ’’اور بے حکمت باتیں کرنے والوں کے ساتھ مل کر بے حکمت باتیں کرتے تھے۔‘‘ پھر ان مجرموں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ’’پس ایسے لوگوں کو شفاعت کرنے والوں کی شفاعت فائدہ نہیں دے گی۔ ان کو کیا ہو گیا ہے کہ نصیحت سے اس طرح منہ موڑتے ہیں، کہ گویا وہ ڈرے ہوئے گدھے ہیں، جو شیر کو دیکھ کر بھاگے ہیں؟‘‘

(سورۃ المدثر آیات ۴۲،۴۶،۴۹تا۵۱)

حقیقت یہی ہے کہ بے حکمت باتیں کرنے والا سب سے بڑا گروہ مولویوں ہی کا ہے۔ ہر نئی ایجاد پر اور نصیحت پر ان کا رویہ ڈرے ہوئے گدھے کی طرح ہوتا ہے۔ اصل بات یہی ہے کہ ’’رُوحانی شیروں‘‘ اور ’’دُنیاوی شیروں‘‘ کا مقابلہ نہ کر سکنے کی وجہ سے ان کی حیثیت ایک ایسے گدھے سے زیادہ نہیں ہے جو اس دور میں نئی سواریوں اور مال برداری کے لیے استعمال ہونے والے جدید ذرائع کی وجہ سے بے وقعت ہو کر رہ گیا ہے۔ان نام نہاد مولویوں کی قرآن سے بے تعلقی کا بھانڈا پھوڑنے کے لیے یہ آیت ہی کافی ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ’’اور گھوڑے اور خچر اور گدھے (پیدا کیے) تاکہ تم ان پر سواری کرو اور (وہ) بطور زینت (بھی) ہوں۔نیز وہ (تمہارے لیے) وہ بھی پیدا کرے گا جسے تم نہیں جانتے۔‘‘ (سورۃ النحل آیت ۹) اس آیت میں واضح طور پر دوسری سواریوں کا ذکر موجود ہے۔ نام نہاد مولوی لوگ ریل میں بھی دجال کی ایجاد ہونے کی وجہ سے بیٹھنا حرام سمجھتے تھے مگر اللہ تعالیٰ سورۃ التکویر میں فرماتا ہے کہ ’’اور جب دس ماہ کی گابھن اونٹنیاں بغیر کسی نگرانی کے چھوڑ دی جائیں گی‘‘ رسول اللہ ﷺ کا فرمان مقدسہ ہے کہ **ولیترکنّ القلاص فلا یسعٰی علیھا۔** "کہ لازماً اونٹنیاں بے کار ہو جائیں گی۔

ان مولویوں نے ہر ایجاد کا استعمال پہلے حرام قرار دیا بعد میں اس حرام کو مزے لے لے کر استعمال کیا۔مثال کے طور پر ریل، تار، گھڑی، لاؤڈ اسپیکر، گراموفون، ٹیلی فون، ٹیلی ویژن، پولیو ویکسین، ہوائی جہاز، پریس وغیرہ وغیرہ۔اور تمام جدید علوم کو حرام قرار دے رکھا ہے۔صرف اسلامی علوم کو ہی جائز سمجھا گیا ہے طبیعات، کیمیا، فزیالوجی، ارضیات، آثار قدیمہ اور دوسرے بہت سے علوم اور اوران علوم کی بدولت ایجاد ہونیوالی اشیاء کو کافر کی ایجاد قرار دے کر حرام سمجھا گیا ہے۔حالانکہ قرآن کریم میں ۷سو سے زائد مرتبہ غور و فکر کرنے کے لیے کہا گیا ہے اور مسلمانوں کو یہ

دُعا بتائی گئی ہے ’’اے ربّ! میرے علم میں اضافہ کر۔‘‘ اور رسول اللہ ﷺ علم حاصل کرنے کی افادیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ’’علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین جانا پڑے۔‘‘ یہ کڑوی حقیقت ہے کہ نام نہاد مولوی نے اُس سائنس کو کافر کہہ کر جس کی بنیاد میں مسلمان سائنس دانوں کے مشاہدے اور تجربے کی بے مثال اینٹیں موجود ہیں، مسلمانوں کو جہالت کے اندھے کنوئیں میں دھکیل دیا ہے۔

یہ جہالت ہی ہے کہ وہ اسلام جو انسانوں کو آسانیاں پہنچانے کی تعلیم دیتا ہے اسی اسلام کا دم بھرنے والے نام نہاد مولوی اور نام نہاد مسلمان انسانیت کے فائدے کے لیے ایک سوئی تک نہیں بنا سکتے۔ مسلمان ملکوں میں قائم فیکٹریاں اور کارخانے مغرب کی مہربانیوں کا نتیجہ ہیں۔ یہ مولوی نامی قوم، مغربی ممالک کی تمام ایجادات کو صبح و شام استعمال کرتی ہے یہاں تک کہ حج جیسا مقدس فریضہ بھی مغربی گدھے یعنی ہوائی جہاز پر بیٹھ کر ادا کرنے جاتی ہے۔ حد یہ ہے کہ اپنے نام نہاد جہاد میں انہی اقوام کے ایجاد کردہ ہتھیاروں کو استعمال کرتی ہے اور فتح کی امید بھی رکھتی ہے۔ اگر مولوی گدھے، اونٹ، خچر یا گھوڑے پر سفر کرتے ہوں، تیر کمان اور تلوار جہاد میں استعمال کریں، مٹی سے بنے گھروں میں مٹی سے بنے چولہے پر بنا کھانا کھائیں، ہاتھ کا بنا کپڑا پہنیں اور دوسری لاکھوں کافر ایجادات کا استعمال ترک کر دیں تو پھر ان مولویوں کی کچھ قدر کی جا سکتی ہے۔ اتنی ہی قدر جتنی احمقوں کی کی جا سکتی ہے۔ عصر حاضر میں وہ نام نہاد مولوی جو بد وضع، ڈرے ہوئے گدھے کی طرح بے حکمت اور احمق ہیں اگر کوئی اچھی بات ان کے منہ سے نکل بھی جائے تو وہ بھی غلط محسوس ہوتی ہے۔

مُلّا کو دیکھ کر ڈر لگتا ہے
یہ خیر بھی بولے تو شر لگتا ہے

مغربی علوم اور سائنس وغیرہ کو حرام کہہ کر خود کو مطمئن کرنے والوں کو شرم بھی نہیں آتی۔ کاش وہ اس زندہ حقیقت کو سمجھ سکتے کہ یہ مغربی علوم قرآن کریم اور رسول اللہ ﷺ کی سچائی ہی کو ثابت کر رہے ہیں۔ یہ سائنسی علوم ہی سے معلوم ہوا کہ دریافت ہونے لاش اس فرعون کی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے عبرت کا نشان بنانے کا وعدہ کیا تھا۔ سائنس نے تصدیق کی کہ کائنات کا وجود ایک دھماکے جسے بینگ کہا جاتا ہے سے پیدا ہوا اور کائنات پھیلتے ہوئے اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہے اور یہ بتایا کہ کائنات کی تخلیق کو دہرایا جاتا ہے، سورج، چاند ستارے گھوم رہے ہیں، انسان کی پیدائش کی کہانی سائنس نے قرآن کے مطابق ثابت کی، نت نئی ادویات دریافت کیں، موسموں کے ادلنے بدلنے اور بادلوں کے تیرنے کی وجوہات بتائیں، انسانوں کے لیے آرام دہ اور تیز رفتار سواریاں ایجاد کیں، زمین میں مدفون خزانوں تک رسائی حاصل کی، سمندر کی تہہ کا آنکھوں دیکھا حال بتایا، پہاڑوں کی حقیقت اور زلزلوں اور سونامی وغیرہ کی وجوہات سے پردہ ہٹایا، پریس کی ایجاد سے وہ علوم جو بہت بڑی بڑی کتابوں میں بند تھے وہ کثرت سے شائع ہونے لگے (یاد رہے ترکی کے مفتی اعظم نے پریس کے حرام ہونے کا فتویٰ دیا تھا جس کی وجہ سے مسلمان ایک سو برس تک پریس سے فائدہ نہ اٹھا سکے۔ حالانکہ سورۃ التکویر میں بتایا گیا ہے کہ ’’اور جب صحیفے نشر کیے جائیں گے۔‘‘ **سورۃ التکویر** میں بیان کردہ پیشگوئیاں بڑی شان سے پوری ہو چکی ہیں‘‘) کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کی ایجاد نے ہر قسم کے علوم کو عام کر دیا، ٹیلیویژن نے پوری دنیا کو ایک دوسرے سے نہ صرف ملنے کا موقع فراہم کیا بلکہ لوگوں کے رہن سہن و بو وباش کے مطالعے کا موقع فراہم کیا، معذوروں کے لیے نت نئی ایجادات نے ان کی زندگیوں کو گل و گلزار کر دیا، ان ایجادات کی بدولت بغیر ٹانگوں والے چلنے لگے، گونگے بولنے لگے اور بہرے سننے لگے اور اندھے دیکھنے لگے، انسانوں کے علاج معالجے کیلیے

بے شمار مشینیں اور اوزار ایجاد کیے گئے، چاند سورج اور ستاروں کی حقیقت بتائی وغیرہ وغیرہ۔ کیا کوئی مولوی یہ کہہ سکتا ہے کہ انسانوں کے لیے یہ تحقیقات اور ایجادات فائدہ کا باعث نہیں ہیں؟ کیا ان تحقیقات و ایجادات کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ سے محبت میں اضافہ نہیں ہوتا؟ اور کیا سرشاری کی حالت میں بار بار سبحٰن اللہ کہنے کی حقیقی خواہش پیدا نہیں ہوتی؟ یقیناً، اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ کائنات کے ہر ذرہ میں خواص کا سمندر موجود ہے۔ اور ان خواص پر روشنی ڈالنے والے یقیناً تعریف اور دُعا کے مستحق ہیں۔ ایک مرتبہ مشہور نوبل انعام یافتہ احمدی مسلمان سائنسدان پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب سے کسی نے پوچھا آپ نے جو تھیوری پیش کی ہے وہ آپ کے ذہن میں کیسے آئی؟ آپ نے جواب میں فرمایا کہ ''قرآن کریم کے مطالعہ سے۔'' اگر کوئی قرآن کریم کو اپنے ذاتی مقاصد اور دکانداری کے لیے استعمال کرے تو وہ نہ قرآن کریم جیسے بڑے روحانی سمندر کو سمجھ سکتا ہے نہ سائنس کی عظمت کو پہچان سکتا ہے۔ مولوی احمد رضا بریلوی نے زمین کو ساکن ثابت کرنے کے لیے ۸ رسالے لکھ مارے اور قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ''اور وہی ہے جس نے رات اور دن کو اور سورج اور چاند کو پیدا کیا سب اپنے اپنے مدار اور فلک میں گردش پذیر ہیں۔ اور ہم نے آپ ﷺ سے پہلے کسی بشر (ارضی مخلوق) کو ایسی ہمیشگی اور دوام نہیں بخشا۔ (طاہر القادری بریکٹ میں لکھتے ہیں کہ وہ ہمیشہ اپنے حال پر بدلے یا ختم ہوئے بغیر قائم رہی ہو) اگر آپؐ انتقال فرما گئے تو کیا یہ طعنہ زنی کرنے والے ہمیشہ رہیں گے۔'' (ترجمہ مولوی طاہر القادری۔ سورۃ الانبیاء آیات ۳۴،۳۵) (اس آیت کے مطابق حضرت عیسیٰؑ کی وفات ثابت ہوتی ہے۔ بقول مولوی طاہر القادری کوئی چیز بھی اپنی حالت بدلے بغیر نہیں رہ سکتی۔ تو یقیناً حضرت عیسیٰؑ کا حال بدل نہیں رہا اس لیے وہ وفات پا چکے ہیں) پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''نہ آفتاب کی یہ مجال ہے کہ چاند کو جا پکڑے اور نہ رات دن سے پہلے آسکتی ہے اور سب (سیارے) اپنے اپنے مدار میں تیر رہے ہیں۔'' (سورۃ یاسین آیت ۴۰)

وہ تمام مولوی جو سائنسی ایجادات اور سائنس کی مخالفت کرتے ہیں اور ان ایجادات کو قبول بھی کرتے ہیں وہ قرآن کریم اور رسول اللہ ﷺ کے مقدس ارشادات سمجھ ہی نہیں سکے۔ انہیں یاد رکھنا چاہیے کہ موجودہ دور میں یہ تمام ایجادات قرآن کریم اور رسول اللہ ﷺ کی سچائی کے نور کو پھیلانے کا سبب بن رہی ہیں۔ اگر کوئی انہیں خدمت انسانیت کے لیے ایجاد کر رہا ہے یا استعمال کر رہا ہے تو وہ مبارک کام کر رہا ہے۔ اور جو ایسا نہیں کر رہا وہ جہالت کے بدبودار تالاب سے حصہ پا رہا ہے۔ ایسے بدنصیبوں کے متعلق قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ان لوگوں کی مثال جن پر تورات کی ذمہ داری ڈالی گئی پھر اسے (جیسا کہ حق تھا) انہوں نے اٹھائے نہ رکھا، گدھے کی سی ہے جو کتابوں کا بوجھ اٹھاتا ہے۔ کیا ہی بری ہے ان لوگوں کی مثال جنہوں نے اللہ کی آیات کو جھٹلایا اور اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔'' (سورۃ الجمعہ آیت ۶)

عصر حاضر میں ایسے نام نہاد مولویوں کی کمی نہیں ہے جو ایسے گدھے ہیں جو کتابوں کے بوجھ اٹھانے کے شرف سے بھی محروم ہیں۔ یہ تکبر سے بھرے وجود اتنی اونچی آواز میں چیختے ہیں کہ کافر کی ایجاد لاؤڈ اسپیکر بھی ان سے پناہ مانگتا ہے۔ اور قرآن کریم میں ہے کہ ''اپنی آواز کو دھیما رکھ، یقیناً سب سے بری آواز گدھے کی ہے۔ (سورۃ لقمان آیت ۲۰)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن کریم کا عرفان دے اور رسول اللہ ﷺ کی سیرت عالیہ پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ اور ہمیں توفیق دے کہ ہم انسانیت کے لیے کام کرنے والے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے سپاہی بن جائیں۔ عظیم سائنسدانوں اور موجدوں پر بھی رحم کی نظر ڈالے۔ حکمت سے عاری مولویوں اور ان کے ہم نواؤں کو عقل سلیم عطا کرے۔ آمین یا ربّ العالمین۔

لاثانی موتی

(مرسلہ انا ثمرین صاحبہ۔ نیوجرسی)

’’مَیں اپنے دل کو قرآن کریم اور اور اس کے دقائق معارف اور نکات کی طرف مائل پاتا تھا اس نے مجھے محبت کی وجہ سے اپنا گرویدہ بنالیا ہے اور مَیں نے دیکھا ہے کہ وہ مجھے مختلف اقسام کے معارف اور قسم قسم کے پھل دیتا ہے جو کبھی ختم نہیں ہوں گے اور نہ انہیں مجھ سے ہٹایا جائے گا اور مَیں نے دیکھا ہے کہ قرآن کریم ایمان کو مضبوط کرتا اور یقین میں زیادتی کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی قسم! وہ ایک لاثانی موتی ہے اس کا ظاہر بھی نُور ہے اور اس کا باطن بھی نُور ہے اور اس کے ہر لفظ اور ہر کلمہ میں نُور ہے وہ ایک رُوحانی جنّت ہے جس کے خوشے نہایت قریب ہیں اور اس کے نیچے نہریں بہتی ہیں ہر ثمر سعادت اس میں پایا جاتا ہے اور ہر شعبہ اس سے حاصل کیا جاسکتا ہے اس کے سوا محض خُشک کانٹوں پر ہاتھ مارنا ہے اس کے فیض کے گھاٹ نہایت خوشگوار ہیں۔ پس پینے والوں کو مبارک ہو۔ میرے اندر اس کے ایسے نُور ڈالے گئے ہیں کہ انہیں کسی اور طریق سے حاصل کرنا میرے لیے مشکل تھا اور اللہ تعالیٰ کی قسم! اگر قرآن کریم نہ ہوتا تو میری زندگی کا کوئی مزہ نہ ہوتا مَیں نے اُس کے حُسن کو ہزاروں یوسفوں سے زیادہ دیکھا ہے۔‘‘ (تحریر: بانی جماعت احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد نمبر ۵ صفحہ ۵۴۵ ترجمہ از عربی)

جانشین انبیاء

علماء کا یہ دعویٰ غلط ہے کہ ہم جانشین انبیاء ہیں۔ بلکہ درحقیقت انبیاء کے جانشین اولیاء کرام ہیں کیونکہ ان کو علم باطنی حاصل ہوتا ہے اور حضور اکرم ﷺ کے اکثر اوصاف ان میں پائے جاتے ہیں۔ مثلاً فقر و سخا، امانت و دیانت وغیرہ اس کے علاوہ جس طرح حضور اکرم ﷺ کو ہمہ وقت دیدار الٰہی حاصل تھا۔ جس طرح خیر و شر کو منجانب اللہ تصور فرماتے تھے اور خیر و شر پر صبر سے کام لیتے تھے اور مخلوق سے زیادہ ربط ضبط سے کام نہ لیتے تھے اور پابندی وقت کبھی ان چیزوں سے خائف نہیں ہوتے تھے جن سے مخلوق خوف زدہ رہتی ہے اور نہ آپؐ کبھی ان چیزوں سے توقعات وابستہ فرماتے تھے جن سے مخلوق کی توقع ہوتی ہے اسی نوعیت کی بہت سی چیزیں اولیاء اللہ میں بھی پائی جاتی ہیں اس لیے صحیح معنوں میں جانشین انبیاء وہی لوگ ہیں۔ (تذکرۃ الاولیاء از حضرت شیخ فریدالدین عطارؒ بیان حضرت ابوالحسن خرقانی۔ صفحہ ۳۲۸ شائع کردہ الفاروق بک فاؤنڈیشن)

ہومیو فزیشن محترم رانا محمد حسن صاحب کی کتاب ’’**خزینۃ الشفاء**‘‘ کا دوسرا ایڈیشن شائع ہو چکا ہے۔ اس کتاب کے تین سو ستر صفحات میں تقریباً تمام بیماریوں کا ہومیو پیتھک علاج بیان کیا گیا ہے۔ اسی طرح خواتین کیلئے ایک سو باون صفحات پر مشتمل کتاب ’**امراض خواتین**‘ بھی شائع ہو چکی ہے۔ اس کتاب میں خواتین کے مخصوص امراض اور اُن کا ہومیو پیتھک علاج تجویز کیا گیا ہے۔ کتب کے حصول کیلئے فون کریں۔

Mob.07792998973　　Tel. 020.36747909

E-mail. peshwltd@gmail.com

RH CATERERS

Our Chefs are dedicated to creating Authentic Dishes.Our Menus offer a wide variety of dishes originating from all parts of the Indian & Pakistani. Sub Continent.We can offer a range of Catering Options such as a sit down Silver Service,a simple Buffet,Multi dish or Karahi Stand service.We are able to cater for any number of guests & our specialized MENUS can be accommodated in any Venue and any budget.A bespoke tailor made Menu can be made upon request.

The Complete Catering & wedding package consists of all the necessaries ensuring that you will have the most successful event:

Our Gold pakage includes

☆ Authentic Asian Catering
☆Welcome Drinks Reception (Exotic Fresh Juices)
☆Unlimited Soft Drinks & Juices Throughout the day
☆Cutlery Crockery & Glassware
☆Linen Tableclothes & Napkins
☆ Professional Uniformed Waitress Staff
☆Event Manager & Wedding coordinator
☆All Serving Utensils
☆Chefs ansite
☆Kitchen Staff & Porters
☆ CompletePeaceofmind

For further assistance please contact: Tel : 02036747909 Mob: 07792998973

2 london Road, SM4 5BQ;Morden,surrey.

www.peshwa.co.uk

حرص ولالچ

(مرسلہ شگفتہ شاہین صاحبہ۔لندن)

دُنیا کی حرص و آز میں یہ دل ہیں مر گئے
غفلت میں ساری عمر بسر اپنی کر گئے

اللہ تعالیٰ قرآن مجید فرقان حمید میں فرماتا ہے:۔

''اور اللہ نے جو تم میں سے بعض کو بعض پر فضیلت بخشی ہے اس کی حرص نہ کیا کرو۔مردوں کے لیے اس میں سے حصہ ہے جو وہ کمائیں۔اور عورتوں کے لیے اس میں سے حصہ ہے جو وہ کمائیں۔اور اللہ سے اس کا فضل مانگو۔یقیناً اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔'' (سورۃ النساء)

عصر حاضر میں اخلاقی گراوٹ نے نا صرف مسلم معاشروں کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے بلکہ یہ مرض تمام دنیا میں اپنے پنجے گاڑھے ہوئے ہے۔اس مرض کی بنیادی وجہ مذہب کے خوبصورت محاسن کو نظر انداز کرنا ہے۔قناعت ایک ایسا خوبصورت اور سکون دینے والا وصف ہے جو ہر مذہب میں نہایت اعلیٰ درجہ کا مقام رکھتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی بیان کردہ روایت میں رسول اللہ ﷺ نے تین امور یا تین چیزوں کو گناہوں کی جڑ قرار دیا ہے۔یہ تین امور تکبر، حرص ولالچ اور حسد ہیں۔حرص کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :''اور حرص سے بچو کیونکہ یہ حرص اور لالچ ہی تھا جس نے آدمؑ کو درخت ممنوعہ کا پھل کھانے پر اکسایا تھا۔''

جب ہم مسلمان معاشرے اور دُنیا کے دُکھوں اور مصیبتوں کی طرف دیکھتے ہیں تو ہمیں صاف دکھائی دیتا ہے کہ اس کی وجوہات میں حکمرانوں ،مولویوں اور عوام کی بھاری اکثریت کا قانع نہ ہونا ہے۔حالانکہ بانیء اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا فرمان مقدسہ ہے کہ: ''قناعت ایک ایسی دولت ہے جو کبھی تمام نہیں ہوتی۔'' یہ بھی فرمایا ہے کہ ''سب سے اچھا مسلمان وہ ہے جو قناعت والا ہو اور سب سے برا مسلمان وہ ہے جو لالچی ہو۔''

قناعت کا مطلب ہے مالک جو چاہے دے، جو چاہے نہ دے اس پر قناعت کرو۔اگر کسی شخص میں قناعت پیدا ہو جائے تو پھر دوسروں کی چیز دیکھ کر لالچ پیدا نہیں ہوتا۔یقیناً یہ سچ ہے کہ امیر کے مال پر لالچ اور حرص سے دیکھنا دل کو سیاہ کر دیتا ہے۔امیر کو بھی چاہیے کہ وہ غریبوں کی ضروریات کا بھی خیال رکھے۔حریص انسان کو رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد مبارک کو مشعل راہ سمجھنا چاہیے:۔

''اگر ابن آدم (انسان) کو دو وادیاں مال کی بھری ہوئی مل بھی جائیں پھر بھی چاہے گا کہ تیسری وادی مال کی بھری ہوئی مل جائے۔ پھر فرمایا:''ابن آدم (انسان) کا پیٹ صرف قبر کی مٹی بھرے گی۔اور اللہ تعالیٰ اس پر رجوع برحمت ہوتا ہے جو اس کے حضور توبہ کرتا ہے۔''

(صحیح بخاری)

کسی کے مال پر حریصانہ نگاہ ڈالنا ایک ایسی برائی ہے جس کے دامن میں ایسے شیطانی شگوفے اپنا رنگ دکھاتے ہیں جو انسان کے امن و سکون کو غارت کر دیتے ہیں۔

ہمارے حبیب آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ فرماتے ہیں کہ:۔

''دو بھوکے بھیڑیئے جن کو بھیڑ بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دیا جائے اتنا خرابی اور فساد کا باعث نہیں بنتے جتنا ایک شخص کا مال کا حرص کرنا اور اپنے آپ کو بڑا سمجھنا۔اس کے دین کی خرابی اور فساد کا موجب ہے۔'' (مشکوٰۃ کتاب الرقاق)

حریص صرف مال کے ہی نہیں ہوتے بلکہ دوسروں کی ہر چیز مال و دولت ،علم و ہنر،وسائل کی فراوانی اور عہدہ وترقی وغیرہ وغیرہ پر نظر رکھنے والے بھی حریص ہی ہوتے ہیں۔حضرت مولانا رومؒ فرماتے ہیں کہ ''حرص کی وجہ سے سب نے موسیٰؑ سے کہا، سبزی اور ککڑی اور

مقدس آیات قرآن کریم واحادیث نبویؐ آپ کی دینی معلومات میں اضافے کے لئے شائع کی جاتی ہیں۔ان کا احترام آپ پر فرض ہے لہذا جن صفحات پر مقدس آیات واحادیث مبارکہ درج ہیں ان کو صحیح اسلامی طریقے کے مطابق بے حرمتی سے محفوظ رکھیں۔(شکریہ)

مسور اور لہسن اور پیاز چاہیے۔ان کی اس گداگری اور حرص اور طمع کی وجہ سے، آسمان سے من وسلویٰ بند ہو گیا۔(۳۸۰ دفتر اول ترجمہ مولانا قاضی سجاد حسین شائع کردہ حامد اینڈ کمپنی اردو بازار لاہور مثنوی مولوی معنوی)

حضرت مولانا رومؒ فرماتے ہیں۔

کوزہء چشم حریصان پُر نشد
تا صدف قانع نہ شد پُر دُر نشد

یعنی حرص کا پیالہ کبھی نہیں بھرتا۔اگر صدف میں قناعت نہ ہو تو اس کے پیٹ میں موتی نہیں بن سکتا۔

یاد رکھنا چاہیے کہ پیالہ کا ظرف محدود ہوتا ہے۔اگر اس میں سمندر کو بھی انڈیل دیا جائے تو پیالے میں بقدر ظرف ہی بھرے گا باقی پانی چھلک چھلک کر ادھر ادھر گرے گا۔یقیناً حرص ایک بیماری ہے۔دولت کی حرص حریص کی موت تک برابر ترقی کرتی رہتی ہے۔اگر قناعت سے اس کا علاج نہ کیا جائے تو یہ بیماری بڑھتی جاتی ہے۔معدہ کا ظرف بھی محدود ہوتا ہے۔بعض لوگ بے انتہا کھاتے پیتے ہیں، ان کا پیٹ بھر جاتا ہے لیکن نیت نہیں بھرتی۔انکی حالت کی عکاسی یہ شعر کرتا ہے۔

گو ہاتھ میں جنبش نہیں آنکھوں میں تو دم ہے
رہنے دو ابھی ساغر و مینا مرے آگے

حضرت امام غزالیؒ فرماتے ہیں:۔

”حرص امراضِ روحانیہ میں ایک سخت مرض ہے۔اس کا اندرونی سبب حسد ہے۔جب دل میں دُنیا کی محبت اور حرص پیدا ہوتی ہے، پھر دوسروں کے واسطے اسباب دنیا کو موجود اور مہیا دیکھتا ہے، تب حسد کرتا ہے اور حسد کی آگ اس کے دل میں شعلہ زن ہوتی ہے پھر یہ آگ بباعث جہالت اور چشم بصیرت کی نابینائی کی ساعت بساعت قوی ہوتی جاتی ہے۔حرص کا علاج بھی یہی ہے کہ قضائے الٰہی پر راضی ہو جائے اور کل کا کام تقدیر کے حوالے کر دے اور جان لے کہ حرص رزق کو زیادہ نہیں کر سکتی اور نہ کسی کے برا چاہنے سے کسی کا رزق کم ہو سکتا ہے۔اس آیت شریفہ کا ورد کرنا چاہیے۔ترجمہ: خداوند تعالیٰ لوگوں پر جو رحمت کشادہ کرتا ہے اس کا کوئی روکنے والا نہیں اور جس کو وہ روک دیتا ہے اس کا کوئی بھیجنے والا نہیں ہے اور وہی غالب اور حکمت والا ہے۔(صفحہ ۸۶ مجربات امام غزالی ترجمہ مولانا سید حافظ یاسین علی حسنی نظامی۔الفیصل ناشران وتاجران کتب لاہور۔غزنی سٹریٹ اردو بازار)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اور تمام ملکوں کو ایک دوسرے کے ہر قسم کے وسائل اور مال و دولت پر حریصانہ نظر رکھنے سے بچائے۔آمین۔

بانی جماعت احمدیہ فرماتے ہیں:۔

اے میرے قادر خدا اے میرے پیارے راہنما تو ہمیں وہ راہ دکھا جس سے تجھے پاتے ہیں اہل صدق و وفا۔اور ہمیں ان راہوں سے بچا جن کا مدّعا صرف شہوات ہیں یا کینہ یا بغض یا دنیا کی حرص و ہوا۔

(پیغامِ صلح۔روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۴۳۹)

ہنری فورڈ جو دُنیا کا سب سے دولتمند انسان تھا اپنے سوانح حیات میں لکھتا ہے کہ:۔

”مجھے اپنی ذات کی خاطر کبھی دولت کی حرص لاحق نہیں ہوئی۔جو کچھ عام لوگ کھاتے ہیں وہی میری غذا ہے۔اگر دس عظیم الشان محلات بھی تعمیر کرلوں تو ایک کمرے سے زیادہ کو استعمال نہیں کرسکتا۔ایک بستر سے زیادہ میرے سونے کے لیے درکار نہیں۔شریفانہ قسم کے چند جوڑے کپڑوں کے میرے لیے کافی ہوتے ہیں۔اپنی ذات کے لیے حرص مال میرے کس کام آسکتا۔“ (تشبیہات رومی)

آوارگانِ دشتِ خار (قسط 4)

جہاں عصرِ حاضر کے مسلمانوں کی حالتِ زار دیکھ کر ہر اُس مسلمان کا دِل خُون کے آنسو رو رہا ہے جس کے بدن میں اللہ اور اُس کے رسول کی محبت خُون کی طرح دوڑ رہی ہے وہاں علماء سُوء جو اُمّت مسلمہ کو اِس نہایت دردناک صورت حال سے دوچار کرنے والے ہیں نہایت ڈھٹائی اور بے شرمی کے ساتھ اصلاحِ اُمّت کے نام پر فرقہ بازی اور تکفیر بازی کا بازار گرم کیے ہوئے ہیں، اللہ اور رسول ﷺ کے نام پر خُون کی ہولی کھیل رہے ہیں۔ اِن اسلام کے جھوٹے ٹھیکیداروں کی بے لگام تحریروں اور تقریروں نے جہاں کلمہ طیّبہ پڑھنے والوں کو کُفر کی بھٹی میں جھونک دیا ہے وہیں ایک دوسرے کے خُون کے پیاسے بھی بنا دیا ہے۔ کل تک یہ فرقہ بازی کے مقابلے مولانا لوگ اپنی اپنی مسجدوں میں کیا کرتے تھے یا موٹی موٹی کتابیں تحریر کی جاتی تھیں جو کُفر کے فتووں، بُرے الفاظ اور اخلاقی گراوٹ کا شاہکار ہوتی تھیں۔ اب یہ کارِ گناہ اسلام کے نام پر بنائے جانے والے ٹی وی چینلز پر بھی ہو رہا ہے۔ آوارگانِ دشتِ خار میں ذکر ہو گا ان نام نہاد مولویوں کا جو اُمتِ مسلمہ کو گُھن کی طرح کھا رہے ہیں۔ جو جُبے اور دستار میں ملبوس عالموں کے بھیس میں عامتہ الناس کو گُمراہ کر رہے ہیں کبھی فرقوں کے نام پر، کبھی عقیدوں کے نام پر اور کبھی سیاست کے نام پر۔ اور آوارگانِ دشتِ خار میں ذکر ہو گا اُن مذہبی جنونیوں کا جو اپنی پسند کا اسلام نافذ کرنا چاہتے ہیں تا کہ انسانوں کی گردنیں مذہب کے نام پر کاٹی جا سکیں۔ آوارگانِ دشتِ خار لکھنے کا مقصد اُن عوامل اور مذہبی جنونیوں کے چہرے سے نقاب اُٹھانا ہے جنکی تفسیروں اور تقریروں نے اُمّتِ مسلمہ کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے اور جن کی تفرقہ بازیوں نے کلمہ گو مسلمانوں کی اخوت کو پارہ پارہ کر دیا ہے۔ آوارگانِ دشتِ خار میں ذکر ہو گا اُن نام نہاد علماء کا، پیروں کا اور اُن نام کے مسلمانوں کا جو بددیانتی اور ناانصافی کرتے ہیں اور دم بھرتے ہیں اسلام کا۔ آوارگانِ دشتِ خار لکھنے کا مقصد قطعاً کسی کا دل دکھانا مقصود نہیں ہے، صرف اور صرف اصلاح احوال کے لیے کوشش کرنا ہے۔

اللہ کی راہ سے روکنا

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں سورۃ الانفال کی آیت ۳۷ میں فرماتا ہے:

ترجمہ: یقیناً وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا، اپنے مال خرچ کرتے ہیں تا کہ اللہ کی راہ سے روکیں۔ پس وہ اُن کو (اسی طرح) خرچ کرتے رہیں گے پھر وہ (مال) اُن پر حسرت بن جائیں گے پھر وہ مغلوب کر دیے جائیں گے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا جہنم کی طرف اکٹھے کر کے لے جائے جائیں گے۔

حق پرستوں پر ظلم

محمد پالن حقانی گُجراتی صاحب فرماتے ہیں:۔

”ہماری نظروں کے سامنے ہے کہ حق پرستوں پر ظُلم کیے جا رہے ہیں اُن کی باتیں نہیں سُنی جاتیں، اُن کو وعظ کرنے کی اجازت نہیں ملتی، اُن کے واعظ میں جانے سے لوگوں کو روکا جاتا ہے مگر بستی میں شراب پینے، جواء کھیلنے، زنا کاری کرنے، چوری کرنے، رنڈیوں کے ناچ، قوالیوں کی محفلیں اور بھانڈ، گویوں کے کھیل تماشے کو کوئی نہیں روکتا، ناٹک سینما دیکھنے والوں کو، تاشے، باجے، اور ریڈیو بجانے والوں کو اور شطرنج تاش کھیلنے والوں کو کوئی نہیں روکتا۔ اگر کوئی روک ٹوک ہے تو صرف واعظ کرنے پر ہے اور وہ بھی کہاں! اللہ کے گھر میں یعنی مسجد میں بورڈ لگا دیے جاتے ہیں کہ یہاں پر کوئی صاحب واعظ نہ کرے اور بعض جگہ پر تو نماز بھی نہیں پڑھنے دیتے۔ مسجدوں میں بورڈ لگا دیے جاتے ہیں کہ وہابیوں کو، نجدیوں کو، دیوبندیوں کو، غیر مقلدوں کو، تبلیغی جماعت والوں کو اس مسجد میں نماز پڑھنے کی اجازت نہیں ہے۔ اگر کسی مسجد میں کسی انسان کو نماز پڑھنے کی ممانعت کر دی جائے تو اس مسجد میں جمعہ کی نماز یا عید کی نماز نہیں ہوتی کیونکہ جمعہ اور عید کی نماز کے لیے اذن عام ہونا شرط ہے یعنی عام لوگوں کو نماز کے لیے آنے کی اجازت ہونی چاہیے اس پر تمام علماء کا اتفاق ہے۔ اب یہ جیب بھرو پیر اور پیٹ بھرو مولوی اس قسم کی مخالفت کر کے ہزاروں کی نماز باطل کر دیتے ہیں اور اوپر سے اپنے آپ کو اہل سُنّت والجماعت اور عاشق رسول ﷺ سمجھتے ہیں۔ حد ہے کوئی جہالت کی۔

(شریعت یا جہالت از محمد پالن حقّانی گُجراتی صفحہ ۴۵، ناشر دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی)

گمراہ امام اور دجال

امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ:۔

”میں تم پر دجال کی نسبت غیر دجال سے زیادہ خائف ہوں۔“ عرض کیا گیا: ”وہ کون ہیں؟“ فرمایا: ”گمراہ اماموں سے زیادہ ڈرتا ہوں۔“

(مسند احمد بحوالہ احیاء العلوم از امام غزالی صفحہ ۱۲۱)

ان گمراہ اماموں کی صحبت اختیار کرنا اور ان کی جماعتوں کا حصہ بننا ایسے ہی ہے جیسے جناب نسیم لکھنوی نے کہا ہے ؎

جانا یہ زُلف کف میں لینی
ہے سانپ کے منہ میں اُنگلی دینی

ان پڑھ مولوی

ضیاء الحق نے کہا ہے کہ ''جمعرات کی روٹیوں پر تکیہ کرنے والوں سے قوم کیا توقع کرسکتی ہے۔ ملک میں اس وقت تقریباً ۵۵ ہزار امام مسجد ہیں جن میں سے صرف ۸ ہزار ایسے ہیں جنہوں نے درس نظامی تعلیم حاصل کی جبکہ ۳۶ ہزار نیم تعلیم یافتہ اور ۱۱ ہزار سفید ان پڑھ ہیں اور یہ ان پڑھ بھی اپنے آپ کو امام مسجد قرار دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا ان اماموں سے قوم کیا توقع کرسکتی ہے جو صرف جمعرات کی روٹی پر تکیہ کر کے جی رہے ہیں جبکہ قوم کو حقیقی اماموں کی ضرورت ہے۔'' (جنگ لاہور یکم فروری ۱۹۸۵ء)

ڈھونگی صوفی

آج کل جو صوفی ہیں ان میں اکثر کو ڈھونگ کی وجہ سے وجد ہوتا ہے، تن تن پن پن سے وجد ہوتا ہے۔ ایسے لوگ نقال ہیں، نفسانیت سے پر ہیں، بکثرت ہوا پرست، امرد پرست، زن پرست ہیں، باطل ہیں۔ خدا سے غافل ہیں۔ دنیا والوں سے بھی زیادہ اپنے اغراض میں بیدار ہیں۔ (ملفوظات حکیم الامت جلد ۳ ملفوظ ۴۰۰ صفحہ ۲۴۸)

تین فتوے اور واقع جہلم

1۔ قرآن مجید میں نسخ کا علی الاطلاق انکار کرنا گمراہی ہے۔

2۔ سوال: ایک مسجد کے مؤذن نے قرآن کریم کے بوسیدہ اوراق ایک کنستر میں رکھکر جلائے۔ قرآن پاک کے اوراق کو جلانے پر اس کے خلاف خطرناک ہنگامہ اٹھ کھڑا ہوا، اسے فوری طور پر مسجد سے نکال دیا گیا، بعد میں اسے پولیس نے گرفتار بھی کر کرلیا۔

جواب: مقدس اوراق کو بہتر یہ ہے کہ دریا میں یا کسی غیر آباد کنوئیں میں ڈال دیا جائے۔ یا زمین میں دفن کر دیا جائے، اور بصورت مجبوری ان کو جلا کر خاکستر (راکھ) میں پانی ملا کر کسی پاک جگہ جہاں پاؤں نہ پڑتے ہوں، ڈال دیا جائے۔ آپ کے مؤذن نے اچھا نہیں کیا، لکن اس سے زیادہ گناہ بھی سرزد نہیں ہوا، جس کی اتنی بڑی سزا دی گئی، لوگ جذبات میں حدود کی رعایت نہیں رکھتے۔

(گزشتہ دنوں جہلم میں قرآن جلائے جانے کی افواہ یا حکمرانوں اور مولویوں کی سوچی سمجھی سازش کے تحت ایک فیکٹری اور کئی گھروں کو آگ لگا کر جلا دیا گیا تھا۔ جن مولویوں نے مساجد کے لاوڈ اسپیکر پر اعلانات کر کے لوگوں کو مشتعل کیا کیا وہ مولوی اس بات سے لاعلم تھے کہ مقدس اوراق کو جلایا جا سکتا ہے، دبایا جاسکتا ہے اور چلتے پانی میں بہایا جاسکتا ہے؟ یاد رہے متذکرہ فیکٹری میں کوئی قرآن جلانے کا واقعہ پیش ہی نہ آیا تھا۔ مولوی، لوگوں کو دن رات حوروں کے قصے سناتے ہیں اور جنت کے ان دیکھے مناظر کو جھوم جھوم کر بیان کرتے ہیں۔ اے کاش! یہ تن کے پجاری اللہ سے ڈرتے ہوئے اپنے شیطانی اعمال کو ترک کر کے انسان بن جائیں۔ لوگوں کو بھی ان جھوٹ جیسے غلیظ بت کی پوجا کرنے والے مولویوں کے مفسدانہ اعلانات پر ردعمل ظاہر نہیں کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نانہجار مولویوں اور سرکش عوام کو ہدایت دے)

3۔ سوال: ٹی وی کی طرف پاؤں کرنا جبکہ اس پر قرآن کریم کی آیات آرہی ہوں، گناہگار بناتا ہے؟

جواب: یہ ایک نہیں، بلکہ تین گناہوں کا مجموعہ ہے۔ ا۔ ٹی وی دیکھنا بذات خود حرام ہے۔ ۲۔ اس حرام چیز کا قرآن کریم کے لیے استعمال حرام۔ ۳۔ قرآن کریم کے نقوش کی طرف پاؤں پھیلانا بے ادبی ہے۔ پروگرام دیکھنے اور دکھانے والے سب اس کے وبال میں شریک ہیں۔

(آپ کے مسائل اور انکا حل از مولوی یوسف لدھیانوی۔ جلد ۳)

لاکھ کافر کو کیا تُو نے مسلمان ناسخ
ہے یہ افسوس کہ تُو آپ مسلمان نہ ہوا

احمدیوں کی مسجد میں مولوی

جہلم میں ایک احمدی کی فیکٹری کو آگ لگانے، دکان جلانے اور کئی گھر جلانے کے بعد مفسد بدذات دیوبندی اور ختم نبوت کے نام پر پلنے والے مذہبی جوکر مولویوں اور ان کے چیلے چانٹوں نے ایک احمدیوں کی مسجد پر قبضہ کر لیا۔ ان جاہل مولویوں نے مساجد کی تمام اشیاء کو باہر نکال کر آگ لگا دی۔ جلائی جانے والی اشیاء میں وہ رسائل، کتب بھی تھے جن میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے مبارک نام بھی تھے۔ اس کاروائی کے بعد ان شیطان صفت حملہ آوروں نے مسجد کو اچھی طرح دھو کر اپنی دانست میں پاک کیا اور پھر ان بھیڑیوں نے اس احمدیہ مسجد میں اپنی تمام دن کی شیطانی کاروائیوں پر سجدہ شکر کیا۔ بعد میں پولیس نے ان وحشیوں کو مسجد سے باہر نکال کر سیل کر دیا۔

اس ظالم حملہ آور گروہ کا مقصد احمدیوں کو زندہ جلانا تھا جس طرح گوجرانوالہ میں تین احمدی خواتین کو زندہ جلایا گیا تھا۔ ریاست مکمل طور پر بے بس ہے یا بے بسی کا ڈرامہ کر رہی ہے اگر حکومتی مشینری ان بھیڑیوں کو قابو کرنے کے قابل خود کو نہیں پاتی تو اسے حکومت کرنے کا کوئی حق نہیں۔ فوج اور سپریم کورٹ کو چاہیے کہ ایسی نالائق حکومت کو فارغ کر دے جس کی ٹانگیں بدمعاش اور بدقماش مولوی کو دیکھتے ہی کانپنے لگتی ہیں اور وحشی مولویوں کو عبرت کا نشان بنا دے۔ عوام کو چاہیے کہ ان گدھا نما مولویوں کی بات ہرگز نہ مانیں جن کا کام صرف تن پرستی ہے۔ مولانا رومؒ نے فرمایا ہے کہ **”گھاس کا عاشق گدھا راستہ کا دشمن ہے، بہت سے اناڑیوں کو اس نے ہلاک کیا ہے۔ اگر تُو راستہ نہیں جانتا ہے، تو جو گدھا چاہے اس کے برخلاف کرو ہی سیدھا راستہ ہوگا۔“**

اس قدر ہے جو دمِ نزع ہوس دنیا کی
ساتھ لے جائے گا کیا عالمِ فانی واعظ

جنّت میں مزے ہی مزے

مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب لکھتے ہیں کہ حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی نُور اللہ مرقدہ نے لکھا ہے کہ دیوبند میں ایک طالب علم تھا، وہ صبیح تو نہیں تھا، یعنی اُس میں صباحت تو نہیں تھی، گورا چٹا تو نہیں تھا لیکن ملاحت غضب کی تھی۔ اِس طالبِ علم کو جنّات کے بادشاہ نے اُٹھوا لیا اور اس سے اپنی لڑکی کی شادی کرنی چاہی تو اس طالب علم نے کہا کہ ہمارے فقہ میں غیر جنس میں نکاح کرنا جائز نہیں ہے۔ جنّوں کے بادشاہ نے مایوس ہو کر اس کو دیوبند واپس پہنچا دیا۔ مسلمان عورتیں ملاحت میں حوروں سے زیادہ ہوں گی لیکن حوریں بھی کم نہیں ہوں گی، ان کا ناک نقشہ بھی عظیم الشان ہوگا، لیکن مسلمان عورتیں حوروں سے زیادہ حسین ہوں گی۔ جنّت میں مزے ہی مزے اور عیش ہی عیش ہوگا۔ بس چند روز صبر کر لیجیئے۔ جو کہے میری بیوی حسین نہیں اور میں حسین ہوں، ہماری میچنگ نہیں ہوئی۔ تو صبر کرو، اللہ کی مرضی پر راضی رہو، چند دن صبر سے کاٹ لو۔ (ارشادات دردِ دل صفحہ ۲۵۹ کتب مظہری)

سچ سہی جنت و دوزخ کا فسانہ لیکن
کس طرح مان لوں میں تیری زبانی واعظ

جنّت کی عورت

مرد جب اس (حور) کے پاس جائے گا، اُسے ہر بار کنواری پائے گا مگر اس کی وجہ سے مرد و عورت (حور) کسی کو کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ جنّت کی عورت سات سمندروں میں تھوک دے تو وہ شہد سے زیادہ شیریں ہو جائیں۔ جب کوئی بندہ جنّت میں جائے گا تو اس کے سرہانے اور پائنتی میں دو حوریں نہایت اچھی آواز سے گائیں گی۔“ پھر فرمایا:۔
”ادنیٰ جنّتی کے لیے ۸۰ ہزار خادم اور ۷۲ بیبیاں ہونگی۔

(بہار شریعت جلد ا صفحہ ۷۹ تا ۸۲) مزید صفحہ ۳۸ پر دیکھیں۔

ضروری اعلان

آوارگانِ دشتِ خار لکھنے کا مقصد کسی کی دِل آزاری کرنا قطعاً مقصود نہیں ہے۔ صرف اصلاح احوال کی غرض سے مولویوں کی تحریریں، اہم خبریں اور دانش وروں کے اقتباسات حوالہ کے ساتھ بغیر کسی خاص ترتیب کے مستقل طور پر شائع کیے جاتے ہیں۔ ایڈیٹر

ہومیو پیتھک نُسخہ جات

ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

''دُعا نفع پہنچاتی ہے اوران بلاؤں کو ٹالتی ہے جو نازل ہو چکی ہیں اوران بلاؤں کو بھی جو ابھی نازل نہیں ہوئیں، اس لیے تم لوگ دُعاؤں کا اہتمام کرو۔''

(المستدرک الحاکم کتاب الدعاء حدیث نمبر ۱۸۱۵)

امراضِ اطفال

اگر ضدی چڑچڑے اور حساس ہوں۔ معمولی ڈانٹ ڈپٹ سے بے ہوش ہو جاتے ہوں۔ ایگریکس۔ اگر بچہ چڑچڑا ہو اپنے قریب کسی کو بھی نہ آنے دے اور بہت زیادہ کھائے پھر بھی کمزور رہے آئیوڈیم۔ جن بچوں کے اعصاب کمزور ہوں جس کی وجہ سے دانت نکلنے میں مشکل ہو۔ زنکم میٹلیکم (ایسے بچے دونوں پاؤں بے چینی کی وجہ سے ہلاتے رہتے ہیں یا آپس میں رگڑتے رہتے ہیں)

اگر نوزائیدہ بچوں کی جلد میں سختی ہو۔ لیکیسس۔ یہ دوا ۲۰۰ طاقت میں ہفتہ وار یا ۱۰۰۰ طاقت میں مہینہ وار دینی چاہیے۔

اگر بچوں میں سِل کا مادہ ہو اور اجابت کے وقت آنت بھی باہر نکل آتی ہو۔ ٹیوبرکولینم

بچوں کے بڑھتے چلے جانے والے سر کی بیماری میں جسے Hydrocephalus کہتے ہیں جب بالمثل دوائیں کام نہ کریں تو ٹیوبرکولینم وہ کام کرتی ہے جو دوسری دواؤں کو کرنا چاہیے تھا۔

اگر بچوں میں سوکھا پن جسم کے اوپر سے نیچے اُترے تو نیٹرم میور مفید ہے۔ یہ بیماری بعض دفعہ ماں کی کسی بیماری کے نتیجے میں ہوتی ہے اس لیے ماں کا علاج بھی ضروری ہے۔

اگر بچہ اپنا انگوٹھا چوسے اور ناخنوں کو کاٹے نیٹرم میور ایک ایم ہفتہ وار۔

اگر بچے رات کو بستر میں پیشاب کر دیتے ہوں تو کالی فاس، نیٹرم میور اور نیٹرم فاس ملا کر ۳۰ یا ۶ ایکس میں دینے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔

بچوں کا ناک بند ہو سامبوکس ۳۰ Sambucus مفید ہے۔

اگر بچے کو دودھ پلانے پر پیٹ میں جا کر دودھ گرم ہونے پر تے ہو جاتی ہو تو ایتھوزا کی طرح فاسفورس بھی مفید ہے۔

بچوں کا ناک بند ہو سامبوکس ۳۰ Sambucus مفید ہے۔

اگر بچے کو دودھ پلانے پر پیٹ میں جا کر دودھ گرم ہونے پر تے ہو جاتی ہو تو ایتھوزا کی طرح فاسفورس بھی مفید ہے۔

چھوٹے بچوں کے آشوب چشم کے لیے پلسٹیلا مفید ہے۔

بچوں کے ایگزیما کے لئے مورگن ۳۰ یا ۲۰۰ مفید ہے۔

جو بچیاں جوانی کی عمر کو پہنچ رہی ہوں ان کے لیے کلکیر یا فاس کی طرح پلسٹیلا بھی مفید ہے۔

اگر لڑکوں کی چھاتی خواتین کے پپتانوں کی مانند ہو گئی ہو۔ مرک سال ۲۰۰ روزانہ ایک بار چند دن تک۔

بچوں کے ایگزیما میں خصوصاً سر کا ایگزیما رسٹاکس کے زیرِ اثر آتا ہے لیکن بعض دفعہ اس کا ردِ عمل سخت ہوتا ہے۔ اگر چند دن کے اندر اندر ایگزیما ٹھیک ہو جائے تو دوبارہ رسٹاکس دی جاسکتی ہے اگر ٹھیک نہ ہو تو دوسری دوا ڈھونڈنی مشکل ہے۔ جلد کا ایسا ایگزیما کینسر بھی ہو سکتا ہے ایسی صورت میں کارسینوسن اور ریڈیم برومیٹم کو ہزار طاقت میں ہفتہ ہفتہ کے وقفہ سے ایک دو مہینے تک دے کر دیکھنا چاہیے۔ اسی طرح گریفائیٹس اور سورائینم کو ادل بدل کر دیا جائے تو بعض سخت ضدی ایگزیموں میں بھی یہ نسخہ مفید ثابت ہو سکتا ہے۔

بچے رات کو دانت پیسیں۔ نیٹرم فاس

فائیٹو لاکا بچوں کے دانت نکالنے کے زمانے کی تکلیفوں کے لیے بہت مفید ہے۔ (ایسے بچے دانت بہت زور سے بھینچتے ہیں اوران کی زبان پر دانتوں کے نشان پڑ جاتے ہیں)

بچوں کے دانت آگے پیچھے یا زیادہ نکلیں۔ سفلینم ۱۰۰۰ ہفتہ وار چند خوراکیں۔

فائیٹو لاکا بچوں کے دانت نکالنے کے زمانے کی تکلیفوں کیلیے مفید ہے

(ایسے بچے دانت بہت زور سے بھینچتے ہیں اوران کی زبان پر دانتوں کے نشان پڑ جاتے ہیں)

بچوں کے دانت نکالنے کے زمانے میں اگر بوسیدہ اور کالے رنگ کے دانت نکلیں اور دانتوں کو نکلتے ہی کیڑا لگ جائے اور مسوڑھے سیاہی مائل ہوں تو کریئوزوٹم اکسیر ثابت ہوتی ہے۔

اگر بچے پیٹ میں کیڑے ہونے کی وجہ سے یا مسوڑھوں میں سوجن کی وجہ سے دانت آپس میں کٹکٹائے یا رگڑے اور اسی طرح دودھ ہضم نہ ہونے کی وجہ سے بھی دانت کٹکٹائے۔ لیک ڈیف

سردی سے بچاؤ کے لئے بچوں کو اکونائیٹ ۳۰ کی ایک خوراک ہر صبح دے دی جائے تو بچے سردی لگنے سے محفوظ رہتے ہیں۔

بچوں کا چہرہ پیلاہٹ کا شکار ہو اور سفیدی نمایاں ہو۔ فاسفورس

اگر بچوں کو شدید قسم کی قبض ہو جاتی ہو جس کی وجہ سے بچہ اجابت کے وقت سخت زور لگائے تو ایسے بچوں کے لیے سلیشیا اور وریٹرم البم بہت مفید ثابت ہوتی ہیں۔

ایسے بچے جو کمر کے بل لیٹنے پر بستر بھگو دیتے ہوں۔ پلسٹیلا

کریئوزوٹم بچوں کے پیشاب نکل جانے کی بہترین دوا ہے اس میں پیشاب کی حاجت اتنی شدید ہوتی ہے کہ مریض پیشاب کرنے کی جگہ تک بھی نہیں پہنچ سکتا۔ اگر اس دوا کو کچھ عرصہ استعمال کیا جائے تو رفتہ رفتہ پیشاب کی حاجت کی تیزی میں کمی آجاتی ہے اور پیشاب کو روکنے کی طاقت بڑھ جاتی ہے۔

بچوں میں سوکھا پن، دمہ، دائمی نزلہ، خاص قسم کے مسے اور وہ عمومی بیماریاں جو سوزاک کے دب جانے کی وجہ سے جسم میں زہریلے رجحان کے طور پر جمی رہتی ہیں میں میڈورائینم فائدہ دیتی ہے۔

اگر اجابت کے وقت آنت کا ایک حصہ باہر نکل آتا ہو۔ میوریٹک ایسڈ

اگر کسی بچے کے فوطے چھوٹے ہوں۔ آیوڈیم ۲۰۰ ہفتے میں دوبار۔ اور اگر کسی بچے کے خصیے نیچے نہ اُتریں۔ تھائیرائیوڈینم ۲۰۰ ہفتہ وار چند خوراکیں۔

بچوں میں فلو کے لئے مندرجہ ذیل نسخہ مفید ہے۔

فیرم فاس، نیٹرم فاس، نیٹرم سلف، میگنیشیم فاس اور کالی میو ملا کر ۱۶ یکس طاقت میں روزانہ تین چار بار۔

پیشوا ہومیو کلینک

ادارہ پیشوا کی زیرنگرانی کام کرنے والا پیشوا ہومیو کلینک اپنے قارئین کی صحت کے متعلق مسائل کے حل کے لئے مقررہ اوقات میں مفت مشورہ کی سہولت پیش کر رہا ہے۔ آج ہی فون کر کے مفت مشورہ حاصل کریں یا براہ راست جواب کے لئے ای میل کریں۔ اگر قارئین پیشوا ملاقات کے متمنی ہوں تو وقت طے کرنا ضروری ہے۔ (تمام ہومیو ادویات تمام دُنیا میں بھیجنے کا انتظام موجود ہے)

اوقات کلینک

پیر تا جمعرات 13.00 PM تا 17.30 PM ---بروز جمعہ 15.30 PM تا 17.30 PM

2. London road , Morden Surrey , SM4 5BQ , U.K

Telephone Number Tel.020.36747909

peshwaltd@gmail.com....www.peshwa.co.uk

وہ بچے جو پڑھ کر سب کچھ بھول جائیں اُنھیں میلنڈ رینم دو تین ماہ چھوٹی طاقت میں ہفتہ میں دو تین بار دینا مفید ثابت ہوتا ہے۔اس کے علاوہ جو بچے کمرہ امتحان میں جا کر سب کچھ بھول جاتے ہوں انھیں ایتھوزا ۱۲۰۰ استعمال کروانی چاہیے۔

خون کی مقدار بڑھانے اور اور بچوں کی عمومی صحت کے لیے کالی فاس ،فیرم فاس اور کلکیر یا فاس ۶ ایکس ملا کر دینا نہایت مفید نُسخہ ہے۔اگر بچہ پیدائشی طور پر کمزور ہو تو اس نُسخہ کے ساتھ سلیشیا ۶ ایکس بھی ملا دینی چاہیے اس طرح پیدائشی کمزوریاں دور کرنے کا بہترین نُسخہ بن جاتا ہے۔

چھوٹے بچوں کے سر پر ہونے والے ایگزیما کے لیے کالی میور مفید ہے۔

بچہ سوتے ہوئے روئے اور کراہے ، بے چینی ہو اور بچہ کپڑا الینا پسند نہ کرے۔ ہائیوسمس

اگر بچے کے پیٹ میں کیڑے ہوں تو بچے کی ناک کے اوپر سخت کھجلی ہوتی ہے اور کنارے زرد ہو جاتے ہیں۔ہونٹوں کے کناروں پر زردی اور بھوک بہت محسوس ہو تو سائنا اور سباڈیلا چوٹی کی دوائیں ہیں۔

اگر چھوٹے بچوں کو بہت شدید قسم کا ایگزیما ہو اور خارش کر کے جسم کو لہولہان کر لیں تو گریفائٹس لیکن اس سے پہلے اگر سلیشیا دی جائے تو مواد باہر نکل آتا ہے اور سلیشیا ٹھیک بھی کر دیتی ہے اور اگر مکمل شفا نہ ہو تو سورائینم یا گریفائٹس دینا چاہیے اور اگر بچوں میں خارش کی وجہ سے بے چینی بہت بڑھ جائے تو آرسنک ۱۰۰۰ نہایت مفید ثابت ہوتی ہے بچوں کو معمولی تکلیفوں اور بخار وغیرہ کی وجہ سے تشنج ہو جائے ،بچوں کو پیچش ہو جائے ایسی پیچش جو لیس دار اور سبز رنگ کی ہو جیسے اس میں گھاس کتر کر ڈالا گیا ہو تو ان علامات میں اولین دوا کیمومیلا اور اپی کاک بھی مفید ہے۔اس دوا میں تکلیفیں گرمی سے بڑھتی ہیں سوائے دانتوں ، چہرے اور جبڑے کو ٹھنڈ سے آرام آتا ہے۔کیمومیلا کی تکلیفیں رات نو بجے سے صبح نو بجے تک اور نٹرم میور کی تکلیفیں صبح نو بجے سے شام نو بجے تک بڑھتی ہیں۔

ایسے بچے جو ضدی ،غصیلے، ذرا ذرا سی بات پر غصہ آسمان پر چڑھ جائے ، بیماری میں سنبھالنا مشکل ہو،کوئی چیز مانگیں لے کر پرے پھینک دیں ،کہیں لے کر جانے پر دھکے ماریں کہ کیوں لے کر آئے ہو اور غصہ کی حالت میں بدتمیز ہو جاتے ہوں تو کیمومیلا مفید ثابت ہوتی ہے۔(کیمومیلا کے مریض کو دوسروں کی تکلیف بہت زیادہ محسوس ہوتی ہے اس کی بیماری اعصاب اور جذبات سے تعلق رکھتی ہے۔ایسے مریض بظاہر بداخلاق لیکن اندرونی طور پر بے انتہا حساس ہوتے ہیں اور نہ ہی خاموش طبع اور سست رو دکھائی دیتے ہیں لیکن معمولی بات پر ایک دم غصہ میں آ جاتے ہیں) یہ دوا اونچی طاقت میں دینا مفید ہے۔

اہم اعلان

پیشوا میں ہومیو پیتھک و دیسی نسخہ جات شائع کرنے کا مقصد خدمت خلق اور قارئین کو علاج بالمثل کے فوائد سے آگاہ کرنا ہے۔کسی بھی ہومیو پیتھک نسخہ یا دیسی ٹوٹکے کو استعمال کرنے سے پہلے کسی مستند ہومیوفزیشن یا حکیم سے مشورہ کرنا ضروری ہے۔بغیر مشورہ کے نسخہ استعمال کرنا نقصان کا باعث بھی ہو سکتا ہے جس کا ادارہ پیشوا ذمہ دار نہیں ہوگا۔

ایڈیٹر رسالہ پیشوا

انڈے کے فوائد

قدرت کی طرف سے عطا کی جانے والی نعمتوں میں ایک قیمتی نعمت انڈا بھی ہے۔انڈا ایک بہترین خوراک ہی نہیں ہے بلکہ انسان کے بدن کو صحت مند رکھنے کے لیے دوا کے طور پر بھی استعمال ہوتا ہے۔ہاف بوائل انڈے کی زردی خون پیدا کرتی ہے۔انڈے میں نوامینو ایسڈ وافر مقدار میں پایا جاتا ہے۔انڈے میں حیاتین الف،دا ور ای پائی جاتی ہے جبکہ حیاتین بی اور سی کی مقدار زیادہ ہوتی ہے۔ انڈے میں مختلف معدنیات کی کثیر تعداد موجود ہوتی ہے ۔انڈے میں میگنیشیم ،پوٹاشیم ،فاسفورس،لوہا،گندھک ،سوڈیم اور کلورین موجود ہوتی ہے اس کے علاوہ تھوڑی تعداد میں تانبا اور آیوڈین بھی پایا جاتا ہے۔انڈے کی زردی میں چکنائی اور کاربوہائیڈریٹس بھی موجود ہوتے ہیں۔انڈے کا استعمال جسمانی کمزوری کا خاتمہ کرتا ہے۔کچا انڈا ایک گلاس دودھ میں ڈال کر پینے سے کمر درد،کمر کی کمزوری اور دوسری کمزوریوں سے چھٹکارا مل جاتا ہے۔اعصاب اور پٹھوں کی کمزوری دور کرنے کے لیے انڈے کی سفیدی نہایت کارآمد ہے۔

AZED&CO
Incorporated Precticing Accountants
Rizwan Azed
B.COM,MBA,AIIA,FSPA

سیلف ایمپلائیڈ،سول ٹریڈر،لمیٹڈ کمپنی اکاؤنٹس،پی سی اوڈرائیور اکاؤنٹس،سیلف ایسیسمنٹ۔
ٹیکس ریٹرن،لمیٹڈ کمپنی فارمیشن۔بک کیپنگ،بجٹ۔بزنس پلان،بزنس سٹارٹ اپ

392 London Road
Mitcham Surrey
London .CR4 4EA

Tel.020 8646 6777
Fax.020 8646 9416
Mob.0786 788 6952

E.Mail. azed@azed.fsbusiness.co.uk

ایک اہم بات

سہ ماہی پیشوا میں شائع ہونے والے تمام اشتہارات خلوص نیت کی بنیاد پر شائع کئے جاتے ہیں۔قارئین اس بارے میں اطمینان کرنے کے بعد اپنی ذمہ داری پر پیش رفت کریں۔ادارہ اس حوالے سے کسی بھی قسم کے لین دین اور نقصان کا ذمہ دار نہیں ہے۔

دارچینی کے فوائد (مرسلہ محمد ثاقب رشید۔لندن)

عصرِ حاضر میں دل کی بیماریوں کی ایک بہت بڑی وجہ مریضوں کے بدن میں کولیسٹرول کی مقدار کا زیادہ ہونا ہے۔کولیسٹرول کے مریض اگر دارچینی پوڈر اور شہد باقاعدگی سے کچھ عرصہ استعمال کریں تو وہ اس مرض سے نجات پاسکتے ہیں۔ایک چائے کا چمچ دارچینی پوڈر اور دو چائے کے چمچ شہد کا آمیزہ صبح شام استعمال کرنا نہایت مفید ثابت ہوتا ہے۔اس آمیزے کو جام یا جیلی کی طرح سلائس پر لگا کر کھائیں یا چپاتی پر یا پانی یا قہوے میں ملا کر پئیں یکساں فائدہ ہوگا۔اس آمیزے کا لگاتار استعمال دل کے دورے سے بچاتا ہے، اتھرائٹس یعنی جوڑوں کے درد کے مریض اگر اس آمیزے کو ایک ماہ استعمال کریں تو درد ختم ہوسکتا ہے، ہڈیوں کا بھربھراپن، معدے کی تکالیف، شوگر، مدافعتی نظام، شدید کمزوری، مثانہ کی انفکیشن اور وزن کم کرنے کے لیے بھی دارچینی اور شہد اکسیر ہے۔

خانقاہ و مدرسہ کا بیوپار

آغا شورش کاشمیری نے لکھا ہے کہ ”یہ بات علی وجہ البصیرت کہی جاسکتی ہے کہ جتنا نقصان اسلام کو اسلام کا لبادہ اوڑھ کر منبر و محراب پر وعظ کرنے والوں نے پہنچایا ہے اتنا اس جماعت نے اسلام کو مجروح نہیں کیا، جو خانقاہ و مدرسہ کے بیوپار سے باہر ہے اور سیدھے سادھے مسلمان کی زندگی بسر کرتی ہے۔ سچی بات تو یہ ہے کہ علماء کی اکثریت دوکانداریوں کا شکار ہے۔ یہ لوگ قرآن وسنت کے تاجر ہیں۔اس میں کلام نہیں کہ ان میں ایسے لوگ بھی ہیں، جن کی ذاتی زندگیاں تقویٰ و دیانت کا پیکر ہیں۔لیکن ایسے لوگ خال خال ہیں، اجتماعاً اس طائفہ میں ایک فرد بھی ایسا نہیں جو کلمۃ الحق کا پشتبان ہو اور مسلمانوں کے موجودہ اسلام کو قرنِ اول کی طرف لے جاسکتا ہو، کسی میں کایا پلٹنے کا بوتا نہیں۔ ہمارے علماء نہ اجتہاد کرسکتے ہیں نہ انہیں فکر و نظر میں کمال حاصل ہے۔ نہ مسائل پر نظر رکھتے ہیں نہ قدیم و جدید کے امتزاج پر قادر ہیں اور نہ کسی ملک وقوم کی تقدیریں پھیر دینے کی صلاحیتوں سے آگاہ ہیں۔ یہ اسلاف کی کاربن کاپیاں ہیں۔اور ان سے نفس اسلام کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ رہا۔افسوس ہے کہ جس رجل رشید کی اسلام کو ضرورت ہے وہ پیدا نہیں ہوا۔شورش آخر میں لکھتے ہیں کہ یہ سارا گھر ہی حسرت تعمیر کے باعث معمار کا منتظر ہے۔“ (ہفت روزہ چٹان ۲۷ جنوری ۱۹۶۴ء صفحہ ۵۵)

سائنس کی مخالفت

اگرچہ اسکولوں کے نصاب میں سائنس ایک لازمی مضمون ہے لیکن بہت کم پاکستانی نوجوان سائنس سیکھنا چاہتے ہیں اور سائنس دان بننے کے خواں تو بہت ہی کم ہیں۔عرصہ دراز سے سائنس کو اتنا خشک مضمون گردانا جاتا ہے کہ اب لوگ سائنس (جو کہ انسان کی سمجھ اور اس کی ترقی کی ضامن ہے) سے نا صرف لاتعلق ہو چکے ہیں بلکہ سائنس کی مخالفت بھی کرتے ہیں۔ ہمارے ہاں سائنس کی بنیادی سمجھ اتنی کم ہے کہ اکثر لوگ ایٹم بنانے کی ٹیکنالوجی کے حصول کو ڈاکٹر عبدالسلام کے معرکہ آراء کام سے (جس پر انہیں نوبل انعام سے نوازا گیا) بہتر سمجھتے ہیں۔ (پرویز ہود بھائی۔ نیا زمانہ ۱۹ دسمبر ۲۰۱۵ء)

انسانوں پر رحم۔ارشادات رسول اللہ ﷺ (تحریر: رانا محمد حسن خاں)

ہمارے حبیب آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ صرف مسلمانوں، تمام انسانوں اور جانوروں کے لیے ہی باعث رحمت نہ تھے بلکہ تمام جہانوں کے لیے رحمت تھے۔ یہ مولویوں کی بنائی ہوئی باتیں ہیں کہ غیر مسلم کافر صرف نفرت کے قابل ہوتا ہے اسے بھٹی میں جلا دیا جائے، اسے گھر میں زندہ جلا دیا جائے، اسے سر عام قتل کر دیا جائے، اس کے بچوں کی گردن کاٹ دی جائے یا ان کا معاشی قتل کر دیا جائے، کافر مستورات کی بے حرمتی کی جائے، اس پر جھوٹے مقدمے بنا کر اسے قید کروا دیا جائے اور جنہیں کافر خیال کیا جائے انہیں دوران عبادت قتل کر دیا جائے۔ مولویوں کا یہ خیال بھی غلط ہے کہ سب کفار جہنم میں جائیں گے۔ دراصل جس طرح کے اعمال انسان اس دنیا سے لیکر جائیگا اسی کے مطابق اللہ تعالیٰ سلوک فرمائے گا۔ لیکن اس کا رحم وہ عظیم سمندر ہے جس کا کوئی کنارا نہیں ہے۔ اس کی مخلوق سے رحم کرنے والے انسان اس سمندر سے خوب فیض یاب ہوں گے۔ انشاء اللہ۔ درج ذیل چار مقدس احادیث میں تمام انسانوں پر رحم کرنے کا ذکر ہے۔

حضرت جریر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "**لا یرحم اللّٰہ من لا یرحم الناس۔**" ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں فرماتا جو انسانوں پر رحم نہیں کرتا۔'' (بخاری کتاب التوحید، باب قل اعوذ باللہ، حدیث ۶۹۴۱)

حضرت انسؓ اور حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "**الخلق کلھم عیال اللّٰہ احبھم الیہ انفعھم لعیالہ۔**" ترجمہ: ''مخلوق ساری کی ساری اللہ کا کنبہ ہے، اس میں وہ شخص اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہے جو اس کے کنبہ کو زیادہ نفع پہنچائے۔'' (المعجم الکبیر۔ حدیث نمبر ۱۰۰۵۳)

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "**الراحمون یرحمھم الرحمٰن، ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماءِ۔**" ترجمہ: ''رحم کرنے والوں پر اللہ رحم فرماتا ہے (لہٰذا) زمین والوں پر رحم کرو، آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔'' (ترمذی کتاب البر والصلۃ باب فی ما جاء فی رحمۃ الناس۔ حدیث ۱۹۲۴)

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم ہرگز ایمان والے نہیں ہو سکتے جب تک کہ تم رحم نہ کرو۔'' فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم میں سے ہر شخص رحم کرتا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس سے وہ رحم اور ہمدردی مراد نہیں ہے جو تم میں سے کوئی اپنے قریب کے آدمی کے ساتھ کرتا ہے، یہاں اُس رحمت کا ذکر ہے جو تمام انسانوں کے ساتھ ہوتی ہے۔ **ولکن رحمۃ الناس عامۃ۔**" (مجمع الزوائد باب رحمۃ الناس۔ حدیث ۱۳۶۷۱)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کے کنبے پر رحم و لطف کی توفیق دے تا کہ وہ ہمارے گناہوں سے صرف نظر کرے اور اپنے پیار اور رحم کی انمول سوغات ہماری جھولی میں ڈال دے۔ آمین یا ربّ العالمین۔

عبید اللہ علیم

اردو زبان کے عظیم شاعر عبید اللہ علیم ۱۲ جون ۱۹۳۹ء کو ہندوستان کے علاقے بھوپال میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۵۲ء میں وہ اپنے والدین کے ہمراہ پاکستان آ گئے۔ ۱۹۶۹ء میں انہوں نے کراچی یونیورسٹی سے اردو میں ایم اے پاس کیا اور موصوف نے ریڈیو اور ٹیلی ویژن پروڈیوسر کی حیثیت عملی زندگی کا آغاز کیا۔ عبید اللہ علیم نے پہلی شادی محترمہ نگار یاسمین صاحبہ سے ۱۹۷۰ء میں کی تھی۔ ۱۹۹۰ء کے آخر میں محترمہ تحسین فاطمہ صاحبہ سے نکاح کیا۔ عبید اللہ علیم کی خوبصورت شاعری کی پہلی کتاب چاند چہرہ ستارہ آنکھیں ۱۹۷۴ء میں شائع ہوئی۔ اس کتاب کو پاکستان کے سب سے بڑے ادبی ایوارڈ ''آدم جی'' سے نوازا گیا۔ ۱۹۷۸ء تک پاکستان ٹیلی ویژن کارپوریشن کے چیئرمین رہے۔ ۱۹۸۶ء میں ان کی دوسری کتاب ''ویران سرائے کا دیا'' شائع ہوئی۔ ان کا ایک اور شعری مجموعہ ''نگار صبح کی امید'' بھی شائع ہوا۔ ان تینو مجموعہ ہائے کلام پر مشتمل ان کی کلیات ''یہ زندگی ہے ہماری'' کے نام سے شائع ہو چکی ہے۔ ان کی دو نثری تصانیف ''کھلی ہوئی ایک سچائی'' اور ''میں جو بولا'' کے نام سے شائع ہو چکی ہیں۔ مارچ ۱۹۹۷ء کو انہیں ہارٹ اٹیک ہوا۔ علاج معالجہ سے ٹھیک ہو گئے اور فضل عمر اسپتال ربوہ سے کراچی ناظم آباد میں اپنی رہائش گاہ تشریف لے آئے۔ ۱۸ مئی ۱۹۹۸ء کو آسمانِ ادب پر چمکتا ہوا یہ سورج ڈوب گیا۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ اس عظیم شاعر کی تدفین اسٹیل مل کے قریب رزاق آباد میں باغ احمد نامی قبرستان میں ہوئی۔

مرحوم عبید اللہ علیم کی شاعری نے پوری دنیا میں دھوم مچا دی تھی۔ نامور گلوکاروں نے ان کی خوبصورت غزلوں کو گا کر خوب داد تحسین سمیٹی ہے۔ اگر کہا جائے کہ عبید اللہ علیم کی صورت میں مرزا اسد اللہ غالب کا دوبارہ جنم ہوا ہے تو غلط ہوگا۔ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ غالبؔ اور میرؔ بہت بڑے شاعر تھے اور علیم بھی اپنے دور کے منفرد استاد شاعر ہیں۔ علیم کو خود بھی اندازہ تھا کہ شاید کچھ لوگ مجھے غالب اور میر کے کی سطح کا شاعر سمجھیں، علیم کے درج ذیل شعر سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ کوئی عام شاعر نہ تھے

جو کچھ بھی ہوں مَیں اپنی ہی صورت میں ہوں علیمؔ غالبؔ نہیں ہوں، میرؔ و یگانہؔ نہیں ہوں میں

عبید اللہ علیم کی شاعری ان کے ہم عصر شعراء کرام کی شاعری سے بہت اعلیٰ تھی۔ عبید اللہ علیم کی شاعری سچائی کے بلند ترین مقام پر نظر آتی ہے۔ ان کی شاعری میں عامیانہ خیالات تلاش کرنے سے بھی نہیں ملتے۔ ان کی شاعری میں مذہبی، قومی، معاشرتی، سیاسی اور سائنسی مضامین بھی ملتے ہیں۔ علیم نا صرف بہترین شاعر تھے بلکہ ہنس مکھ اور اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔ علیم امریکہ، برطانیہ، جرمنی جہاں بھی گئے اپنی یادوں کے دل کش ان مٹ نقوش اپنے مداحوں کے دلوں پر نقش کر گئے۔ علیم مجالس کی جان تھا۔ ان کی مجالس میں شعر و شاعری کے علاوہ ہر قسم کی علمی گفتگو کے لیے مشہور تھیں۔ انسانوں کے دکھوں کا مداوا کرنے کے لیے ہر وقت تیار رہتے تھے۔ علیم کا ایک اعلیٰ ترین وصف اللہ تعالیٰ سے بے حد محبت اور اس پر توکل تھا۔ یہ توکل ہی تو تھا کہ انہوں نے اعلیٰ ترین عہدے کو مذہبی طور پر حراساں کیے جانے پر لات ماردی۔ علیم کہتے ہیں

زمین جب بھی ہوئی کربلا ہمارے لیے تو آسمان سے اُترا خُدا ہمارے لیے

اللہ تعالیٰ عبید اللہ علیم کو اپنے رحم کی گود میں بٹھائے اور ان کے درجات بلند کرتا چلا جائے۔ آمین یا ربّ العالمین۔

(نمونہ کلام عبید اللہ علیم ۔ انتخاب ادارہ پیشوا)

کھلا کہ عشق نہیں ہے کچھ اور اس کے سوا
رضائے یار جو ہو اپنا حال کر رکھنا

اسی کا کام ہے فرشِ زمیں بچھا دینا
اسی کا کام ستارے اچھال کر رکھنا

ہے یقیں مجھ کو کہ سیارے پہ ہوں
آدمی رہتے ہیں ستاروں کے بیچ

اک وہم ہے یہ دُنیا اس میں
کچھ کھوؤ تو کیا کچھ پاؤ تو کیا

ہے یوں بھی زیاں اور یوں بھی زیاں
جی جاؤ تو کیا مر جاؤ تو کیا

عزیز اتنا ہی رکھو کہ جی سنبھل جائے
اب اس قدر بھی نہ چاہو کہ دم نکل جائے

میرے بچوں کو اللہ رکھے ان تازہ ہوا کے جھونکوں نے
مَیں خُشک پیڑ خزاں کا تھا مجھے کیسا برگ و بار دیا

کوئی دُھن ہو مَیں تیرے گیت ہی گائے جاؤں
درد سینے میں اُٹھے شور مچائے جاؤں

تیرے پیار میں رُسوا ہو کر جائیں کہاں دیوانے لوگ
جانے کیا کیا پوچھ رہے ہیں یہ جانے پہچانے لوگ

جیسے تمہیں ہم نے چاہا ہے کون بھلا یوں چاہے گا
مانا اور بہت آئیں گے تم سے پیار جتانے لوگ

چاند کا دشت بھی آباد کبھی کر لینا
پہلے دُنیا کے یہ اجڑے ہوئے گھر تو دیکھو

ٹوٹ جائیں نہ کہیں پیار کے نازک رشتے
وقت ظالم ہے ہر اک موڑ پہ ٹکرائے گا

خیال و خواب ہوئی ہیں محبتیں کیسی
لہُو میں ناچ رہی ہیں یہ وحشتیں کیسی

نہ شب کو چاند ہی اچھا نہ دن کو مہر اچھا
یہ ہم پہ بیت رہی ہیں قیامتیں کیسی

مَیں کس کے نام لکھوں جو الم گزر رہے ہیں
مرے شہر جل رہے ہیں مرے لوگ مَر رہے ہیں

کوئی اور تو نہیں ہے پسِ خنجر آزمائی
ہمیں قتل ہو رہے ہیں ہمیں قتل کر رہے ہیں

کھلا یہ راز کہ آئینہ خانہ ہے دُنیا
اور اس میں مجھ کو تماشا بنا گیا اک شخص

سخن میں سہل نہیں جاں نکال کر رکھنا
یہ زندگی ہے ہماری اسے سنبھال کر رکھنا

اک خواب تھا اور بجھ گیا آنکھوں ہی میں اپنی
اب کوئی پکارے مرے شاعر تو مجھے کیا

غالبؔ سے کسی نے پوچھا جوتا مذکر ہوتا ہے یا مؤنث؟ تو جواب ملا ”اگر زور سے پڑے تو مذکر اور اگر آہستہ لگے تو مؤنث۔“

☆ بچپن میں مرزا اسد اللہ خان غالبؔ ایک بار محلّہ میں کھیل رہے تھے کہ ایک بچے نے کہا ”رکو رکو بزرگ کو گزرنے دو۔“ غالب اس شخص کو دیکھ کر بولے ”یہ بزرگ تھوڑی ہے یہ تو بوڑھا ہے۔“

بارود کی جیکٹ

کیسی بخشش کا سامان ہوا پھرتا ہے
شہر سارا ہی پریشان ہوا پھرتا ہے

ایک بارود کی جیکٹ اور نعرہ تکبیر
راستہ خُلد کا آسان ہوا پھرتا ہے

کیسا عاشق ہے تیرے نام پہ قربان ہے مگر
تیری ہر بات سے انجان ہوا پھرتا ہے

شب کو شیطان بھی مانگے ہے پناہیں جس سے
صبح وہ صاحب ایمان ہوا پھرتا ہے

ہم کو جکڑا ہے یہاں جبر کی زنجیروں نے
اب تو یہ شہر ہی زندان ہوا پھرتا ہے

جانے کب کون کسے مار دے کافر کہہ کر
شہر کا شہر مسلمان ہوا پھرتا ہے

جلیل حیدر لاشاری۔ملتان

”مولوی کی جان آخر کیا کرے“

(طارق احمد مرزا۔آسٹریلیا)

بے خُدا انسان آخر کیا کرے
بے لقاء وجدان آخر کیا کرے

جس طرف دیکھیں نظر آتا ہے وہ
دیدہءِ حیران آخر کیا کرے

اُس کے حسنِ لَم یَزل کے سامنے
لؤلؤ و مرجان آخر کیا کرے

عقل نے تو کہہ دیا کہ ہوش کر
دل تو ہے نادان آخر کیا کرے

آپ کا کہنا بجا ، لیکن یہاں
آپ کا فرمان آخر کیا کرے

آپ کے قابو میں تو کچھ بھی نہیں
آپ کا اعلان آخر کیا کرے

کُفر کے فتوے نہ بیچے تو بھلا
مولوی کی جان آخر کیا کرے

”دینِ مُلّا فی سبیلِ اللہ فساد“
دَنگ ہے شیطان آخر کیا کرے

بیگناہوں پہ زمیں تنگ ہو چکی
”ارضِ پاکستان“ آخر کیا کرے

زلزلے پہ آ رہا ہے زلزلہ
شہر آواران آخر کیا کرے

خُشک سالی اور فصلِ بے ثمر
سعیِ دہقان آخر کیا کرے

بیکراں دشتِ جنوں ، تنہا سفر
یہ سر و سامان آخر کیا کرے

ہے فصیلِ شہرِ دل زیر و زبر
عقل کا دربان آخر کیا کرے

روک ڈالا گردشِ ایّام کو
یاد کا طوفان آخر کیا کرے

دل تو ہے منّت کشِ دوا لیکن
دردِ بے درمان آخر کیا کرے

آپ کا جی موہ لینے کے لئے
بندہءِ بے جان آخر کیا کرے

مَر کے طارق ہو گئے ہم تو امَر
عِشق میں اِنسان آخر کیا کرے

’’کچھ کر کے دِکھا دو دربانوں‘‘

کسی کی جھوٹی ڈگری ہے — کسی پہ بنک کی ڈگری ہے
کسی کی مذہبی پگڑی ہے — کسی کی پیٹھ تگڑی ہے
کوئی قابض زمینوں کا — کوئی ہے سردار کمینوں کا
کوئی عاشق حسینوں کا — کوئی بھگوڑا مہینوں کا
کوئی دیس لٹیرا ہے — کسی کا باپ وڈیرا ہے
ان سب کا سامنے چہرہ ہے — جو تیرا ہے نہ میرا ہے
یہ داعی سارے دیس کے — ساکن سب پردیس کے
بہروپ کئی ہیں بھیس کے — شائق ہیں کچھ ریس کے
یہ سارے تمہیں الجھاتے ہیں — ووٹوں کے لیے للچاتے ہیں
سب مال تمہارا کھاتے ہیں — اور تم پر ہی غرّاتے ہیں
ان سب کا ہے بس ایک علاج — ہوں مبتلاء یہ اختلاج
اور ختم کرو ان سب کا راج — تب ٹھیک ہو گا ان کا مزاج
لیکن یہ ممکن ہی نہیں — کوشش تم نے کی ہی نہیں
غیرت کی مے پی ہی نہیں — لعنت ان پر کی ہی نہیں
پھر کل بھی کل ہی جیسا ہے — وہ جیتے گا جو بھینسا ہے
یا جس کی جیب میں پیسہ ہے — دستور ہی یاں بس ایسا ہے
جب غور نہیں کچھ کرنے کا — بس شوق ہے بھوکے مرنے کا
کیا فائدہ ایسے دھرنے کا — دامن کانٹوں سے بھرنے کا
نکلے نہ اگر تم گھر سے اب — تو چھن جائے گا سب کا سب
کیا ہوش میں آؤ گے تب — یہ ملک ہی بِک جائے گا جب
بس اٹھ بھی چکو اب حیرانوں — اور نیند سے جاگو نادانوں
اے شمع وطن کے پروانوں — کچھ کر کے دکھا دو دربانوں
اے کاش سویرا ہو جائے — سب دور اندھیرا ہو جائے
برباد وڈیرا ہو جائے — خوش حال ڈیرا ہو جائے

(فیروز برہان پوری۔کراچی)

۔۔۔یہ کافر ہے۔(شکیل جعفری)

جو ہم کہتے ہیں یہ بھی کیوں نہیں کہتا ، یہ کافر ہے
ہمارا جبر یہ ہنس کر نہیں سہتا ، یہ کافر ہے
یہ انسان کو مذاہب سے پرکھنے کا مخالف ہے
یہ نفرت کے قبیلوں میں نہیں رہتا ، یہ کافر ہے
بہت بے شرم ہے یہ ماں جو مزدوری کو نکلی ہے
یہ بچہ بھوک اک دن کی نہیں سہتا ، یہ کافر ہے
یہ بادل ایک رستے پر نہیں چلتے یہ باغی ہیں
یہ دریا اس طرف کو کیوں نہیں بہتا ، یہ کافر ہے
ہیں مشرک یہ ہوائیں روز یہ قبلہ بدلتی ہیں
گھنا جنگل انہیں کچھ بھی نہیں کہتا ، یہ کافر ہے
یہ تتلی فاحشہ ہے پھول کے بستر پر سوتی ہے
یہ جگنو شب کے پردے میں نہیں رہتا ، یہ کافر ہے
شریعاً تو کسی کا گنگنانا بھی نہیں جائز
یہ بھنورا کیوں بھلا پھر چُپ نہیں رہتا ، یہ کافر ہے

’’بربطِ دِل کے تار ٹوٹ گئے‘‘ (فیض احمد فیضؔ)

ہیں زمیں بوس راحتوں کے محل
مٹ گئے قصہ ہائے فکر و عمل
بزمِ ہستی کے جام پھوٹ گئے
چھن گیا کیف کوثر و تسنیم
زحمتِ گریہ و بکا بے سود
شکوہ بخت نارسا بے سود
ہوچکا ختم رحمتوں کا نزول
بند ہے مدتوں سے بابِ قبول
بے نیاز دُعا ہے ربِّ کریم

دِل کی آرزو

محبت کے متوالو نسیمِ سحر چلنے والی ہے
جگ سے اندھیر نگری اُٹھنے والی ہے
مسیحؑ کے دِیوانوں کا راج ہو گا ہر طرف
ظالم دجّال کی حکومت مِٹنے والی ہے
بہت ہو چکیں ظلم کی داستانیں رقم
اب خُدا کی لاٹھی برسنے والی ہے
مومنوں گڑگڑا کر مانگو دُعائیں خُدا سے
رحمتوں کی بارش برسنے والی ہے
ہو گا انسانیت سے بے پناہ پیار
نفرت کی اندھی آگ بُجھنے والی ہے
کہیں ڈگمگا نہ جائے پائے ثبات
شش جہت صدائے اَمن بکھرنے والی ہے
خوش ہو جا تُو بھی حسنؔ خُدا کے لئے
تیرے دِل کی آرزو حقیقت بننے والی ہے

رانا محمد حسن خاں

بقایا: آوارگانِ دشتِ خار

''مولانا'' شیرانی بمقابلہ اشرفی

''مولانا'' اشرفی نے کہا ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کے اجلاس میں میرے سوالات کرنے پر ''مولانا'' شیرانی نے اجلاس کے بعد میرا گریبان پھاڑ ڈالا ، بٹن توڑ دیے اور شیرانی نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر زدوکوب کیا۔ شیرانی نے کہا ہے کہ ہم نے صرف رستہ صاف کرایا تھا، اشرفی اور زاہد محمود قاسمی نے ہنگامہ آرائی کی، نازیبا الفاظ استعمال کیے اور شور شرابہ کیا۔ کونسل کے رکن پیر سعید گجراتی کا کہنا تھا کہ شیرانی نے اشرفی پر تشدد کیا۔

یہ ہے مولوی کرتوت۔ یہ دونوں مولوی اسلامی نظریاتی کونسل کے سربراہان ہیں۔ یہ لڑاکے حواس باختہ اور اخلاق سے عاری مولوی پاکستانی قوم کو اسلام کے محاسن چیخ چیخ کر بتاتے ہیں اور ان کی اپنی حالت زار گدھے سے بھی بدتر ہے۔ جس طرح گدھے کی دم کے نیچے کانٹا چبھ جائے تو وہ دولتیاں مار مار کر خود کو مزید زخمی کر لیتا ہے اسی طرح یہ کانٹا چبھے مولوی نہ صرف خود کو لہولہان کر رہے ہیں بلکہ پوری قوم کو کو ٹانگیں مار مار کر لہولہان کر رہے ہیں۔ (ٹی رپورٹ۔ جنگ اور دوسرے اخبارات۔ ۲۹ دسمبر ۲۰۱۵ء)

کدّو متجر ایک مچھلی متجر

مولوی اشرف علی تھانوی مدعیانِ قرآن دانی کے متعلق لکھتے ہیں:۔

''یہ تو ان نااہلوں کا محض دعویٰ ہی دعویٰ ہے کہ ہم قرآن کو سمجھتے ہیں اور تفسیر کر سکتے ہیں ان کے لیے ذوق سلیم اور فہم سلیم کی ضرورت ہے اور وہ پیدا ہوتا ہے تقویٰ سے اور بدون تقویٰ کے نور فہم کہاں نصیب گو نظر بھی وسیع ہو اس وسعت نظر اور عمق فہم پر میرے ایک دوست نے عجیب بات کہی تھی کہ متجر کی دو قسمیں ہیں ایک کدّو متجر ایک مچھلی متجر۔ کدّو تو دریا کے تمام سطح پر پھر جاتا ہے مگر اس کو یہ خبر نہیں کہ دریا کے اندر کیا ہے اور ایک مچھلی ہے کہ عمق میں پہنچتی ہے گو تمام دریا پر نہ تیرے۔ سو یہ آج کل کے مدعی کدّو متجر ہیں اوپر پھرتے ہیں اندر کی خاک خبر نہیں جیسے ایک انگریز نے دعویٰ کیا تھا کہ ہم اردو جانتا ہے اور میرؔ کے اس شعر کی شرح کی تھی شعر یہ ہے

ہم ہوئے تم ہوئے کہ میرؔ ہوئے
اس کی زلفوں کے سب اسیر ہوئے

شرح یہ کی کہ ہم اور تم اور انڈیا کا ایک بڑا آدمی یہ میر کا ترجمہ ہوا، سب اس کے بالوں میں پھنس کر جیل کھانے (خانہ) چلا گیا۔ بعض مصنفین نے قرآن کی بعض آیات کی تفسیر کو نجوم کے اصول پر مبنی کیا ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ تفسیر بیان القرآن ایسی سب باتوں سے پاک ہے۔''

(ملفوظات حکیم الامت جلد ۳ ملفوظ ۹۶ صفحہ ۸۰)

مولوی مودودی کی کتابیں

مولوی مودودی مرحوم کی اسلام کے لیے کی گئی خدمات کے صلہ میں ۱۹۷۹ء میں کنگ فیصل فاؤنڈیشن نے پہلا کنگ فیصل ایوارڈ دیا تھا، دو لاکھ امریکی ڈالر اور ۲۰۰ گرام وزن کا طلائی تمغہ بھی عنایت کیا تھا۔ اب ۲ دسمبر ۲۰۱۵ء کو ان کی وہ کتب جو اس ایوارڈ کا باعث بنی تھیں ان پر سعودی عرب میں فوری طور پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ مودودی کی بیس کتابوں، اخوان المسلمین کے بانی حسن البنا، سید محمد قطب اور قطر کے یوسف القراروی کی ۸۰ کتب پر پابندی عائد کر دی ہے۔ تمام سعودی اسکولوں، لائبریریوں اور ریسورس سینٹرز کو حکم دیا گیا ہے کہ ''دو ہفتے کے اندر ان مصنفین کی کتابیں وزارت تعلیم میں جمع کرا دیں ورنہ تادیبی کاروائی ہوگی۔'' ان سب کے ساتھ کبھی سعودی حکمرانوں کے ساتھ یارانے تھے۔ افغانستان میں روس کی آمد کے وقت جماعت اسلامی اور سعودی عرب یک جان دو قلب تھے۔ یقیناً وہ ہیرو جنہیں انسانی ہاتھوں سے بنایا جاتا ہے وہ ایک دن ضرور زیرو ہو جاتے ہیں۔ بنگلا دیش میں قبل ازیں ۲۰۱۰ء میں مولانا مودودی کی تمام کتب کو ۲۷۰۰۰ لائبریریوں سے اٹھا دی گئی تھیں۔ یاد رہے مولوی مودودی اور مولوی اشرف علی تھانوی کا ترجمہ قرآن و تفسیر آپس میں بے حد مماثلت رکھتے ہیں۔ اور یہ دونوں مولوی خود کو فرشتے خاں سمجھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ قوم کو نام کے فرشتوں سے بچائے۔ آمین۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

فالج کا حملہ: ہر سال انگلینڈ میں ایک لاکھ دس ہزار افراد فالج کا شکار ہوتے ہیں۔ ۹۹۹ پر فالج کے حملے کی فوراً اطلاع دینی ضروری ہے کیونکہ فالج کا حملہ ہونے کے بعد فوری طور پر طبی امداد نہ ملنے کی صورت میں مریض کے ہر منٹ پر دوملین اعصابی خلیے ضائع ہوتے رہتے ہیں۔ اگر فالج کا علاج نہ کرایا جائے تو معذوری عمر بھر کا روگ بن جاتی ہے۔ فالج کی علامات ظاہر ہوتے ہی ۹۹۹ پر فون کرنا چاہیے۔ فالج کی علامات کچھ اس طرح ظاہر ہوتی ہے۔ چہرے کے فالج میں چہرہ ایک طرف لٹک جاتا ہے، ہاتھ اور ٹانگ کا اٹھایا نہ جانا، بولنے میں دشواری یا کسی بدن کے حصے کا شل ہو جانا۔ اگر تین گھنٹے کے اندر اندر جلد سے جلد اسپتال مریض پہنچ جائے تو اسے معذور ہونے سے بچانا ممکن ہوسکتا ہے۔

ہماری کائنات: ۱۵ ارب سال قبل جو بڑا دھماکہ بگ بین ہوا تھا اس کی صدائے بازگشت آج بھی خلا میں گونج رہی ہے۔ اس دھماکے کے نتیجے میں کائنات بننے کا آغاز ہوا۔ کائنات کا پھیلاؤ ابھی تک جاری ہے۔ سائنس دانوں کا خیال تھا کہ کائنات کے پھیلاؤ کی رفتار میں کمی آتی جائے گی مگر حیرت انگیز طور پر کائنات کے پھیلاؤ کی رفتار بڑھ گئی ہے۔

ہماری زمین جس نظام شمسی میں ہے ملکی وے گلیکسی کہلاتی ہے۔ زمین سے مشابہ آٹھ سیارے دریافت ہو چکے ہیں۔ جن پر پانی اور حیات کا امکان ہے۔ اگر ہم روشنی کی رفتار یعنی تین لاکھ کلومیٹر فی سیکنڈ سے سفر کریں تو اپنے نظام شمسی کے قریب ترین سیارے تک پہنچنے میں چار سال لگیں گے۔ جس طرح کی ہماری کہکشاں ہے ایسی پانچ ارب کہکشائیں موجود ہیں۔ صرف ہماری کہکشاں میں زمین کے حجم کے برابر دوسو بلین سیارے ہیں۔

مسلمانوں کے مدارس: روزنامہ امت یکم نومبر ۲۰۱۵ء کے مطابق برطانیہ میں مسلمانوں کے مدارس قادیانی جماعت (احمدیہ جماعت) کے کنٹرول میں دینے کی سازش شروع کر دی گئی ہے۔ قادیانی لارڈ (احمدی لارڈ) احمد طارق نے نائب وزیر برائے انسداد دانتہا پسندی کا چارج سنبھالتے ہی مسلمانوں کے خلاف گھیرا تنگ کر دیا۔ (احمد طارق فیتھ منسٹر بھی ہیں) مسلمانوں کے اسکولوں، مساجد، مدارس اور فلاحی تنظیموں کی کڑی نگرانی اور ان کے نصاب کو قادیانی جماعت کے تابع کرنے کی خاطر چالیس صفحات پر مشتمل حکمت عملی تیار کر کے پارلیمنٹ میں پیش کر دی گئی ہے۔ اس حکمت عملی کا نام کاؤنٹر ٹیررازم اسٹریٹجی رکھا گیا ہے۔ ایک انٹرویو میں انہوں نے کہا ہے کہ اس پالیسی کا مقصد مسلمان اور دوسری تنظیموں کے انتہا پسند طبقوں کو کنٹرول کرنا ہے۔

یاد رہے جرمنی کے کچھ صوبوں میں جماعت احمدیہ عالمگیر ایسا نصاب تیار کر رہی ہے جسے مسلمان بچوں کو اسکولوں میں پڑھایا جائے گا۔ **''بدلتا ہے رنگ آسماں کیسے کیسے''**

حیرت کی بات ہے کہ جرمنی اور برطانیہ میں اُن احمدیوں کے اسلام کو صحیح اسلام سمجھا گیا ہے جنہیں نام نہاد مسلمان کافر کہتے ہیں۔ حقیقت یہی ہے کہ مولوی حقیقی اسلام سے نابلد ہیں یہ فقط مُرمُروں کے تھیلے ہیں۔

> چوں بسے ابلیس آدم روئے ہست　　پس بہر دستے نشاید داد دست
>
> چونکہ بہت سے شیطان انسانی چہرے کے ہیں اس لیے ہر ہاتھ میں ہاتھ نہ پکڑانا چاہیے۔ (مولانا رومؒ)

مکہ کلاک ٹاور: مکہ معظمہ میں داخل ہونے پر سب سے پہلے نظر آنے والا مکہ کلاک ٹاور اٹھارویں صدی کی یادگار خلافت عثمانیہ عیاد قلعہ کو ۲۰۰۲ء میں ڈھا کر تعمیر کیا گیا تھا۔ یہ خوبصورت عمارت مسجد حرام کے صحن کے بالکل متصل واقع ہے۔ دنیا کے بلند ترین ٹاوروں میں اس کا نمبر چوتھا ہے۔ مکہ کلاک ٹاور کی اونچائی ایک ہزار نو سو بہتر فٹ ہے یا چھ سو ایک میٹر ہے۔ یہ مینار ۷۶ منزلہ وسیع و عریض عمارت ہے۔ اس عمارت میں ایک مسجد، عجائب گھر، ایک فائیو اسٹار ہوٹل، موسیقی مشاہدے کا ادارہ، وسیع الجہت مال، تجارتی مراکز اور دفاتر کا ایک شہر موجود ہے۔ اس شاندار عمارت کا معمار و مہندس جرمن ماہر فن تعمیر محمد بوڈور سچ ہے۔ اس عمارت کو سعودی عرب کی نمبرون تعمیراتی کمپنی بن لادن نے تعمیر کیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس عمارت کی تعمیر اس کمپنی نے مفت کی ہے۔ اس عمارت کی ساری آمدنی حرم کے لیے مختص ہے۔ اس شاندار عمارت کی تعمیر پر ۱۵ بلین امریکی ڈالر لاگت آئی ہے۔

طباقی کتا۔ ہندوؤں میں جس تھالی میں کھایا جاتا تھا اس کو کتے کے چاٹنے کے لیے رکھ دیا جاتا تھا۔ جو کتا یہ کام کرتا تھا اسے طباقو کتا کہتے تھے۔ ایسی عورتیں بھی طباقو کہلاتی تھیں جن کو ادھر ادھر کھانے کا لالچ ہوتا تھا۔ پیٹ کے پجاری پنڈتوں و مولویوں کو بھی طباقو کہنے میں کوئی مضائقہ نظر نہیں آتا۔

شیش محل کا کتا: وہ کتے جو محلے میں کسی غیر کتے کو نہیں دیکھ سکتے بے طرح اس کے پیچھے بھاگتے ہیں اور اپنی حدوں سے باہر نکال کر دم لیتے ہیں انہیں محاورے میں شیش محل کا کتا کہتے ہیں نام نہاد مولوی بھی کسی کو اپنی مساجد میں آنے نہیں دیتے۔

کفر سے بھی بدتر: مولانا عبید اللہ سندھی نے کہا تھا کہ

”یہ گھروندے جو تم نے بنا رکھے ہیں اور انہیں تم فلک الافلاک سے بلند سمجھتے ہو یہ گھروندے زمانہ کے لحاظ سے اب بچ نہیں سکتے۔ تمہارا تمدن، تمہارا سماج، تمہارے افکار، تمہاری سیاست اور تمہاری معاشرت سب کھوکھلی ہو چکی ہے۔ تم اسے اسلامی تمدن کہتے ہو لیکن اس تمدن میں اسلام کا کہیں شائبہ بھی نہیں۔ تم مذہب کا نام لیتے ہو لیکن یہ مذہب محض تمہاری ہٹ دھرمی کا نام ہے۔ مسلمان بنتے ہو تو اسلام کو سمجھو یہ اسلام جسے تم اسلام کہتے ہو یہ کفر سے بھی بدتر ہے۔ تمہارے امیر جاہ پرست ہیں، حکمران شہوات میں پڑے ہیں اور غریب طبقے توہمات کا شکار ہو رہے ہیں۔ بدلو! ورنہ زمانہ تمہارا نشان بھی نہ چھوڑے گا۔ سنبھلو۔ ورنہ مٹا دیے جاؤ گے۔“ (مولانا عبید اللہ سندھی۔ حالات زندگی، تعلیمات اور سیاسی افکار از پروفیسر محمد اسلم شائع کردہ سندھ ساگر اکادمی۔ لاہور صفحہ ۳۰ پرنٹر پبلشر شیر محمد اختر لاہور)

بھٹے کھائیں جان بنائیں: مکئی کے ننھے دانے میں وٹامن بی ون اور بی فائیو موجود ہوتے ہیں جو جسمانی توانائی فراہم کرنے کے علاوہ نئے خلیات بنانے میں بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ وٹامن سی بھی مکئی کے دانوں میں وافر مقدار میں موجود ہوتی ہے۔

بوجھ اٹھانے والے گدھے اور بیل آدمیوں کو ستانے والے انسانوں سے بہتر ہیں۔ شیخ سعدیؒ

گلی میں سے گزرتے ہوئے ایک شخص نے اپنے ساتھی سے کہا۔۔۔۔ کیسے بے ایمان ہو گئے لوگ۔۔۔۔ آج گوالا مجھے سو روپے کا جعلی نوٹ دے گیا۔ کہاں ہے وہ سو کا نوٹ؟ ساتھی نے پوچھا۔ وہ تو میں نے سبزی والے کو دے دیا۔

مولوی ظفر علی خان اور انگریزوں کی ثنا خوانی (مرسلہ: منیر احمد مجوکہ۔لندن)

قادر الکلام شاعر، برصغیر کے مشہور و معروف اردو اخبار ''زمیندار'' کے ایڈیٹر مولوی ظفر علی خان صاحب انگریزوں کے اس قدر خیر خواہ اور وفادار تھے کہ وہ بلا تفریق رنگ و نسل اور بلا امتیاز مذہب و ملت برصغیر کے تمام لوگوں کو روزانہ انگریزوں کی خیر خواہی اور جانثاری کی تلقین فرماتے تھے۔اس فرض کو بلا ناغہ پورا کرنے کے لیے جناب نے درج ذیل بیش قیمت شعر کو کثیر الاشاعت اخبار روزنامہ زمیندار کی پیشانی کی زینت بنادیا

تم خیر خواہ دولت برطانیہ رہو
سمجھیں جناب قیصر ہند اپنا جانثار

مولوی صاحب کا یہ شعر عرصہ دراز تک ان کے اخبار زمیندار کی پیشانی کو چار چاند لگاتا رہا۔بطور نمونہ مولوی صاحب کے چند اشعار ملاحظہ فرمائیں

قریب جشن شاہ جارج کا ہے دہلی میں
شکوہ بکرمی و اکبری وقار بھی دیکھ
سنا ہے تُو نے سلیماں کے تخت کا قصہ
تُو ہند میں شہء انگلینڈ کا گزار بھی دیکھ
حدیث عاشق و معشوق تو سنی برسوں
تعلقات رعایا و شہر یار بھی دیکھ

(اخبار زمیندار ۹ نومبر ۱۹۱۱ء)

کہا جو لاکھوں نے مل کر کہ گاڈ سیو دی کنگ
مَلک کہیں گے فلک پر، گاڈ سیو دی کنگ

(اخبار زمیندار ۲۹ نومبر ۱۹۱۱ء)

عالم میں شاہ جارج کا اونچا علم رہے
قائم ہر ملک میں جاہ و حشم رہے

(اخبار زمیندار ۹ دسمبر ۱۹۱۱ء)

جھکا فرط عقیدت سے مرا سر
ہوا جب تذکرہ کنگ ایمپرر کا
جلالت کو ہے کیا کیا ناز اس پر
کہ وہ شہنشاہ ہے بحر و بر کا
زہے قسمت جو ہو اک گوشہ حاصل
ہمیں اس کی نگاہِ فیض اثر کا

(اخبار زمیندار ۱۹ اکتوبر ۱۹۱۱ء)

مدح جارج پنجم بر موقع رسم تاجپوشی ۱۹۱۱ء

سنا ہے نام جمشید و سکندر کا فسانوں میں
مگر رکھا ہی کیا ہے ان پرانی داستانوں میں
ہے شیریں نام ایسا بادشاہ جارج خامس کا
عذوبت ہے زبانوں میں صداقت ہے بیانوں میں
ودیعت ہے شہنشاہ کی عقیدت آفرین الفت
سروں میں اور سینوں میں دلوں میں اور جانوں میں
دلوں میں جو کچھ آئے ترجماں اس کی زبانیں ہوں
کہاں حاصل تھیں یہ آزادیاں اگلے زمانوں میں
یہ سچ ہے ہم مسلمانوں کو یہ نعمت میسر تھی
شمار اس کا ہے لیکن قرن اول کے نشانوں میں
نظر آئی تیری ظل الٰہی شان دونوں کو
برہمن کو صنم خانوں میں مسلم کو اذنوں میں
سلامت قیصرہ کو اور قیصر کو خدا رکھے
یہی اک نغمہ جاں پرور ہے سب قومی ترانوں میں
ہمارے واسطے کیا کم یہی انعام و عزت ہے
کہ داخل ہو گئے قیصر کے ہم بھی مدح خوانوں میں

(اخبار زمیندار ۱۰ دسمبر ۱۹۱۱ء)

مولوی صاحب اپنی ان نظموں کا حقیقی مقصد بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

''ہماری کسی نظم کا مقصد اس سے زیادہ نہیں ہے کہ مسلمانوں میں جہاں ہمدردی بنی نوع انسان ، غیرت دینی، اخوت اسلامی، اتحاد ملی، مودت قومی کی مقدس ترین خصوصیات زندہ ہو جائیں وہاں اپنے بادشاہ کی اطاعت، حکومت وقت کی جانثاری، سلطنت ابد مدت برطانیہ کے ساتھ محبت کے وہ ضروری اوصاف بھی بدرجہ اتم موجود ہو جائیں جن کے بغیر ہندوستان کا مسلمان اطاعت اولی الامر کے الہامی معیار میں پورا اترنے کے باعث کامل مسلمان نہیں کہلا سکتا۔''

(اخبار زمیندار ۹ نومبر ۱۹۱۱ء)

پھر لکھتے ہیں کہ '' زمیندار اور اس کے ناظرین اور تمام وہ لوگ جو زمیندار لٹریری حلقہ ء اثر میں داخل ہیں گورنمنٹ برطانیہ کو سایہ ء خدا سمجھتے ہیں اور اس کی عنایات شاہانہ والطاف خسروانہ کو اپنی دلی ارادت اور قلبی عقیدت کا کفیل سمجھتے ہوئے اپنے بادشاہ عالم پناہ کی پیشانی کے ایک قطرے کی بجائے اپنے جسم کا خون بہانے کے لیے تیار ہیں۔ اور یہی حالت ہندوستان کے تمام مسلمانوں کی ہے۔''

(اخبار زمیندار ۲۳ نومبر ۱۹۱۱ء)

''خدایا! یہ بیشک اسلامی حکومت ہے اس حکومت کا سایہ ہمارے سروں پر ابدالاباد تک قائم رکھ۔ خدا ہمارے شہنشاہ جارج خامس قیصر ہند کے آزاد عمر و اقبال سے ہمیں مستفیض ہونے کا موقع دے۔''

(اخبار زمیندار ۱۲ اکتوبر ۱۹۱۱ء)

پھر لکھتے ہیں:۔

''بحیثیت جمیعۃ الاسلام کے آقا ہونے کے اس گھٹا ٹوپ اندھیرے میں امید کی کوئی روشن کرن نظر آتی ہے تو وہ حضور جارج خامس کی ذات بابرکت ہے جو دس کروڑ مسلمانوں کے آقا ہونے کے لحاظ سے ہماری دستگیری پر منجانب اللہ مامور کیے گئے ہیں۔'' (اخبار زمیندار ۲۸ جولائی ۱۹۱۱ء)

''ہمیں ہمارا پاک مذہب بادشاہ وقت کی اطاعت کا حکم دیتا ہے۔ ہم کو سرکار انگلشیہ کے سائیہ عاطفت میں ہر قسم دینی و دنیوی برکتیں حاصل ہیں۔ ہم پر ازروئے مذہب گورنمنٹ کی اطاعت فرض ہے۔ ہم انگریزوں کے پسینہ کی جگہ خون بہانے کے لیے تیار ہیں۔ زبانی نہیں بلکہ جب وقت آئے گا تو اس پر عمل کر کے بھی دکھا دیں گے۔''

(اخبار زمیندار یکم نومبر ۱۹۱۱ء)

''ہم یہ بات اپنی تحریر و تقریر میں پہلے بھی ظاہر کر چکے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ ہندوستان دارالسلام ہے اور دارالسلام ہے۔ جہاں دھڑلے سے مسجدوں میں اذنیں دی جاتی ہیں، جہاں پادریوں کے پہلو بہ پہلو اسلامی مناد اور واعظ تبلیغ دین مبین کا فرض انجام دے رہے ہیں۔ جہاں پریس ایکٹ کے موجود ہونے پر لوگوں کو تحریر و تقریر کی وہ آزادی حاصل ہے جس نے ایک عالم کو متحیر بنا رکھا ہے۔ جہاں تمام وہ اقتصادی و تمدنی و سیاسی برکتیں جو کسی آزاد قوم کو حاصل ہونی چاہئیں اعتدال آمیز حریت کے ساتھ انہیں حاصل ہیں۔ مسلمان ایسی جگہ ایک لحہ کے لیے بھی ایسی حکومت سے بدظن ہونے کا خیال نہیں کر سکتے۔ اس مذہبی آزادی اور امن و امان کی موجودگی میں بھی اگر کوئی بدبخت مسلمان گورنمنٹ سے سرکشی کی جرات کرے تو ہم ڈنکے کی چوٹ سے کہتے ہیں کہ وہ مسلمان مسلمان نہیں۔''

(اخبار زمیندار ۱۱ نومبر ۱۹۱۱ء)

''اگر خدانخواستہ گورنمنٹ انگلشیہ کی کسی مسلمان طاقت سے ان بن ہو جائے تو مسلمانان ہند اول تا آخر وقت تک گورنمنٹ سے یہی التجا کریں گے کہ وہ اس جنگ سے محترز رہے، اگر ان کی استدعا شرف پذیرائی حاصل نہ کرے اور گورنمنٹ کو لڑائی کے بغیر اپنی مصلحتوں کی بنا پر چارہ نہ رہے تو ایسی حالت میں مسلمانوں کو اسی طرح سرکار کی طرف سے جلتی آگ میں کود کر اپنی عقیدت مندی ظاہر کرنی چاہیے جس طرح سرحدی علاقہ اور سمالی لینڈ کی لڑایوں میں مسلمان فوجی سپاہیوں نے اپنے مذہبی اور قومی بھائیوں کے خلاف جنگ کر کے اس بات کا بارہا ثبوت دیا ہے کہ اطاعت اولی الامر کے اصول کے وہ کس درجہ پابند ہیں۔'' (اخبار زمیندار ۱۲ نومبر ۱۹۱۱ء)

(ماخوذ از کتاب ''مولانا ظفر علی خان کی گرفتاری'' از حبیب الرحمان خان کابلی الافغانی۔ بحوالہ ماہنامہ الفرقان۔ جون جولائی ۱۹۶۶ء)

لاکھ کافر کو کیا تُو نے مسلمان ناسخ
ہے یہ افسوس کہ تُو آپ مسلمان نہ ہوا

||| بے چاری انڈیا بیوہ |||

وہ زمانہ جس میں انگریزی حکومت ہندوستان میں قائم ہوئی، ایسا زمانہ تھا کہ بے چاری انڈیا بیوہ ہو چکی تھی، اس کو ایک شوہر کی ضرورت تھی، اس نے خود انگلش نیشن کو اپنا شوہر بنانا پسند کیا تھا تاکہ گاسپل کے عہد نامہ کے مطابق مل کر ایک تن ہوں۔ (سرسید کی کہانی سرسید کی زبانی از مولانا الطاف حسین حالی صفحہ ۳۵)

پاک سرزمین یا گندستان

محمد عباس خان، مکتوبِ تاشقند کے نام سے لکھے گئے کالم میں لکھتے ہیں:۔

جب ہم یہ لکھتے ہیں کہ صفائی نصف ایمان ہے اور عمل میں ہم نے پاکستان یعنی پاک سرزمین کو گندستان بنایا ہوا ہے۔ تو ہمارے علماء کے مطابق ہمارا نصف ایمان اسی وقت چلا گیا تو پھر ہم اسلام میں پورے کے پورے داخل ہونے کی کیا بات کرتے ہیں۔ گندگی کے معاملے میں ایک اور شرم کی بات یہ ہے کہ راقم نے مسجدوں اور مدرسوں کے باہر گلی اور سڑک کی حالت یوں ہی (گندی) پائی۔ گویا کہ ہمارے علماء، طلبا یا حفاظ قرآن بھی عملی صفائی کی طرف توجہ نہیں دیتے۔ مسجد تو صاف ہوگی لیکن سامنے سڑک اور گلی گندی اور بدبودار، یہ بات باعث شرم ہے کہ حدیث کا اور قرآن کا سبق دینے والے خود عمل میں کیا ہیں؟ (نوائے جنگ ۱۲۸ اکتوبر ۲۰۱۵ء)

موسمِ بہار اور بادِ خزاں

مولانا رومؒ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ”موسم بہار کے جاڑے سے یارو! ہرگز بدن نہ ڈھکو اس لیے کہ وہ تمہاری جان کے ساتھ وہی کرتا ہے جو موسم بہار درختوں کے ساتھ کرتا ہے۔ اس کی سردی غنیمت ہوتی ہے دنیا میں وقت تلاش کرنے والے عارفوں پر۔ موسم بہار میں کپڑے اتار دو۔ ننگے بدن، باغ کی طرف چلو۔ لیکن بادِ خزاں سے بچو اس لیے کہ وہ وہی کرے گی جو اس نے باغ اور انگوروں کے ساتھ کیا۔ روایت کرنے والوں نے اس کو ظاہری معنوں پر محمول کیا اور انہوں نے انہی معنوں پر قناعت کر لی۔ یہ جماعت راز سے بے خبر تھی، پہاڑ کو دیکھا، پہاڑ میں کان کو نہ دیکھا۔“ (دفتر اول ۲۲۵)

لقمان سے لوگوں نے پوچھا تُو نے دانائی کس سے سیکھی اس نے کہا اندھوں سے کہ جب تک جگہ نہ ٹٹول لیں قدم نہیں دھرتے

باتبصرہ خبریں

تیس ارب ڈالر: ملکی خزانے میں تیس ارب ڈالر کے ریزرو موجود ہیں۔نواز شریف

یہ خبر پڑھتے ہی ایک دفعہ تو خوشی اور حیرانی سے دل کی دھڑکن تیز ہوگئی اور دوسرے لمحہ غصے اور صدمہ سے چہرہ سرخ ہوگیا۔دل باغ باغ اس لیے ہوگیا تھا کہ پاکستان آخر کار امیر ہو ہی گیا۔اور غصہ اس لیے آیا کہ اس دولت سے حکمرانوں کے چہرے کی شادابی میں تو اضافہ ہوگا مگر غریب کے گال مزید پچک جائیں گے۔سنا ہے کہ نواز شریف کے زیر استعمال ہوائی جہاز کی قیمت آٹھ ارب روپے ہے اور وزیر، مشیر اور ممبران اسمبلی کے زیر استعمال گاڑیوں کی قیمت ڈیڑھ کروڑ روپے کم ازکم ہے۔ان امیر کبیر بادشاہوں کو غریب کے درد والم کا اندازہ کسی صورت نہیں ہوسکتا۔ان دولت کے پجاریوں کے اللے تللے ختم ہونے میں نہیں آتے۔ان کے پاس دولت کے پہاڑ ہیں پھر بھی چیلوں کی طرح ماس کھانے کے لیے عوام کے سروں پر منڈلاتے رہتے ہیں۔حکمرانوں کے امیرانہ لچھن دیکھ کر جناب صابر ظفرؔ نے کیا خوب کہا ہے

ہمارے ساتھ کبھی پار ، پل صراط کرو
پھر اس کے بعد نئی منزلوں کی بات کرو

تمہیں پتہ تو چلے سانس کیسے لیتے ہیں
بسر ہماری طرح بھی ، کبھی حیات کرو

جہاں بھی دیکھیں تم دکھائی دیتے ہو
کبھی ہماری بھی خلوت میں دن سے رات کرو

تم اپنے ہونے کا احساس تو دلاؤ ظفرؔ
علم اُٹھا نہ سکو تو بلند ہاتھ کرو

جناب صابر ظفرؔ کا خیال بہت اچھا ہے مگر ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ ان اشعار میں بیان کی گئی خواہشوں کو مستقبل قریب میں پذیرائی ملنا ناممکن نظر آتا ہے۔یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ شہنشاہ نواز شریف اور اس کے چیلے چانٹے لوڈ شیڈنگ کے جہنم کو برداشت کرسکیں، ملاوٹ شدہ کھانا کھائیں، گندگی کے ڈھیروں کی بدبو کا سامنا کریں، جعلی ادویات سے علاج کرائیں، اور ان کی عورتیں رکشاؤں میں بچوں کو جنم دیں، بھوک، ننگ اور جہالت کو اپنا نصیب سمجھ کر سینے سے لگائیں۔جب کبھی ایسا ہوجائے تو امیر امیر نہ رہے گا اور غریب غریب نہ رہے گا۔جہاں تک عوام کا تعلق ہے، وہ مردہ ہیں نہ زندہ، وہ سیاسی جماعتوں کے پرچم اٹھا سکتے ہیں، زندہ باد مردہ باد کہہ سکتے ہیں مگر اپنی آزادی نہیں چاہتے۔یقیناً ہاتھ اٹھاتے ہیں مگر بھیک کے لیے۔اگر عوام اپنے ہونے کا احساس دلا سکتے تو نہ نواز شریف حکمران بنتے اور نہ آصف علی زرداری صدر بنتے۔

ربڑ کا طوطا: پرویز رشید کو کابینہ کے اکثر وزیر ربڑ کا طوطا کہتے ہیں۔خرم نواز گنڈا پور

پرویز رشید صاحب ایک دلیر آدمی ہیں اور دلیر آدمی کو ربڑ کا طوطا کہنے کی وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ وہ خود پرویز رشید جیسے کیوں نہیں ہیں۔بچپن سے سنتے آئے ہیں ''چوروں کو سبھی چور نظر آتے ہیں'' گنڈا پور صاحب جہاں ساری کابینہ بلکہ وزیر اعظم بھی ربڑ کے طوطے ہوں وہاں ایک جاندار طوطے کو ربڑ کا طوطا بنانے کی کوشش تو ضرور ہوگی۔دکھائی دے رہا ہے کہ طوطوں کو اسی طرح مور پڑنے والے ہیں، جس طرح چوروں کو مور پڑتے ہیں۔یہ ربڑ کے طوطے دراصل چوروں کی برادری سے تعلق رکھتے ہیں۔گنڈا پور صاحب ہم سمیت بہت سے لوگ سمجھتے ہیں کہ طاہر القادری صاحب نے دھرنا ختم کرکے اپنے کارکنوں کے خون کو گالی دی ہے۔کہیں ایسا تو نہیں جناب قادری صاحب بھی کسی کے لیے ربڑ کے طوطے کا کردار ادا کررہے ہوں۔دھرنے جیسا بڑا ڈرامہ ربڑ کا طوطا ہی کرسکتا ہے۔

face book.warsane.abu.jahal وزٹ کریں۔اور پیشوا رسالہ کی ویب سائیٹ www.peshwa.co.uk پر تمام گزشتہ شمارے دیکھے جاسکتے ہیں

نواز شریف کی ذات شریف: جھنگ میں کسان پیکج کا اعلان کرتے ہوئے نواز شریف نے کہا ہے کہ ہم اقتدار کی نہیں، اقدار کی سیاست کرتے ہیں۔قوم کا مفاد عزیز رکھنے والوں کے پاس اپنی ذات کے لیے وقت نہیں ہوتا۔اڑھائی سال میں لوڈ شیڈنگ ختم کر دیں گے۔

نواز شریف کا بیان پڑھ کر نواز شریف پر ترس کھانے کو جی چاہ رہا ہے۔ہمیں تو ان کی پارٹی کے پینتیس سالہ دور میں سبھی کچھ نظر آیا سوائے اقداراور قومی مفاد کے۔ہماری قوم گزشتہ پینتیس برسوں میں اعلیٰ اقدار کی تعریف بھول گئی ہے بس اعلیٰ اقتدار کی ہوس میں مبتلا لیڈروں کے لیے نعرے لگانا ہی ان کا اوڑھنا بچھونا بن چکا ہے اور قومی مفاد کا خیال خواب وخیال بن چکا ہے۔جب اقتدار کا بھوکا شخص اقدار کی بات کرتا ہے تو اس کی ذہنی حالت نمایاں ہو کر سامنے آجاتی ہے۔اقتدار کی بھوک نے سیاستدان،مولوی اور عوام کو اعلیٰ اقدار سے بیگانہ کر کے مخبوط الحواس بنا کر نیم مردہ کر دیا ہے۔کاش نواز شریف اپنی ذاتی مفادات کو بے پناہ وقت دیتے ہوئے،کچھ وقت کے لیے قوم کے لیے بھی سوچتے،اگر ایسا کرتے تو عوام کے دکھوں کا کچھ تو مداوا ہوتا۔جہاں تک کسانوں کا تعلق ہے ان کے حالات سے کون واقف نہیں۔دوائی،بیج،کھاد اور آڑھتی کسانوں کے ساتھ لگی مستقل بیماریاں ہیں۔بیج جعلی،دوائی جعلی،کھاد جعلی اور آڑھتی بھی جعلی۔نواز شریف صاحب کا خاندان شوگر ملوں کا مالک ہے۔ زمینداروں کی گنے کی فصل ملوں کے باہر سوکھتی رہتی ہے،اور دلال نہایت سستا گنا خریدنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔چند زمینداروں نے بتایا کہ بعض اوقات بے ایمانوں کی خباثت کی وجہ سے ہماری لاگت بھی پوری نہیں ہوتی اور محنت پانی میں مل جاتی ہے۔

سعودی عرب اور ایران کشیدگی: سعودی عرب میں ۴۷ افراد کے سر قلم کر دیے گئے۔ان افراد میں مشہور شیعہ شیخ نمر بھی تھے۔ان تمام افراد پر دہشت گردی کا الزام تھا۔مفتی اعظم سعودی عرب اور جامعہ الازہر مصر کے مفتی نے بھی اس کاروائی کو اسلام کی قائم کردہ حدود کے مطابق قرار دیا ہے۔ایران میں اس کاروائی کو نہایت نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھا گیا ہے۔دنیا کے بہت سے ممالک نے اس کاروائی پر اپنے تحفظات کا اظہار کیا ہے،اور اس کاروائی کے وقت پر بھی تنقید کی ہے۔پاکستان جس کی دوستی اپنے ہمسائے کے دشمن سعودی عرب سے ہے بظاہر مشکل میں نظر آتا ہے۔ابھی تک پاکستان کی حکومت کی بڑبڑاہٹ میں کچھ اس طرح کے الفاظ سنے جا رہے ہیں کہ دونوں ملکوں کو بات چیت سے مسئلہ حل کرنا چاہیے،دہشت گرد مظبوط ہو سکتے ہیں اور یہ کہ ہم اپنا مفاہمانہ رول ادا کرنے کو تیار ہیں۔ہمارے لالچی حکمران جبکہ ایک بھیانک عالمی جنگ کے شعلے بلند ہونے کو نظر آرہے ہیں،اپنی قیمت بڑھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔یہ بات صاف نظر آرہی ہے کہ پاکستان کے حکمران سعودی عرب سے بظاہر بڑی ڈیل کریں گے مگر ہاریں گے بہت کچھ۔پاکستان کے حکمرانوں کو اگر پرکشش آفر ایران کی طرف سے ہوئی تو ان کا جھکاؤ بدل سکتا ہے۔اگر تمام حالات کو بغور دیکھا جائے تو لگتا ہے کہ عالمی کھلاڑیوں نے سعودی حکومت کے متعلق کچھ فیصلے کر لیے ہیں۔عجیب بات ہے کہ ترکی نے ایران کے حق میں بیان دیا ہے۔اللہ تعالیٰ مسلمان حکمرانوں اور عوام کو عقل دے۔آمین۔ (رانا محمد حسن خاں)

انتہائی سردی کے موسم میں کسی صاحب نے گزرتے ہوئے دیکھا کہ سردار جی بلی کو نہلا رہے ہیں اس شخص سے رہا نہ گیا اور سردار جی کو ایسا کرنے سے منع کیا کہ سخت سردی میں بلی کو نہلانا بلی کی جان لے لے گا۔سردار جی نے جواب دیا کہ یہ میری بلی ہے مجھے پتا ہے یہ نہیں مرے گی۔کچھ دیر بعد ان صاحب کا دوبارہ وہاں سے گزر ہوا تو دیکھا کہ بلی مری پڑی ہے اور سردار جی پاس کھڑے ہیں۔ان صاحب نے سردار جی سے کہا میں نے تمہیں کہا تھا کہ سردی سے بلی مر جائے گی۔تمہاری ہٹ دھرمی نے آخر بلی کی جان لے لی۔سردار جی تنگ کر فوراً بولے یہ بلی سردی میں نہانے سے نہیں مری بلکہ نچوڑنے سے مری ہے۔حکمران مافیا جو کچھ عوام سے کر رہا اس کا انجام بھی بلی کے انجام سے مختلف نظر نہیں آتا۔

سابق اٹارنی جنرل یحیٰ بختیار اور اسلام

پیپلز پارٹی کے دور حکومت میں شہرت پانے والے سابق اٹارنی جنرل یحیٰ بختیار کا بنیادی طور پر تعلق مسلم لیگ سے تھا۔ جب انہیں اٹارنی جنرل بننے کی آفر کی گئی تو آپ مسلم لیگ کو چھوڑے بغیر اور پیپلز پارٹی میں شامل ہوئے بغیر، پھدک کر آئے اور اٹارنی جنرل بن گئے۔ پھر اس عہدہ کا ایسا چسکا پڑ گیا کہ مسلم لیگ کو مستقل طور پر چھوڑ دیا اور پیپلز پارٹی کا حصہ بن گئے۔ آج کل پارٹیاں بدلنے والے کو لوٹا کہا جاتا ہے۔ پاکستان میں پارٹیاں بدلنے کا رواج اتنا ہی پرانا ہے جتنی کہ سیاسی پارٹیاں پرانی ہیں۔ یحیٰ بختیار صاحب نے اپنی دانست میں اپنے دور میں اسلام کی خوب خدمت کی۔ پیپلز پارٹی میں آنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے آپ نے کہا ہے:۔

''میں تو درمیانی پالیسی کا حامی تھا، صحیح پاکستان ازم، وہی بات جو قائد اعظم نے کہی تھی، قائد اعظم ترقی پسندانہ اسلامی نظریات رکھتے تھے، ہم وہی اسلام چاہتے تھے، جو قائد اعظم کے دماغ میں تھا، جو اقبال کے دماغ میں تھا۔ ہم مُلاّ کا اسلام نہیں چاہتے تھے۔ اسی خیال سے مَیں پیپلز پارٹی میں آیا۔'' جناب دوسری جگہ کہتے ہیں کہ ''ڈاکٹر مبشر اور جے اے رحیم نہیں چاہتے تھے کہ آئین میں پاکستان کو اسلامی سٹیٹ لکھا جائے۔ میں اس وقت لاہور میں تھا۔ مجھے فون آیا میں وہاں گیا۔ اس سے پہلے سوال یہ تھا کہ مسلمان کون ہے، ہیڈ آف سٹیٹ مسلمان ہونا چاہیے۔ مولانا شاہ احمد نورانی کہہ رہے تھے کہ اس میں مشکل یہ ہے کہ پہلے آپ مسلمان کو ڈیفائن کریں (گویا مولانا کہہ رہے ہیں کہ ہم تو نہیں جانتے مسلمان کی تعریف کیا ہے۔ کالم نگار)، آپ قادیانیوں کو اس میں سے نکالیں۔۔ (مولوی کا مسئلہ ہی یہ رہا ہے کہ کسی بھی طریقے سے مسلمان کی تعریف سے احمدیوں کو باہر نکالو) آئین میں اس کی تعریف ہونی چاہیے کہ مسلمان کون ہے؟ قیوم خان کہتے تھے۔ اس کے بعد ہر عدالت میں یہ جھگڑا ہوگا کہ حلف نامہ داخل کرو کہ تم مسلمان ہو کہ نہیں؟ بڑا الجھاؤ پیدا ہوگا۔ اس پر میں نے کہا، بھئی معاملہ ہے صدر کا، اس کے حلف نامے میں کہہ دیجیے کہ میں مسلمان ہوں۔ نورانی صاحب نے میرا شکریہ ادا کیا کہ آپ نے مسئلہ حل کر دیا۔'' (یحیٰ بختیار صاحب کی فراست پر آفرین ہے جنہوں نے مولانا نورانی کی خواہش کے عین مطابق مسلمان کی ایسی تعریف کر دی جس سے احمدی جو خود کو نا صرف مسلمان کہتے بلکہ دل و جان سے قرآن کریم اور ارشادات کی روشنی میں اپنی زندگی گزارتے ہیں، دائرہ اسلام سے خارج کر دیے گئے۔ حالانکہ جنرل یحیٰ بختیار کہہ چکے تھے کہ ''ہم مُلاّ کا اسلام نہیں چاہتے تھے۔ اسی خیال سے مَیں پیپلز پارٹی میں آیا۔'')

یحیٰ بختیار صاحب کہتے ہیں کہ ''اس کے بعد دوسرا جھگڑا آ گیا کہ اسلام سرکاری مذہب نہیں ہونا چاہیے۔ اس لیے یہ نہ لکھیں، میں نے کہا کیوں نہ لکھیں، ہم مسلمان ہیں، ہمیں اس بات پر فخر ہے۔ میری اس بات سے بھٹو صاحب ایک دم متفق ہو گئے۔ جے اے رحیم صاحب ناراض ہو گئے اور کہا تم مُلاّؤں کے ہاتھ میں کھیل رہے ہو۔ میں نے کہا یہ بات نہیں۔ مجھے تو فخر ہے کہ مسلمان ہوں، پاکستان اسلام کے نام پر بنا تھا، اس کا سرکاری مذہب اسلام ہوگا۔ آپ اس کی تصدیق نورانی صاحب سے کر سکتے ہیں۔ انہوں نے مجھے خود کہا کہ انہوں نے میری تعریف پبلک جلسے میں کی ہے۔'' (اس بیان سے ثابت ہوتا ہے کہ یحیٰ بختیار صاحب مُلاّؤں کے ہاتھوں میں نا صرف کھیل رہے تھے بلکہ ان کی انگلی کے اشاروں پر ناچ رہے تھے)

اپنے دور حکومت میں لاکھوں احمدیوں کو دائرہ اسلام سے خارج کر کے، پاکستان کو اسلام کا ہار پہنا کر مسلمان کر کے، آئین کو مسلمان کر کے، مسلمان کی انوکھی تعریف کر کے اور ملاؤں سے تعریف کے ہار پہن کر جب اقتدار کی کرسی سے اترے تو ضیاء الحق صاحب نے یحیٰ بختیار صاحب

کے لیڈر کی گردن دبوچ لی۔ضیاء نے بھٹو، یحییٰ بختیار صاحب اوران کے ہم نشینوں کو ایک نئے اسلام سے روشناس کرایا، یہ اسلام اس اسلام کی دوسری قسط تھی جسے بھٹواوراس کے ساتھیوں نے پروان چڑھایا تھا۔بے اقتدار ہونے کے بعد یحییٰ بختیار صاحب اپنی اسلامی خدمات کا ڈھنڈورا پیٹتے ہوئے کہتے ہیں کہ ’’**مسلمان جانتا ہے کہ بھٹو نے اسلام کی خدمت کی ہے، میاں طفیل محمد نے نہیں کی۔**‘‘

بے اختیار ہونے کے بعد ضیاء کے ابتدائی دور میں ایک انٹرویو میں یحییٰ بختیار صاحب سے سوال کیا گیا کہ ’’حکومت میں اس وقت جو لوگ ہیں، آپ کے خیال میں وہ اسلام نافذ کرنے میں مخلص ہیں؟‘‘ جواب میں جناب کہتے ہیں: ’’بعض مخلص ہوں گے اور بعض یقیناً مخلص نہیں۔ **یہ اسلام جس طریقے سے لانا چاہتے ہیں۔لوگ اسلام سے متنفر ہو جائیں گے۔اسلام کی اصل سپرٹ کے خلاف باتیں کررہے ہیں۔ڈنڈے کے زور سے اسلام نہیں آتا لا اکراہ فی الدین والی بات نہیں ہے۔**‘‘ (کیا لاکھوں مسلمان کہلانے والوں کو کافر قرار دینا اسلام کی اصل سپرٹ کے خلاف نہیں تھا، کیا پاکستانیوں کو مذہب کے نام پر تقسیم کرنا اور غیر مسلموں کو دوسرے درجے کے شہری قرار دے کر انہیں بنیادی انسانی حقوق سے محروم کرنا **لا اکراہ فی الدین والی بات تھی؟ احمدیوں کی مسلمان کہلانے کی سچی خواہش کو آئین کے ڈنڈے سے کچلنے سے کیا اسلام کا بول بالا ہوا۔کیا پارلیمنٹ میں بیٹھکر لفظوں سے شمشیر زنی کرنا قوم میں باہمی محبت میں اضافہ کا باعث بنا یا نفرت کا آغاز بنا؟ ہمارے خیال میں تو بھٹو حکومت کی اسلام سے چھیڑ خانی کے بعد پاکستانی قوم میں نفرت کے اتنے شگوفے کھلے ہیں کہ محبت اور بھائی چارے جیسا پاکیزہ پھول نہ ڈھونڈے سے ملتا ہے اور نہ کھلتا ہے**)

اس جواب پر یحییٰ بختیار صاحب جو خود کو ماہر اسلام سمجھتے ہیں سے سوال کیا گیا ’’ تو پھر کس طرح اسلام کا نفاذ ہونا چاہیے؟‘‘

یحییٰ بختیار صاحب اس سوال کا جواب دیتے ہوئے دور کی کوڑی لائے ہیں کہتے ہیں:۔

’’اسلام لوگوں کی مرضی سے آئے گا، ڈیموکریسی سے آئے گا، پارلیمنٹ سے آئے گا۔آپ دیکھیں کہ مسلمانوں کا حکومتی مرکز دہلی، آگرہ تھا۔لیکن اسلام پھیلا بلوچستان، سندھ، سرحد، پنجاب میں۔اس لیے کہ وہاں اللہ والے بیٹھے تھے جنہوں نے لوگوں سے محبت سے باتیں کیں اور لوگ مسلمان ہو گئے۔جہاں ڈنڈا موجود تھا وہاں کوئی اسلام کے نزدیک نہ جاتا تھا۔‘‘ (سیاسی اتار چڑھاؤ از منیر احمد منیر)

؏ گویا لوگ، ڈیموکریسی اور پارلیمنٹ سب اللہ والے ہوتے ہیں، یعنی ولی اللہ ہوتے ہیں۔خدا کی پناہ! جب انسان کی عقل سٹک جاتی ہے تو وہ اوٹ پٹانگ بولنے لگتا ہے۔ضیاء نے بھٹو کے زمانے کی پارلیمنٹ کے ممبران کی بھاری تعداد کو شرابی، زانی، راشی اور بہت کچھ لکھا تھا اور اس پارلیمنٹ کا بڑا لیڈر جو بعد میں بڑا مجرم کہلایا اپنی تقریروں میں کہا کرتا تھا ’’میں شراب پیتا ہوں حلوہ نہیں کھاتا۔‘‘ حقیقت یہی ہے کہ ان شرابی لیڈروں اور نام نہاد نا ہنجار مولویوں نے اسلام کو تماشہ بنا دیا ہے۔یحییٰ بختیار صاحب اسلام کی خدمت کرتے رہے اور اسلام ان سے اوران کے گھر سے دور ہوتا گیا، اب تو محمود خان اچکزئی کے مطابق پاکستان میں مسلمان بہت ہیں مگر اسلام خوردبین سے بھی نظر نہیں آتا۔ (رانا محمد حسن)

ایک مستجاب الدعوات فقیر بغداد میں رونما ہوا حجاج ابن یوسف کو لوگوں نے بتایا۔حجاج نے اس کو بلوایا اور کہا میرے لیے دُعائے خیر کر دیجیے اس نے دُعا کی ’’خدا اس کو موت دے۔‘‘ حجاج بولا خدا کے لیے یہ کیا دُعا ہے؟ اس فقیر نے کہا ’’یہی دُعا تیرے لیے اور تمام مسلمانوں کے لیے بہتر ہے۔‘‘

ادارہ پیشوا کے منتظمین کی جانب سے معزز قارئین کو نیا سال بہت بہت مبارک ہو۔

Anti-Ahmadiyya hate campaign in Lahore

(Press Release Abid Ahmad)

Protests against the Ahmadiyya Muslim Community have taken place in Lahore this week after Pakistani police arrested a man who hung a large banner above his store stating, "Qadiani [derogatory term for Ahmadi Muslims] dogs are not allowed to enter this shop".

Rep of Punjab Govt removing anti-Ahmadiyya Poster at Hafeez Centre, Lahore.

The intervention from Pakistan's authorities came only after a photo of the anti-Ahmadi banner went viral on social media in a campaign led by renowned Pakistani journalist and human rights activist Raza Rumi. However, the local business community at the Hafeez Centre reacted angrily to the police intervention and held a protest condemning the removal of the poster and subsequent arrest of the person alleged to have hung it.

Protesters blocked a road in front of the Hafeez Centre and carried further banners with inflammatory statements against the Ahmadiyya Muslim Community, whilst speeches were given inciting people by making false claims about the Founder of the Ahmadiyya Muslim Community, His Holiness, Hazrat Mirza Ghulam Ahmad of Qadian (peace be upon him).

For many years the Ahmadiyya Muslim Community has been the victim of a nationwide hate campaign, which has seen shops, malls and marketplaces across the country display similar provocative messages and posters.

RH ACCIDENT CLAIM SERVICES LTD

Give us a call on **020 3674 7909**

RH ACCIDENT CLAIM SERVICES LTD

free professional, friendly and confidential advice

24 Hours Phone Service - 7 Days a Week DIAL **07792998973**

Have you been injured in an accident that wasn't your fault?

If so, we're here to help

REPLACEMENT CAR WITHIN 24 HOURS

Loss of earnings - Protection of no claim - storage and recovery - personal injury - replacement car

Road Accident

Personal Injury

Accident at Work

Fall, Slip & Trip

Personal Injury Specialist

No win No fee

2 London Road, SM4 5BQ Morden - Surrey
Opening Hours: Mon-Fri 10:00 - 17:00
Tel. 020 3674 7909 Mob. 077 9299 8973
Email: info@rhacs.co.uk

GB CONSTRUCTION GENERAL BUILDERS LTD

Building ServiceS
- Building Renovations
- Brick Work
- Block Work
- Concrete Work
- Drainage
- Plastering
- Foundations & Bases

Home Improvements
- Fitted Bathrooms
- Fitted Kitchens
- Extensions
- Garage Conversions
- Loft Conversions
- Windows

Landscaping
- Driveways
- Block Paving
- Patio Areas
- Garden Walls
- Fencing
- Services

Electrical Services
- Installations
- Consumer Units
- Fuse boxes
- Re-Wiring

Offering Building Services throughout London

Email: info@rhac.co.uk - Tel: 020 36747909, 07792998973

پیشوا ہومیو کلینک

ادارہ پیشوا کی زیرنگرانی کام کرنے والا پیشوا ہومیو کلینک اپنے قارئین کی صحت کے متعلق مسائل کے حل کے لئے مقررہ اوقات میں مفت مشورہ کی سہولت پیش کررہا ہے۔ آج ہی فون کر کے مفت مشورہ حاصل کریں یا براہ راست جواب کے لئے ای میل کریں۔ اگر قارئین پیشوا ملاقات کے متمنی ہوں تو وقت طے کرنا ضروری ہے۔ (تمام ہومیو ادویات تمام دُنیا میں بھیجنے کا انتظام موجود ہے)

اوقات کلینک

پیر تا جمعرات 13.00 PM تا 17.30 PM ---- بروز جمعہ 15.30 PM تا 17.30 PM

2. London road , Morden Surrey , SM4 5BQ , U.K

Telephone Number Tel.020.36747909

peshwaltd@gmail.com....www.peshwa.co.uk